بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

# خُطباتِ دِینپُوری

جلد سوم

خطیبُ العصر علامہ حضرت مولانا عبدُالشکور دین پُوری رحمہٗ اللہ
بانی مجلس علماء اہلسنت

ترتیب

## قاری جمیل الرحمٰن اختر


فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ناظم اعلیٰ: جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور پاکستان



ناشر
کُتُب خانہ نعیمیہ دِیُوبند

# انتساب

خطبات دین پوری جلد سوم کا انتساب اپنے بیٹے
عبیدالرحمٰن معاویہ، محمد زبیر جمیل،
محمد خبیب جمیل، محمد عمیر جمیل
اور
بیٹی عطیفہ جمیل، لبابہ جمیل
کے نام کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین اسلام کی
صحیح سمجھ عطا فرما کر اسلام کا سپاہی بنائے
تاکہ یہ قرآن و سنت کی صحیح طور پر خدمت کر کے
میرے لیے صدقہ جاریہ بن سکیں۔

جمیل الرحمٰن اختر
مرتب خطبات دین پوری"

خطبات حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کی اشاعت

حسب ارشاد

پیر طریقت مفسر قرآن عالم باعمل

حضرت مولانا

محمد اسحٰق قادری رحمتہ اللہ علیہ

فاضل دیو بند

فیض یافتہ امام الاولیا شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

بانی ○ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور۔

پاکستان

# فہرست مضامین



## اخلاص نیت

## عظمت قرآن



## صحابہ وعلماء کا عشق رسولؐ

## شادی و نکاح



## فاروقؓ و حسینؓ

## موت اور حقوق والدین

## فکر آخرت

## آخرت کی کہانی' انسان کی زبانی

## جہاد فی سبیل اللہ

## کلمہ طیبہ

## رائے گرامی ولی کامل حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدظلہ
## خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ و حضرت مدنیؒ

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد دین اسلام کے علمی' دینی' اخلاقی' روحانی راہنما حضرات کے ناموں اور ان کی نسبت میں کچھ ایسی معنویت ہوتی ہے جس سے ان کی شخصیت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے جیسا کہ مظاہر علوم سہارن پور کے سابق صدر مدرس استاذ العلماء مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری کو جب حضرت تھانوی نوراللہ قبرھم نے خلافت سے نوازا تو اپنی تحریر میں ایک عجیب نکتہ کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا۔ مولانا عبدالرحمٰن کامل پورے ہیں یعنی ضلع کاملپور کی نسبت سے جو کاملپوری کہلاتے تھے اس میں ایک معنوی اشارہ ہے کہ آپ دین اور علم و روحانیت میں پورے کامل ہیں۔ یہی تعبیر مشہور عالم دین' مبلغ اسلام' خطیب شہیر مولانا عبدالشکور دین پوری کے بارہ میں کی جاسکتی ہے کہ آپ دین میں پورے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی کمالات سے نوازا تھا خصوصا" آپ کا خطاب عمومی اس قدر دلپذیر تھا کہ آپ بلاتکلف اور بلاتصنع ایسے جملے ارشاد فرماتے تھے جو علمی اور دینی لحاظ سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر مجمع اور مقفا ہوتے تھے کہ سامعین کے لیے ہر جملہ ہدایت نامہ تھا ہزاروں کے مجمعے میں اس مرد فقیر کی تقریر وہ جواہرات لٹاتی تھی جو عام مقررین حضرات کی تقاریر میں نہیں ملتے۔ آپ کی سادگی' عبادت و ریاضت' اتباع سلف کا مرقع تھی عشق محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا سینہ منور تھا افسوس ہے کہ عالم شباب ہی میں وہ واصل باللہ ہوگئے مگر ان کی تقاریر اور خطاب جب تک سنی جائینگی وہ زندہ جاوید رہیں گے۔

زندہ دراو مردرا آثار مرد      نام گل باقیست چوں گردد گلاب

آج جبکہ "اذالصحف نشرت" کا سماں بندھا ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ان کے مواعظ اور تقاریر کو عمومی فائدے کے لیے شائع کیا جائے مقام مسرت ہے کہ دور حاضر کے امام الاولیاء حضرت لاہوریؒ کے مخلص فیضیافتہ مولانا محمد اسحاق نوراللہ مرقدہ کے خلف الصدق مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا اور خطبات دین پوری کے عنوان سے ان نایاب جواہرات کو شائع فرما رہے ہیں جزاہ اللہ خیرالجزاء احقر کی رائے میں ان خطبات کا مطالعہ تمام خطباء حضرات' ائمہ مساجد' بلکہ ہر مسلمان کے لیے مفید رہے گا۔

واللہ الموفق۔ قاضی محمد زاہد الحسینی حال ایبٹ آباد۔

23 ربیع المنور 1416' 21 اگست 1995ء

## خطیب، خطبات دین پوری اور مرتب

## عظیم اسلامی سکالر حضرت مولانا زاہد الراشدی

## چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم، لندن کی نظر میں

حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری اپنے دور کے معروف خطباء میں سے تھے، جنہوں نے ساری زندگی اسلامی تعلیمات کے فروغ اور لوگوں تک اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ کا پیغام پہنچانے میں بسر کی۔ پاکستان کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہو گا، جہاں ان کے قدم نہ پہنچے ہوں یا ان کی آواز اور پیغام نے لوگوں کے دلوں کو نہ گرمایا ہو۔ مولانا دین پوریؒ کے مزاج میں سادگی اور خطابت میں تنوع نے انہیں معاصرین میں ایک امتیازی پہچان سے بہرہ ور کر رکھا تھا۔ ان کے خطابات میں اصلاح و تلقین کا پہلو نمایاں ہوتا تھا اور قرآن و حدیث اور تاریخ اسلام کی معلومات کا وافر حصہ وہ اپنے سامعین تک منتقل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کی تقریر میں پیغام بھی ہوتا تھا اور معلومات بھی۔ پھر مخصوص طرز تکلم اور دردِ دل کی آمیزش سے گفتگو میں جو نکھار آتا تھا، اس کی لذت کا صحیح ادراک سامنے بیٹھ کر سننے والے سامعین ہی کر سکتے ہیں۔

مجھے ان کے ساتھ متعدد اجتماعات میں شریک ہونے اور خطابات سننے کا موقع ملا۔ ذاتی تعلقات میں بھی انہوں نے ہمیشہ مشفقانہ اور برادرانہ محبت سے نوازا۔ میرے جیسے خوش عقیدہ شخص کے لیے "دین پوری" اور "درخواستی" خاندان کے ساتھ ان کی نسبت ہی کافی تھی مگر اس سے بڑھ کر متعدد دینی تحریکات میں رفاقت میسر آئی اور تعلقات کی بے تکلفی اور گرمجوشی کا حظ بھی اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ انکی دینی خدمات کو قبول فرمائیں۔ سیئات سے درگزر کریں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں۔ آمین یا رب العالمین۔

مولانا عبد الشکور دین پوریؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد برادرم مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے ان کے خطبات کو جمع کرنے اور افادۂ عام کے لیے شائع کرنے کا عزم

کیاجو مولانا دین پوری" کے ساتھ سچی محبت و عقیدت کا مظہر ہے اور اس "سعی جمیل" کا ثمرہ خطبات دین پوری" کے دو مجموعوں کی صورت میں سامنے ہے، جن میں توحید باری تعالیٰ، سیرت النبی، فضائل صحابہ اور دیگر اہم موضوعات پر خطبات جمع کیے گئے ہیں۔ خطبات دین پوری" کے نام سے دینی معلومات کے اس گرانقدر ذخیرہ کی ترتیب و تدوین کے محرک ملک کے معروف خطیب مولانا عبدالکریم ندیم اور مرتب و جامع ہمارے عزیز دوست بھائی اور ساتھی مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر ہیں۔

مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر ہمارے مخدوم و محترم بزرگ حضرت مولانا محمد اسحاق قادری قدس سرہ العزیز کے فرزند و جانشین ہیں اور اپنے درویش صفت والد کی روایات و تعلیمات کو آگے بڑھانے میں مصروف ہیں۔ تعلیمی ذوق کے ساتھ ساتھ جماعتی و مسلکی معاملات میں پیش پیش رہتے ہیں اور تحریر و گفتگو کا بھی اچھا سلیقہ رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں جب کہ ہم لوگ اپنے عظیم اسلاف و آباء کی علمی وراثت اور روایات و اخلاق سے بتدریج محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ مولانا جمیل الرحمٰن اختر اور ان جیسے چند گنے چنے "صاحبزادگان" کو دیکھ کر کسی حد تک دل کو تسلی ہوتی ہے کہ شاید ابھی تقدیر نے ہمارے بارے میں مکمل مایوسی کا فیصلہ صادر نہیں کیا۔ یہ درست ہے کہ اس دور انحطاط میں اسلاف و اکابر کے علم و عمل کا معیار برقرار رکھنا بہت مشکل ہے۔ مگر جدوجہد اور اقدار و روایات کا دائرہ ہی کم از کم قائم رہ جائے تو بساغنیمت ہے۔

بہرحال مولانا جمیل الرحمٰن اختر لائق تحسین ہیں کہ ان کی مساعی سے ملک کے ایک نامور خطیب کی خدمات تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہو گئی ہیں اور آج کے خطباء کو بھی راہنمائی اور استفادہ کا ایک اچھا ذخیرہ میسر آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازیں۔ آمین یا الہ العالمین۔

ابو عمار زاہد الراشدی
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے انتہا شکر گزار ہوں جس نے خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ و سلم کی تقاریر کو کیسٹوں سے نقل کر کے انہی کے انداز میں تحریری صورت میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت مجھے عطا فرمائی۔ جلد اول اور جلد دوم کی مقبولیت کے پیش نظر تیسری جلد کے لیے بھی میں مصروف کار رہا۔ الحمدللہ کہ خطبات دین پوریؒ کی تیسری جلد بہترین کمپیوٹر کتاب اور حسین پرنٹنگ و جلد کے بعد آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ دو جلدوں کی اشاعت کے بعد دوست و احباب نے مزید تقاریر کو جمع کر کے ترتیب دینے کو کہا تھا۔ ان تقاریر کی کیسٹیں مجھے کافی محنت و جستجو کے بعد فراہم ہوئیں۔ ان کو ترتیب دے کر آپ کے لیے مزید مواد فراہم کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ ان موضوعات میں سے آپ کے لیے بہت سی نئی باتیں سامنے آئیں گے جن سے آپ مختلف منعقد ہونے والی تقریبات میں موجود سامعین کو بہرہ ور فرمادیں گے۔

بعض دوستوں نے کہا کہ ابھی اور موضوعات پر تقاریر جمع کریں۔ تو ایک بار پھر میں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں جو میں نے دونوں جلدوں کے شروع میں آپ حضرات سے التجا کی تھی کہ اگر کسی ساتھی دوست کے پاس حضرتؒ نے کوئی بیان کہا ہو اور وہ اِن چھپ جانے والے موضوعات سے الگ کوئی نیا موضوع ہو تو مجھے آپ اطلاع دیں تاکہ یہ سرمایہ تحریری

صورت میں محفوظ ہو سکے۔

نیز ان بے بہا قیمتی جواہر پاروں کی ترتیب میں تصحیح میں میرے ساتھ تعاون کرنے والے پروفیسر ظفر اللہ شفیق صاحب' مولانا عبدالکریم ندیم صاحب' حافظ ذکاء الرحمٰن صاحب کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی میں اس بات کی وضاحت ضروری خیال کرتا ہوں کہ ان خطبات کی اشاعت "انجمن خدام الاسلام" کر رہی ہے' لہٰذا ان کی اشاعت پر خرچ بھی اسی کا ہو رہا ہے۔ کوئی صاحب کسی کو اس کی اشاعت کے لیے کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ میری اطلاع کے مطابق بعض حضرات اس کو اپنا کارنامہ ظاہر کر کے چندہ اکٹھا کرتے ہیں' اس لیے ان حضرات سے آپ ہوشیار رہیں۔

اور میرے لیے خصوصی دعا فرمادیں کہ اللہ کریم اس خدمت کو قبول فرمادیں۔

فقط

جمیل الرحمٰن اختر

مرتب خطبات دین پوریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ
# خطیب، خطبات اور مرتب

تحریر: خطیب اہلسنّت حضرت مولانا عبدالکریم ندیم

قارئین گرامی! بِحَمْدِاللّٰہ بِعَوْنِ اللّٰہ بِفَضْلِ اللّٰہ بِکرم اللہ خطبات دین پوری کی تیسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس تحریر میں راقم الحروف نہایت ہی اختصار سے تین تعارف قلم بند کرنا چاہتا ہے۔

خطیب، خطبات اور مرتب

## خطیب

خطیب العصر، وحید الدہر، غواص بحر خطابت، عامل شریعت، صاحب طریقت، اہل حق کی زینت، سرچشمہ ہدایت، حامی سنت، ماحی بدعت، مجاہد ملت، ترجمان حنفیت، داعی مشہور، حب رسالت سے معمور، جواہر البحور، حضرت مولانا محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ ساکن و مدفن دین پور کی شخصیت اہل علم و عرفان، مبلغین حدیث و قرآن میں محتاج تعارف نہیں۔ ان کی زندگی کا مختصر خاکہ جلد اول کے اوائل میں مختصر سوانح کے عنوان سے تحریر کر چکا ہوں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۹۳۱ء میں خان پور شہر سے تین کلومیٹر مغربی جانب لب نہر واقع قصبہ دین پور شریف میں ہوئی۔ جو علم و عرفان کا مرکز، تحریک آزادی میں اہل حق کی توجہات کا محور، جسے آج سے تقریباً ایک صدی

قبل سراج السالکین قدوۃ العارفین امام الواصلین حضرت اقدس خلیفہ غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ نے آباد کیا۔

اسی بستی سے امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی ؒ نے سفر افغانستان کا آغاز کیا تھا اور یہیں سے شیخ العرب والعجم مسند نشین شیخ الہند مدرس حدیث زیر سایہ گنبد خضریٰ' حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ' امام الاولیاء قطب وقت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ؒ اور حافظ الحدیث والقرآن' امام العلماء حجتہ اللہ علی الارض شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ نے اخذ فیض تصوف و معرفت کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد بزرگوار شب زندہ دار ولی اللہ مولانا محمد عبد اللہ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے دوھرے داماد' فقیہ وقت حضرت مولانا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند دلبند تھے۔

## تعلیم

ابتدائی تعلیم دین پور شریف میں ہی حاصل کی۔ قرآن کریم حضرت میاں جی خیر محمد مرحوم سے پڑھا۔ واضح رہے کہ میاں جی خیر محمد مرحوم جنید وقت مجسمہ زہد و عبادت مرشدی حضرت ثانی لاثانی مولانا عبدالہادی رحمتہ اللہ علیہ کے بھی استاد تھے۔

فارسی کی کچھ تعلیم دادا جان مولانا عبدالقادر والد ماجد اور مولانا محمد عبداللہ سے حاصل کی۔ اس دور میں سندھ کے علمی مراکز کوٹ سبزل (پنجاب) دادلغاری میرپور ماتھیلو' بائی جی شریف پنوعاقل' جامعہ قاسم العلوم گھوٹکی میں بالترتیب مولانا عبدالواحد مرحوم' مولانا عبدالقادر مرحوم' مولانا عبدالمجید مرحوم کے نام اساتذہ کرام میں شامل ہیں۔ بستی مولویاں ضلع رحیم یار خان کے مشہور محدث مولانا عبدالرحیم سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ امام انقلاب

مولانا عبید اللہ سندھی رحمتہ اللہ علیہ سے "گلستان" کا دوسرا باب پڑھا اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے "منیتہ المصلی" کا سبق تبرکاً پڑھا۔

۱۹۵۳ء میں دورہ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم گھوٹکی (سندھ) سے کیا اور اسی سال تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں سکھر جیل میں کئی ماہ گرفتار بھی رہے۔

۱۹۵۴ء میں حضرت درخواستی مرحوم سے دورہ تفسیر پڑھا اور جامعہ مخزن العلوم خان پور میں مدرس مقرر ہوئے۔ چار سال تک فرائض تدریس ادا کئے اسی سال حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کے بھائی مولانا عبدالرحیم درخواستی کی صاحبزادی سے عقد بھی ہوا۔

۱۹۵۸ء میں مستقل میدان تبلیغ میں قدم رکھا۔

۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۸ء تک گول چوک اوکاڑہ میں خطیب رہے۔ اس سے قبل مسجد اللہ والی سکھر میں بھی خطیب رہے۔

۱۹۶۵ء کی مشہور جنگ میں حصہ لیا۔

تین ٹرک سامان' بارہ سو نسخے قرآن کریم تقسیم کیے' مختلف مقامات پر چالیس تقریریں کیں۔

۱۹۶۵ء میں پہلی مرتبہ حج کعبتہ اللہ کی سعادت ملی۔ بیت اللہ میں چالیس اور مسجد نبوی شریف میں پچیس تقریریں کیں۔

۱۹۶۶ء میں تنظیم اہلسنّت کے باقاعدہ مبلغ بنے نائب صدارت کے منصب پر بھی رہے۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے حصہ لیا۔

۱۹۷۳ء میں والد بزرگوار مولانا محمد عبداللہ مرحوم کا وصال ہوا۔

۱۹۷۴ء میں مجلس تحفظ حقوق اہلسنّت قائم ہوئی۔

۱۹۸۵ء میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۹۸۶ء میں دہلی انڈیا میں ہونے والے شیخ الہند سیمینار میں شرکت کی اور اسی سال جامعہ اسلامی مشن بہاولپور کے سربراہ بھی منتخب ہوئے۔

۱۹۸۷ء میں ہی بہاولپور ملک بھر کے علماء کا ایک اجلاس طلب کر کے عالمی مجلس علماء اہلسنت کی بنیاد ڈالی اور خود ہی قیادت سنبھالی۔

اسی سال وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں علاج کے لیے داخل ہوئے واضح رہے کہ مسلسل دس سال سے شوگر کے مریض تھے۔ اسی سال آخری عید قربانی امیر عزیمت شہید ناموس صحابہؓ مولانا حق نواز رحمتہ اللہ علیہ کے جیل میں ہونے کی وجہ سے جھنگ میں جا کر پڑھائی۔

۱۹۸۷ء ۱۴- اگست' بتاریخ ۱۸- ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ بروز جمعتہ المبارک بعد از نماز جمعہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر پوری پوری رات جاگ کرامت مسلمہ کو کتاب وسنت کا وعظ سنا کر جگانے والے ابدی نیند سو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ نے جنازہ کی امامت کی اور دین پور شریف کے تاریخی قبرستان میں اپنے مشائخ و اساتذہ کے ساتھ دفن ہوئے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
چہ خوش گفت بلبل بوقت سحور
کہ جنت بود جائے عبدالشکور

نہایت ہی اختصار سے سن وار' سوانح کے درج کے بعد امام اہلسنت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے چند اہم تاریخی واقعات جو عبرت آموز سبق آموز مشعل راہ اور نمونہ خلق کریم ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ اکثر تقاریر میں جناب رحمتہ العالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کا وظیفہ بتاتے۔
اور فرماتے جس نے بھی اس وظیفہ پر عمل کیا ہے اسے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ میں نے ایک موقع پر عرض کی حضرت آپ یہ عمل اکثر بیان کرتے ہیں کیا آپ کو بھی شرف زیارت حاصل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے آب دیدہ ہو کر فرمایا بس اس بات کو چھوڑو یہ راز کی بات ہے۔ ایسی باتیں نہیں بتائی جاتیں' پھر ارشاد فرمایا: کہ ایک مرتبہ مجھے مراد پیغمبر داماد حیدر' فاتح ایران و مصر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت ہوئی ہے۔
نوٹ: یہ ہمارے اکابر کی خوبی ہے اپنے اعمال صالحہ کو اخفاء میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مرحوم کے اس جواب سے میں مطمئن ہو گیا کہ آپ کو ضرور بالضرور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

## زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

دو رکعت نماز نفل جمعرات کی شام' جمعہ کی رات کو اس طرح پڑھو کہ

سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں گیارہ دفعہ آیت الکرسی' گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص' پھر قبلہ رو' باوضو' یکسو' باخوشبو' پیغمبر کی زیارت کی جستجو اور ایک سو دفعہ یہ درود شریف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمْ

پڑھیں۔ بستر پاک ہو' سر شمال کی طرف' پاؤں جنوب کی طرف' چہرہ قبلہ کی طرف کر کے دعا کر کے سو جاؤ۔ پھر جمعہ کو پھر ہفتہ کو پھر اتوار کو پھر سوموار کی رات۔ مولانا لکھتے ہیں کہ آئندہ ہفتہ نہیں آئے گا کہ انشاء اللہ اپنے نبی کی زیارت ہو جائے گی۔

## رسول اللہ ﷺ کا سلام اور تین سو رافضیوں کا قبول اسلام

بندہ کبھی کبھی حضرت کے گھر زیارت کے لیے جاتا اور کبھی جب آپ گھر سفر سے تشریف لاتے تو پیغام بھیج کر بلواتے ایک موقع پر فرمایا: کہ سندھ کے ایک بزرگ صوفی حاجی صاحب' نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ دیار رسول' مدینہ طیبہ میں محو خواب تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وطن واپس جا کر میرے مولوی عبدالشکور دین پوری کی تقریر بھی کرانا اور اس کو سلام بھی کہنا۔

حاجی صاحب واپس آئے تو کراچی سے گھر جانے کی بجائے سیدھا خان پور آئے میں گھر تھا اس آدمی نے مجھے خواب سنایا اور کہا کہ آپ میرے ہاں تقریر کرنے چلیں۔ میں پروگرام کے مطابق وہاں پہنچا اس حاجی صاحب نے خیرات و دعوت کا بہت بڑا انتظام کیا ہوا تھا۔ پھر میری تقریر پر تاثیر ہوئی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اس اجتماع میں اکثر رافضی تھے تقریباً تین سو رافضی رفض سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے فرمایا:

اس میں میرا اپنا کوئی کمال نہ تھا۔ یہ رحمت اللعالمین ﷺ کے فرمان کی تاثیر تھی۔ مزید فرمایا کہ میں اس واقعہ کو عام نہیں بیان کرتا تمہیں اس لیے بتا رہا ہوں کہ تمہیں بھی اس میدان تبلیغ کی برکات معلوم ہوں۔

## ایک وزیر کی ہدایت کا سامان

تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ کے ایک معروف عالم دین حضرت مولانا عبدالہادی نے حضرت دین پوری کا یہ واقعہ بیان کیا۔ کہ میں ایک دفعہ راولپنڈی گیا ہوا تھا کہ دن کو اعلان ہوا۔ بعد نماز عشاء تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں مولانا عبدالشکور دین پوری کا خطاب ہو گا۔ میں تقریر سننے کی نیت سے چلا گیا۔ حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ تشریف لا چکے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ نماز عشاء کے فوراً بعد جلسہ شروع ہوا۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مرحوم تشریف لائے' اور حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا' میں نے آپ کو آج ایک عنوان پر خطاب کے لیے بلایا ہے اور وہ عنوان صرف اور صرف فضائل و مناقب' ام المومنین' مادر امت' سیدہ طیبہ' طاہرہ' مخدومہ کائنات' اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے۔

اس اجلاس کی صدارت میرے ایک دوست کرنی ہے جو وزیر ہے اور شیعوں سے متاثر ہے ام المومنین پر اعتراض کرتا ہے۔ شاید آپ کا یہ خطاب لاجواب اس کی ہدایت کا سبب بن جائے۔

حضرت دین پوری نے دعا کی درخواست کی اور اسٹیج پر چلے گئے۔ حضرت نے خطبہ مسنونہ کے بعد تقریباً نصف گھنٹہ تک فضائل عائشہ صدیقہؓ پر روایات تلاوت کیں اور مرویات عائشہؓ پڑھتے رہے۔ بعد میں فرمایا' حضرات سامعین جو تقریر سننے کرنی تھی وہ عربی میں کر دی ہے اب اس کا اردو زبان میں ترجمہ اور تشریح کرتا ہوں۔ رات کو اڑھائی گھنٹہ خطاب کیا پھر خطابت

دین پوری کی تھی رات سمٹتی گئی اور تقریر بڑھتی گئی۔

ایمان افروز' پرسوز بیان' عالی شان کے بعد اس وزیر کا ضمیر جاگا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے ہچکی بندھی ہوئی تھی۔ روتے ہوئے کہتا تھا مولانا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے میرے دل میں ماں کی قدر و منزلت اتار دی ہے۔ میرے شبہات دور ہو گئے اعتراضات کافور ہو گئے۔ آپ نے میرا ایمان بچایا ہے۔

نوٹ: یہ تھے میرے امام اہلسنّت حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ۔ ہر تقریر میں سینکڑوں تائب ہوتے۔ ہزاروں آنسو بہتے۔ بیسیوں سنت رسول کے عامل ہوتے بلکہ ایمان سے کامل ہوتے۔

## اچھے چہرے سے خیر کی امید ہے!

یہ واقعہ درجہ کرامت سے کم نہیں حضرت امام اہلسنّت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ نے سنایا اس لیے ان کی زبان سے تحریر کرتا ہوں۔

فرمایا: ایک جلسہ کے سلسلہ میں جھنگ گیا۔ ختم نبوت کانفرنس تھی مین نے مرزائیت کی تردید ختم نبوت کی تائید پر تقریر کی اور کہا کہ نبی حسین' مہ جبین' دلنشین' بہترین' بالیقین' نازنین' صادق و امین' میرے رحمتہ اللعالمین' سید الاولین و آخرین راحت العاشقین' مراد المشتاقین ہیں۔ دوسری طرف مرزا لعین' بے دین' بدترین' جہنم کا شوقین' جس کی موت لیٹرین۔ مرزا نبی نہیں غبی ہے ظلی نہیں شیخ چلی ہے۔ بروزی نہیں موذی ہے۔ یک چشم گل ہے۔ بد شکل ہے' بے عقل نہ اصل ہے' نہ نسل ہے۔ یہ وہ دور تھا جب قادیانیت کے خلاف بات کہنا جرم تھا۔ مقدمہ ہوگیا قبل از گرفتاری ضمانت کرائی۔ پیشی پر عدالت پہنچا تو میری پکار ہوئی۔ کمرۂ عدالت میں گیا سامنے ایک نوعمر جواں سال اور خوبرو جج کرسی پر براجمان تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا

نام؟ عبدالشکور۔ گھر کہاں ہے؟ دین پور۔ آپ کا کام؟ تبلیغ اسلام۔ پھر جج نے کہا کہ آپ نے جھنگ کی تقریر میں مرزا قادیانی کے متعلق یہ (مذکورہ) کلمات کہے ہیں؟ میں نے جج کے سوال کا جواب دینے سے پہلے کہا' جناب آپ کی بات بعد میں پہلے میرے محبوب نبی ﷺ کی بات۔ جج صاحب آپ کو دیکھ کر مجھے رحمتہ اللعالمین ؑ کی ایک حدیث یاد آئی۔ آقائے نامدار کا ارشاد ہے اور مجھے یاد ہے' فرمایا:

اُطْلُبُوا الْخَیْرَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہ

اچھے چہرے سے خیر کی امید رکھو۔

میں اس پر حیران پریشان سرگرداں ہوں کہ میرے محبوب کا فرمان بھی غلط نہیں ہو سکتا۔ زمین آسمان کا نظام بدل سکتا ہے مگر مصطفیٰ ؑ کی زبان کا جملہ غلط نہیں ہو سکتا۔ آپ میں کیا خامی یا کمزوری ہے کہ اتنے اچھے حسین اور خوب صورت ہیں مگر کلمہ حق کہنے کی پاداش میں ایک عالم دین آپ کے سامنے عدالت کے کٹہرے میں مجرم کی حیثیت سے کھڑا ہے۔ یہ حدیث گرامی آپ پر صادق کیوں نہیں آتی۔ جج میری گفتگو کے بعد قلم منہ میں لگا کر دم بخود محو حیرت ہو گیا۔ پیشی دے دی۔ میں پھر اپنے پروگرام پر تقاریر کے سلسلہ میں چلا گیا۔ ایک ماہ بعد جب دوسری مرتبہ پیشی پر آیا۔ کمرہ عدالت میں داخل ہوا تو جج صاحب نے اٹھ کر سلام کیا۔ مجھے اپنے بیٹھک کے کمرہ میں لے گئے۔ عزت و ضیافت کی اور کہا' مولانا صاحب جب سے آپ نے حدیث رسول ﷺ سنائی ہے اس وقت سے آج تک میری رات کی نیند حرام ہو چکی ہے کہ میرے محبوب ﷺ تو میرے متعلق اتنا اچھا خیال فرماتے ہیں اور میں نے کتنے فیصلے شاید محبوب خدا ﷺ کی شریعت کے خلاف کیے ہوں گے۔ میں آپ کے سامنے اپنے رب سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ اس کیس میں بری ہیں' جب کبھی اس علاقہ میں تشریف آوری ہو مجھے یاد فرمایا کریں' میں زیارت کے لیے حاضر

ہوا کروں گا۔ واقعی عالم عامل و کامل ہو تو ہر جملہ پر اثر ہوتا ہے۔

## حق گوئی و بے باکی

سندھ کے ایک سفر میں بندہ حضرت کے ساتھ تھا۔ ضلع سکھر کا ایک قصبہ مرید شاخ جو پنجاب و سندھ کی سرحد پر واقع ہے۔ وہاں مولانا عبدالمجید کے مدرسہ کا جلسہ تھا ولی کامل حضرت مولانا امیر محمد صاحب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کی صدارت تھی۔ بعد نماز ظہر حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کا انقلاب آفرین دلنشین بیان ہوا۔ جو صحابہ کرام اور اہل بیت عظام ازواج مطہرات اور پیغمبر کی بنات کے فضائل و مناقب پر مشتمل تھا۔

پوری تقریر میں مجمع پر رقت طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ تقریر کے اختتام پر حضرت نے فرمایا کہ اس مجمع میں کوئی ایسا ہے جو اپنے بد عقیدہ سے توبہ کرے اور جنت کا ٹکٹ حاصل کرے۔ ایک قد آور جواں' وحشت ناک چہرہ' بڑی بڑی موچھیں' اٹھ کر کھڑا ہوا۔ بھر مجمع میں رونے لگا اور کہا کہ میں آج تک اصحاب و ازواج رسول پر تبرا کرتا رہا ہوں آج معافی مانگتا ہوں میرا وعدہ ہے کہ اب مونچھیں صاف کرا کے رسول اللہ ﷺ کی سنت ڈاڑھی سے چہرہ کو مزین کروں گا۔ دعا ہوئی جلسہ بخیریت اختتام کو پہنچا۔ نماز عصر کے بعد بندہ نے حضرت مرحوم کی معیت میں سفر کا فیصلہ کر لیا کہ حضرت کو بھی گھر آنا تھا اور بندہ کو بھی۔ کرائے کے ڈاٹسن ڈالا کی فرنٹ سیٹ پر جگہ ملی۔ مرید شاخ سے چوک ماڑی جاتے ہوئے راستہ میں ایک بستی آئی جہاں گاڑی کا ٹائر پینچر ہو گیا۔ جس وجہ سے کچھ دیر رکنا پڑا۔ قریب دکانیں تھیں۔ ان پر کالے علم لگے ہوئے تھے ڈرائیور نے بتایا کہ سندھ میں یہ قوم کوش بلوچ کے نام سے مشہور ہے اور اکثر تبرائی رافضی ہیں۔ بندہ مع شیخ گاڑی سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت دین پوری رحمت اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کا

پھولدار خوبصورت رومال پگڑی نما باندھا ہوا تھا۔ بلا بٹن، کھلے گریبان کا تیوں والا دین پوری کرتا زیب تن تھا۔ ہاتھ میں کلہاڑی تھی۔ ہمیں دیکھ کر ایک دکان سے چند آدمی باہر آئے اور ایک نے بلند آواز سے کہا۔ دم مست قلندر علی کا پہلا نمبر، مولا علی مدد، یا علی مشکل کشا علی، حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا او بلوچ ذرا سوچ کیا کہہ رہا ہے۔ علی کا پہلا نمبر نہیں پہلا نمبر تو اس کا جس نے نبی کریم ﷺ کو کندھے پر اٹھایا۔ غار میں پہنچایا۔ مشکل میں ساتھ نبھایا۔ نبی نے جسے اپنے مصلے پر کھڑا کیا۔ علی نے امام بنایا آج بھی محبوب نے روضہ میں اپنے پہلو میں سلایا۔ تو نے گندا عقیدہ کہاں سے بنایا۔ جو نہ قرآن نے بتایا نہ حدیث میں آیا۔ پہلا نمبر علی کا نہیں پہلا نمبر صدیق کا ہے۔ خدا نے، مصطفیٰ نے، مرتضیٰ نے، حسن مجتبیٰ نے، حسین شہید کربلا نے، جس کو پہلا نمبر دیا ہو اس کا انکار تو کون ہے کہ کر سکے۔

مشکل کشا نہ علی ہے نہ ولی ہے نہ نبی ہے۔ مشکل کشا وہی رب جلی ہے، جو ان سب کا مشکل کشا بھی ہے، حاجت روا بھی ہے اور خدا بھی ہے اس گفتگو کے وقت حضرت کا چہرہ پر وقار طبعیت میں قرار انداز تکلم میں گرج اور کڑک نہ خوف نہ دھڑک، اظہار جلال نہ حیران نہ ملال، گفتگو سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ سندھی زبان میں کہا، ملا تو کیر آں، مولوی تو کون ہے؟ حضرت نے پھر ایک دفعہ گرج دار لہجہ میں کہا کہ تو مجھے نہیں جانتا میرا نام عبدالشکور دین پوری ہے۔ میرا تعلق اہل اللہ کی اس خانقاہ سے ہے جس کے اڑھائی لاکھ سے بھی زیادہ مرید ہیں۔ جہاں بڑے بڑے اہل اللہ منازل تصوف طے کرنے آتے ہیں۔ یہ سن کر اس بلوچ نے سر جھکا کر کہا، معاف کرو میں تمہارا بھی غلام ہوں اور تمہارے بڑوں کا بھی غلام ہوں۔ اس پر پھر حضرت نے فرمایا سر خدا کے آگے جھکا، غلامی محمد رسول اللہ، اصحاب رسول اللہ اہل اللہ کی کر، اس کے بعد وہ سہمے سہمے واپس چلا گیا ہم بھی اپنی منزل پر روانہ ہو گئے۔

## تبلیغ میں اخلاص

حضرت دین پوریؒ نے ہمیشہ دعوت و تبلیغ صرف اللہ کی رضاء کے لیے کی ہے بلکہ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ کا مصداق رہے ہیں۔

اس عنوان پر بیسیوں واقعات میرے ذہن میں ہیں۔ صرف انہیں ہی تحریر کر دیا جائے تو پوری کتاب بن جائے رفیق امیر شریعت مولانا محمد لقمان علی پوری نے حضرت مرحوم کی وفات پر ایک جملہ کہا تھا جو اس عنوان کی عکاسی کرتا ہے فرمایا لوگو واعظ مقرر، مبلغ تو بہت آئیں گے۔ تقریریں بھی ہوں گی لیکن مولانا عبدالشکور دین پوری غریبوں کے حصہ کے عالم تھے۔ جو ہر غریب کی دعوت پر بلا طمع و لالچ پہنچتے تھے۔ غرباء کا ایک خاص طبقہ ایسا تھا جن کی دعوت پر حضرت جاتے نہ کھانا نہ پانی فقط اللہ کی مہربانی الٹا ان کو کچھ نہ کچھ نواز کر آتے۔ ایسے ہی ملک بھر کے مدارس اسلامیہ میں ایک طویل فہرست ان اداروں کی ہے جن کو حضرت اجتماعات میں لاکھوں روپے کا فنڈ کر دیتے اور بعض دفعہ ان کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر خود بھی دیتے اور کرایہ بھی نہ لیتے۔ ایفائے عہد کی مکمل کوشش کرتے۔ قرآن و سنت پر مبنی پُر مغز اور بامطالعہ تقریر کرتے اور ان اصولوں کی اپنے مبلغین کو بھی ہدایات فرماتے چنانچہ مجلس علماء و اہلسنّت کے مرکزی دفتر میں انہیں ہدایات پر مشتمل ایک ضابطہ اخلاق برائے مبلغین تحریر فرما کر آویزاں کرایا تھا۔

ایک دفعہ فرمایا کہ ایک فقیر نے مجھے پانچ روپے دیئے میں نے صرف اس لیے قبول کر لیے کہ اس کا دل نہ ٹوٹ جائے وہ جب مجھے اپنے علاقہ سمہ سٹہ ضلع بہاولپور لے گیا تو بس اسٹاپ سے کئی کلومیٹر کا فاصلہ تھا۔ وہ سائیکل لے کر آیا اور کہا حضرت جی میں کمزور ہوں سائیکل بھی آپ خود چلائیں اور مجھے بھی اٹھائیں کچی سڑک، ریت اور کہیں دھول، منزل پر پہنچ کر وہ شخص

ایک روٹی اور اچار کی ایک ڈلی اور ایک گلاس لسی لایا کہ میرے پاس یہی کچھ ہے۔ فرمایا' بیماری کی وجہ سے اچار میں نے نہیں کھایا۔ لسی سے روٹی کھا کر رب ذوالجلال کا شکر ادا کیا۔ غوث پور تحصیل خان پور کے ایک جلسہ میں بندہ نے اپنی طالب العلمی کے زمانہ میں حضرت مرحوم کو سخت گرمیوں کے موسم میں دوپہر کے وقت پیاز' لسن' دھنیا' سبز مرچ اور لسی سے بنی ہوئی چٹنی سے طلباء کی بچی ہوئی روٹی خوشی خوشی کھاتے خود دیکھا ہے۔ وفات سے چند روز قبل ایک واقعہ اسی قسم کا پیش آیا۔

حضرت ان دنوں شوگر کے مریض بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ احمد پور شرقیہ کے علاقہ بتھیجی کے ایک قصبہ میں مدرسہ کے جلسہ پر تشریف لے گئے۔ بیماری کی وجہ سے پک اپ سوزوکی کرایہ پر لی۔ ہسپتال سے جلسہ گاہ چلے گئے۔ حضرت کے خطاب سے پہلے مجلس کے مبلغ حافظ محمد نواز نے دوران تقریر مدرسہ کے چندہ کی اپیل کی۔ ادارہ کے مہتمم نے حضرت سے آکر کہا حضرت آپ کی جیب میں کچھ رقم ہو تو دستی دے دیں میں ابھی واپس کر دیتا ہوں حضرت کی جیب میں تین صد روپے تھے۔ ساری رقم مہتمم صاحب کو دے دی انہوں نے جاکر اعلان کرایا کہ یہ حضرت دین پوری کا چندہ ہے۔ حضرت خاموش رہے۔ تقریر کے بعد صاحب دعوت نے خدمت تو کیا کرنی تھی۔ دستی رقم بھی واپس نہ کی حضرت بہاولپور تشریف لائے۔ اپنے نعت خوان محمد اسحاق یا خادم غلام سرور سے رقم لے کر سوزوکی کا کرایہ دیا۔ حضرت کے وصال کے بعد مہتمم صاحب نے وہ رقم تین صد روپیہ حضرت کے گھر آکر دی کہ یہ قرضہ تھا اس لیے واپس کیا ہے۔

## ایک کرسچن نرس کا قبول اسلام

مرض الوفات کے ایام میں ہسپتال میں یومیہ رات کو جب ڈاکٹر

عبدالرشید صاحب' جو آپ کے خصوصی معالج تھے' راؤنڈ پر آتے تو ان کے ساتھ ڈاکٹروں' نرسوں اور میڈیکل طلباء اور طالبات کی ایک کثیر تعداد ہوتی' تو حضرت اس وقت درس حدیث دیتے۔ حضرت اپنے بستر علالت پر بیٹھے ہوتے اور تمام عملہ کھڑا ہوتا۔ حضرت کا کمرہ اور گیلری بھر جاتی۔ رقت آمیز ولولہ انگیز نتیجہ خیز درس ہوتا۔ اس میں ایک عیسائی کرسچن نرس بھی آتی اور متاثر ہوتی رہی۔ ایک دن علیحدہ آئی اور کچھ سوالات کئے حضرت نے اس کو مطمئن کیا۔ حیات مسیح پر دلائل دیئے۔ فضائل عیسیٰ علیہ السلام بتائے۔ فرمایا بیٹی میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ عیسیٰ نہ اللہ ہیں نہ ابن اللہ ہیں بلکہ روح اللہ ہیں' ان کی ماں پاک دامن ہے اللہ کی قدرت کے نشان ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی اماں مریم صدیقہ پر عیسائیوں نے الزام لگائے تو ہمارے قرآن نے اس کی صفائی دی پاک دامنی کی گواہی دی۔ ہمارے قرآن میں سیدہ مریم کے نام کی پوری سورت موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ نے ہمارے آقا کی بشارت و زیارت کی اطلاع دی اگر عیسیٰ بن مریم کو راضی کرنا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھو۔ اس وقت وہ نرس چلی گئی۔ دوسرے دن پاک صاف لباس پہن کر سر پر دوپٹہ رکھ کر آئی کہ مجھے مسلمان کریں کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا اور جنت کی وارث بنی۔

ایک اور نرس نے آپ کو انجکشن لگاتے ہوئے کہا' بابا جی آپ کون ہیں؟ کوئی چوہدری ہیں یا امیر ہیں اس لیے کہ سارا دن لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ (اس وقت وہ نرس ننگے سر تھی) آپ نے فرمایا بیٹی میں نہ امیر نہ کبیر' نہ مشیر نہ وزیر' ایک باضمیر فقیر ہوں دین کی دعوت دیتا ہوں بے نمازی سے کہتا ہوں' نماز پڑھو' روزہ رکھو' دولت مند ہو حج کرو زکوٰۃ دو' بے پردہ کو کہتا ہوں پردہ کرو غیرت کی نشانی ہے۔ اور اگر کوئی ننگے سر بچی ہو تو (اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اسے کہتا ہوں بیٹی سر پر دوپٹہ رکھ لو بس میرا یہی کام ہے۔ اس

قدر اثر ہوا کہ فوراً اس عورت نے سر پر دوپٹہ رکھا۔ آنسو بہاتی باہر نکلی اور سہیلیوں سے کہا' اس کمرہ میں ننگے سر نہ جانا کوئی اللہ والا رہتا ہے۔ اس کی زبان میں بڑا اثر ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

## حاضر جوابی

برجستہ جواب' برموقع گفتگو' بر محل کلام یہ ایک خداداد صلاحیت اور عطیہ خداوندی ہے۔ رب ذوالجلال نے حضرت میں یہ جوہر بھی درجہ کمال تک رکھا تھا۔ اس عنوان کے بھی کئی واقعات ذہن میں گردش کر رہے ہیں۔ بعض دفعہ جلسہ میں بلا مبالغہ پچاس پچاس سوالات لکھے آتے' تقریر مکمل کرنے کے بعد فی الفور بالغور تسلی بخش جواب دیتے۔ ایک دفعہ دوران سفر ٹرین میں ایک نو عمر جدید تعلیم و تہذیب کا دلدادہ سامنے آ بیٹھا اس کا خیال تھا کہ سادہ صوفی منش مولوی ہے۔ ان کا استہزا کیا جائے پہلے علماء اور ڈاڑھی پر تنقید کرتا رہا پھر حضرت سے مخاطب ہو کر کہا۔ مولوی صاحب آپ کا علاقہ؟ فرمایا رحیم یار خان۔ کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا ملتان۔ برداری؟ بلوچ خاندان' آپ کون ہیں؟ فرمایا مسلمان۔ کیا کرتے ہیں؟ تبلیغ قرآن۔ حیران و پریشان ہو کر کہنے لگا آپ وہابی تو نہیں؟ فرمایا تیرے دماغ کی خرابی تو نہیں۔ وہ اپنا سامنہ لے کر بیٹھ گیا پھر کوئی بات نہ کی۔

بہاولپور جامع مسجد الصادق میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں مختلف علماء تشریف لائے ہوئے تھے حضرت کے خطاب کا اعلان ہوا تو حسب عادت اٹھتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا' (اللہ اللہ - بخش اپنے بندے کو) ایک صاحب نے برجستہ مزاح کے انداز میں کہا (مشکل ہے) حضرت نے اس کی طرف دیکھ کر

فرمایا کہ اگر تو خدا ہوتا تو مشکل تھا۔ میں نے اسے کہا ہے جو رحیم بھی ہے کریم بھی ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایک موقع پر بتایا کہ حضرت دین پوری اور میں ایوبی دور مارشل لاء میں ایک کیس کی زد میں آئے مقدمہ ہوگیا۔ جب عدالت میں پیشی ہوئی تو ہمارے مخالف فریق رافضی اور اہل بدعت کافی تعداد میں باہر خوش کھڑے تھے کہ آج دیوبندی مولویوں کو فوجی حکومت سے سزا ہوگی۔ ہمارے اپنے احباب بھی خلوص بھری دعائیں دینے والے امید ویاس کے عالم میں موجود تھے۔ ہماری پکار ہوئی ہم دونوں اندر آ گئے فوجی جج نے کہا' مولانا صاحبان آپ نے یہ بات کہی ہے یا نہیں' مجھے دلائل کی ضرورت نہیں جواب ہاں یا نہ میں دو۔ حضرت دین پوری نے اپنی قلندرانہ اداؤں اور سکندرانہ جلال سے برجستہ کہا۔ جناب' نہ وکیل نہ دلیل' بس اللہ کفیل اسی سے رحم کی اپیل۔

اس جملہ سے جج پر عجیب اثر ہوا لبوں پر تبسم کرتے ہوئے کہا جایئے باعزت بری کرتا ہوں۔ اپنے احباب کو رہائی کی اطلاع ملی تو خوش ہوئے۔ اغیار کا منہ سیاہ ہوگیا۔

## ایک عیسائی نوجوان کا قبول اسلام

خطبات دین پوری کے مرتب مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے بتایا کہ حضرت ایک مرتبہ جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ میں سیرت فاروق اعظمؓ پر تقریر کر رہے تھے۔ مجمع پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ حضرت دین پوری مرحوم جوں ہی خطاب سے فارغ ہوئے تو ایک شخص روتا ہوا مسجد میں داخل ہوا اور کہا مولانا صاحب میں کرسچن عیسائی ہوں۔ آپ کی تقریر دلپذیر کی کشش مجھ راہ گیر کو کھینچ لائی ہے۔ آپ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے ایک غلام کے حالات بیان کیے۔ میں سوچتا ہوں جب غلام ایسا ہوگا

تو آقا کیسا ہو گا۔ اس لیے مجھے اس آقا کا غلام بنائیں جس کی نظر فیض نے فاروق جیسے فاتح اور عادل پیدا کیے۔ اس کے بعد حضرت نے اسے مسلمان کیا۔

## بڑوں کا احترام، کم عمروں پر انعام

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو بڑوں کی عزت نہ کرے، کمسنوں پر شفقت نہ کرے، علماء کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ صرف عالم ہی نہیں بلکہ عالم باعمل اور کامل و مکمل تھے۔ کسی بھی علاقہ میں تشریف لے جاتے وہاں کسی بزرگ کے مزار کا پتہ چلتا تو فاتحہ کے لیے حاضری دیتے۔ اگر کسی زندہ بزرگ کے علاقہ میں جاتے تو ضرور وقت نکال کر ان کی زیارت کرتے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ تمام اکابر اہل حق کی نظر میں یکساں مقبول تھے۔

حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو خطیب العصر لکھا۔

حضرت شیخ القرآن مرحوم "میرا دین پوری" کہہ کر کھڑے ہو جاتے۔ اکثر علماء اور مشائخ آپ کا بیان سنتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ حضرت تونسوی دام اقبالہ سے ایک مسئلہ پر اختلاف ہوا مگر احترام میں فرق نہ آیا۔ اکثر خطاب میں انکا ذکر باادب کرتے اور فرماتے، وہ میرے استاد ہیں۔ اکابر کے اختلاف کو امت کے لیے رحمت کا درجہ دیتے۔ اس میں خود نہ الجھتے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ سیاسی طور پر مفتی گروپ یا ہزاروی گروپ سے ہیں۔ برجستہ فرمایا، نہ مفتی گروپ نہ ہزاروی گروپ میں بالکل چپ۔ اکابر کے تذکرہ پر جلد اول و ثانی مستقل تقاریر موجود ہیں۔

غور فرمائیں تو آج حسد و عناد، بغض و فساد کا دور ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو ابھرتا، چمکتا، میدان میں نکلتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت دین پوری مرحوم کو یہ خوبی ودیعت کی تھی کہ ہمیشہ کم عمر کے

دینی جذبہ کی قدر کرتے' اس کی خدمات کو سراہتے اور خلوص قلب سے دعا دیتے۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید عمر و علم میں حضرت دین پوری مرحوم کے لیے بچوں کی صف کے تھے مگر ہمیشہ ان کا تذکرہ کیا۔ مولانا شہید جب وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ملنے آئے تو بڑی بے تابی سے اپنی بیماری کا احساس کیے بغیر "میرا جرنیل مجاہد آیا" کہہ کر کھڑے ہوگئے۔ مولانا شہید کی پیشانی چومی' دعائیں دیں۔ زندگی کی آخری عید احرار پارک جھنگ میں مولانا مرحوم کے دور اسیری میں شدید علالت کے باوجود جاکر پڑھائی۔

مولانا عبدالغفور حقانی کے متعلق فرماتے کہ خوش الحان قاری قرآن خطیب ہے۔

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کو ایک مرتبہ داد تحسین دیتے ہوئے فرمایا' ضیاء الرحمٰن' مورخ زمان' نوجوان' قدردان' مہربان' ذیشان ہے۔ مولانا ایثار القاسمی شہید کو خود بلاکر مجلس علماء اہلسنت میں شامل کیا اور مختلف علاقہ کے دوروں پر ساتھ رکھا اور تعارف کرایا۔ ایک مرتبہ آپ پر بہاولپور میں زبان بندی تھی۔ اسلامی مشن کے طلباء نے شہدائے اسلام کے عنوان پر جلسہ رکھا تو حضرت نے راقم الحروف کو حاضری کا حکم دیا اور میرے لیے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خود ادا کرکے اعزاز بخشا اور فرمایا اب خطیب آرہا ہے' ادیب آرہا ہے' نجیب آرہا ہے' لبیب آرہا ہے' گلشن رسالت کا عندلیب آرہا ہے' خوش نصیب آرہا ہے' آپ کے قریب آرہا ہے۔

امیر العلماء شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی کے متعلق ایک دفعہ خوشی کے عالم میں فرط محبت سے آبدیدہ ہوکر فرمایا' یہ کل بچہ تھا' ہمارے ہاتھوں میں کھیلتا تھا آج بزرگوں کی دعا اور اللہ کی عطا سے شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر ہیں' محدث بھی ہیں' مفسر بھی ہیں' معلم بھی ہیں اور مبلغ بھی۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

دوران علالت سب سے زیادہ آپ کی خدمت کا اعزاز آپ کے داماد قابل و ماہر صاحب تدریس حضرت مولانا محمد عمر دین پوری استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ کراچی جو آپ کے داماد ہیں۔ صاجزادہ جناب عبدالجلیل صاحب' حضرت کے بڑے صاجزادے' غلام سرور خادم اسلامی مشن بہاولپور' حضرت مولانا محمد یوسف مرحوم' آپ کے بھتیجے کو حاصل ہوا۔ آپ اکثر ان سب کو نام لے کر دعائیں دیتے۔ جلسہ کے اختتام پر اکثر لوگ اپنے بچے لاتے' دعائیں کراتے' شفقت کا ہاتھ پھرواتے' آپ ان بچوں سے پیار کرتے' محبت سے بات بھی کرتے اور دعائیں بھی دیتے۔ اس عنوان کو تفصیل سے انشاء اللہ حضرت مرحوم کی تفصیلی سوانح عمری میں درج کروں گا۔

مضمون کی طوالت کے ڈر سے ختم کرتا ہوں۔ چند نمونے پیش کیے ہیں کہ یہ تھے اسلاف کی نشانی' اللہ کی مہربانی' فضل یزدانی' خطیب لاثانی' عالم حقانی' جواہر البحور' مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ۔

خطبات دین پوری رحمتہ اللہ علیہ قارئین کرام! آپ کے ہاتھوں میں خطبات دین پوری کی تیسری جلد ہے۔ اس سے قبل دو جلدیں طبع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔ کلام کی عظمت متکلم کی عظمت کا شاہکار ہوتی ہے۔ مثل مشہور ہے "کلام الملوک ملوک الکلام" بادشاہ کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔

خطبات: حضرت دین پوری مرحوم کی تقاریر ہیں' تحریریں نہیں۔ تقریر و تحریر کا فرق واضح ہے۔ تقریر جسے متکلم بولے' تحریر جسے لکھا جائے۔ آسمانی کتب میں قرآن کریم کو بھی جملہ کتب سے اس لیے فضیلت حاصل ہے کہ یہ رب ذوالجلال جل مجدہ کا کلام ہے۔ قرآن کریم کا انداز اسلوب بھی خطیبانہ ہے۔ جیسے خطیب حسب ضرورت کسی بات کو بار بار نقل کرتا ہے۔ وہ تکرار

نہیں بلکہ ضرورت تقریر ہوتی ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے کئی واقعات حسب ضرورت بار بار بیان فرمائے ہیں۔ وہ تکرار نہیں بلکہ تقریر خداوندی ہے۔

حضرت دین پوری مرحوم چونکہ ایک باعمل عالم تھے۔ متقی و صاحب کمال تھے' اس لیے ان کی تقاریر بھی ان کے علم و عمل کی آئینہ دار ہیں۔

خطبات دین پوری قرآن و حدیث کا خزینہ' علم و عمل کا گنجینہ' اکابر اہل حق کا نگینہ' طالبین راہ ھدیٰ کے لیے ھدایت کا سفینہ' انداز خطابت کا بہترین قرینہ' خلاصہ سنن شاہ مدینہ ہے۔ جلد اول دس خطبات پر مشتمل ہے توحید رب العالمین' سیرت النبی' فضائل صدیق' فضائل فاروق' فضائل عثمان' فضائل علی' سیرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ' سیرۃ سیدنا حسین' علم و عمل' اکابر علماء دیوبند۔ اس کے علاوہ اس جلد کے شروع میں حضرت دین پوری مرحوم کی مختصر مگر جامع سوانح' مختلف مقامات پر اقوال زریں' حضرت دین پوری کا انداز تحریر درج ہے۔ اس کے علاوہ شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ' مولانا محمد اجمل خان' مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی' حضرت شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی و دیگر اکابر کے تاثرات تحریر ہیں۔ اس جلد کی پہلی اشاعت میں فہرست رہ گئی تھی' جسے دوسری اشاعت میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

نیز محب رسول ملک الخطاط سید نفیس شاہ صاحب کا نعتیہ کلام بھی اس میں موجود ہے۔ اس کی مانگ کا عالم یہ ہے کہ اب تیسرا ایڈیشن ختم ہونے کو ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں اغلاط کی بھی تصحیح کر دی گئی ہے۔ دوسری جلد بھی دس خطبات پر مشتمل ہے:

توحید و بچے حضور کی نظر میں' ولادت مصطفیٰ' آنحضرت بحیثیت مبلغ' رحمت اللعالمین ﷺ کی عملی زندگی' معراج النبی' فضائل خلفاء راشدین' شب برات' روزہ کیا ہے؟ عظمت مسجد' فضائل قربانی۔

ان خطبات میں آخری تقریر" فضائل قربانی" مولانا مرحوم کی زندگی کی آخری تقریر ہے جو انہوں نے مولانا حق نواز شہید کی اسیری کے عالم میں احرار پارک جھنگ میں عید قربان کے موقع پر فرمائی۔ اس تقریر کو خطبات سے جدا "سپاہ صحابہ ابابیلوں کی جماعت" کے عنوان پر شائع کر دیا گیا ہے۔

جلد ثانی کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ صرف چھ ماہ میں دوسری اشاعت کرنی پڑی۔ اس جلد میں تفصیلی فہرست مضامین کے ساتھ سرخیوں کا بھی اضافہ ہے جو کتاب کے حسن و جمال میں سونے پر سہاگے کا کام ہے۔

خطبات کی تیسری جلد اپنی تمام محاسن و کمالات سے مرصع مسجع اور مزین ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں درج ذیل عنوان پر خطبات تحریر ہیں:

(۱) اخلاصِ نیت (۲) عظمتِ قرآن (۳) شادی (۴) صحابہ کرامؓ اور عشق رسولؐ (۵) فاروقؓ و حسینؓ (۶) موت اور حقوق والدین (۷) فکر آخرت (۸) آخرت کی کہانی (۹) جہاد (۱۰) کلمہ طیبہ۔

یہ خطبات صرف خطیبوں کی ضرورت ہی نہیں' بلکہ ایسا علمی ذخیرہ ہے جس سے علماء' صلحاء' زعماء' شرفاء' عقلاء' وکلاء الغرض مرد و زن' سب کو یکساں فائدہ ہو گا۔ اگر یہ کتاب عوام الناس کے پاس ہو تو یومیہ باقاعدہ تعلیم کی جائے تو مفید عام ہو گی۔

ہر صفحہ پر عنوان درج کرنے اور تقریر کے مقام کا بھی اضافہ ہے۔ خطبات پر کسی قسم کا تبصرہ کئے بغیر پاکستان کے مذہبی علمی جرائد میں شائع ہونے والے تاثرات نقل کیے جاتے ہیں تاکہ کتاب کا تقدس اور اس کی عظمت واضح ہو۔

ماہنامہ "الاشرف" کے مدیر خطبات دین پوری کی جلد اول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دین پور شریف اولیاءؒ کی بستی ہے۔ بڑی نامور ہستیاں یہاں پیدا ہوئیں لیکن اللہ کی شان ہے کہ آج بھی جہاں کہیں "مولانا دین پوری" کہا جاتا ہے تو ذہن فوراً خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری نور اللہ مرقدہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ یوں تو آپ گوناگوں کمالات واوصاف کا مرقع تھے مگر آپ کو شہرت دوام خطابت کے منفرد انداز اور اسلوب کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ آپ کو سینکڑوں احادیث ازبر تھیں اور آپ حسب موقع ان سے استشہاد کیا کرتے تھے۔ موضوع سے متعلق قرآنی آیات نوک زبان پر رہتی تھیں۔ سرور عالم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات ان کی زبان و بیان کا محور ہوتے تھے۔ مقفع' مسجع الفاظ کا استعمال ان کی تقریر کی ایک ایسی خصوصیت تھی جو بس انہی تک محدود تھی۔ ان کے اندازِ بیان کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں:

"ہماری تقریر جو بھی ہوگی اللہ کا قرآن ہوگا' کملی والے کا فرمان ہوگا۔ جو نہ مانے وہ بے چارہ نادان ہوگا' جو مان لے' انشاء اللہ پکا مسلمان ہوگا"۔

"علی الاعلان سنو! بر سر میدان سنو او دنیا کے مسلمان سنو' سنو تو قرآن سنو۔ مصطفیٰ ﷺ کا فرمان سنو"۔

"میں پاک پتن بھی گیا۔ پاک پتن' میری قمیض بغیر بٹن' کچھ قوال بیٹھے تھے۔ اللہ کی قسم باوضو کھڑا ہوں' قبلہ رو کھڑا ہوں' روبرو کھڑا ہوں' ہوبہو کھڑا ہوں۔ میں نے دیکھا ادھر قوال نہ ڈاڑھی نہ مونچھ' کچھ نہ پوچھ' گول گول شلغم' سنت سے بے غم اور بجاتے تھے یکدم' خواجہ نہ دیں گے بابا نہ دیں گے"۔

استاد محترم پیر طریقت حضرت مولانا محمد اسحاق قادری نور اللہ مرقدہ کے جانشین قاری جمیل الرحمٰن اختر قادری زید مجدہ نے حضرت دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی دس تقاریر جلد اول میں جمع فرما دی ہیں۔ جلد ثانی بھی بہت جلد شائع ہوگی اور اس میں بھی دس تقاریر ہوں گی۔

جلد اول میں جو خطبات ہیں' وہ توحید و سیرت' علم و عمل کے فضائل' خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم حضرت حسین رضی اللہ عنہ ' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب اور علماء دیوبند رحمہ اللہ تعالیٰ کے علمی عملی کمالات کے بیان پر مشتمل ہیں۔

اس قدر مفید کتاب میں اگر ذیلی عنوانات کا اضافہ کرلیا جاتا تو کتاب کی افادیت مزید بڑھ سکتی تھی۔ امید ہے کہ اگلے ایڈیشن میں ہماری ان معروضات کو بھی سامنے رکھا جائے گا۔

خبرنامہ "سنی اتحاد" کے چیف ایڈیٹر اپنے ماہنامہ میں جلد اول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وطن عزیز پاکستان کے مشہور و معروف خطیب مولانا عبدالشکور دین پوری" سے کون واقف نہیں؟ وہ جب بولتے تو سب کچھ کھولتے' ان کے ہاں لگی لپٹی رکھنے کی بجائے' بات کہہ دینا جہاد تھا۔ وہ کاسہ لیسی نہیں کرتے تھے' بلکہ دو ٹوک' صاف اور بے لاگ بات کرنے کے عادی تھے۔ ان کی تقریر دلپذیر ہوتی تھی۔ سامعین کو الفاظ کے سمندر میں غوطے دیتے' خود بھی الفاظ کے بحر عمیق میں گم ہو جاتے اور سننے والوں کو بھی خوب سیراب کرتے تھے۔ ان کے الفاظ فضا میں اڑ چکے تھے' ان کی ادائیں ذہنوں سے اترتی چلی جا رہی تھیں مگر قاری جمیل الرحمان اختر صاحب نے فضاء کے گوشے گوشے سے ان

قیمتی اور مایہ افتخار سریلی آوازوں کو تلاش کیا اور انہیں ایک کتاب کی شکل دے دی' جس میں دین پوری" کے خطبات درج ہیں۔ خطبات دین پوری" کی پہلی جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آئی ہے جس میں مختلف مقامات پر دیئے جانے والے ۱۰ خطبات کا اندراج ہے۔ کتاب انتہائی مفید ہے۔ خطباء کے لیے ایک نادر علمی تحفہ ہے' کاغذ سفید ہے اور جلد ڈائی دار ہے"۔

ماہنامہ "انوار مدینہ" میں خطبات دین پوری" جلد اول و دوم پر تبصرہ نگار مولانا نعیم احمد صاحب لکھتے ہیں:

"تبلیغ اسلام کے ذرائع میں سے ایک موثر ذریعہ خطابت ہے۔ تاریخ اسلام کے ہر دور میں بڑے بڑے خطباء امت گزرے ہیں' جنہوں نے خطابت کے ذریعہ سے زندوں میں جوش اور مردہ دلوں میں نئی روح پھونکی ہے۔ اس اخیر دور میں علماء اہل سنت میں سے چند مشہور خطیب گزرے ہیں' جن میں امام انقلاب مولانا ابوالکلام آزاد' سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی' حکیم الاسلام قاری محمد طیب' امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری کڑی مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ ہیں"۔

راقم الحروف کو آپ کے بہت سے خطبات سننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ آپ کی تقریر میں دریا کی سی روانی اور موجوں کا سا جوش و خروش ہوتا تھا۔ آپ رلاتے بھی تھی' ہنساتے بھی تھے' الفاظ کی بندش اور قافیہ جوڑنے میں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ آپ کی تقریر سے ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے الفاظ و قوافی دست بستہ کھڑے کہہ رہے ہوں کہ ہم آپ کے لیے ہیں۔ آپ

ہمیں جیسے چاہیں استعمال کریں۔ مولانا مرحوم دین کا درد رکھنے والے، متواضع اور منکسر المزاج، انسان تھے۔ وفات کے بعد پردۂ خفا میں چلے گئے تھے۔ کہیں ان کا نام بھی سننے کو نہیں آتا تھا۔ اللہ بھلا کرے مولانا جمیل الرحمٰن صاحب کا۔ انہوں نے مولانا کے خطبات شائع کر کے مولانا کا نام زندہ کر دیا ہے۔ ان خطبات کو پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مولانا سامنے کھڑے بول رہے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے خطبات دین پوری کی دو جلدیں ہیں اور دونوں میں دس دس خطبات ہیں۔ پہلی جلد کے دس خطبات درج ذیل ہیں:

(۱) توحید باری تعالیٰ (۲) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۳) فضائل و مناقب سیدنا ابوبکرؓ (۴) فضائل و مناقب حضرت عمر فاروقؓ (۵) فضائل و مناقب حضرت عثمان غنیؓ (۶) فضائل و مناقب حضرت علیؓ (۷) فضائل و مناقب حضرت ابوبکرؓ (۸) فضائل و مناقب حضرت عائشہؓ (۹) فضائل علم و عمل (۱۰) مناقب حضرات علماء دیوبند۔

دوسری جلد کے دس خطبات یہ ہیں:

(۱) توحید باری تعالیٰ اور حقوق وللدین (۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت (۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبلغ (۴) حضور انور ﷺ کی عملی زندگی اور اہل سنت (۵) حضور ﷺ کی معراج (۶) فضائل خلفاء راشدینؓ (۷) فضائل شب برات اور احترام والدین (۸) روزہ کیا ہے؟ (۹) عظمت مسجد (۱۰) فضائل قربانی۔

پہلی جلد کے شروع میں مولانا دین پوریؒ کی مختصر سوانح بھی درج کر دی گئی ہے۔ مولانا کے یہ خطبات عوام، آئمہ، خطباء اور طلباء کے لیے یکساں مفید ہیں۔ عمدہ کتابت و طباعت اور خوبصورت جلد سے مزین یہ دونوں جلدیں مناسب نرخ پر مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

ماہنامہ "الشریعہ" گوجرانوالہ میں بھی تقریباً انہی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

ماہنامہ "الخیر" ملتان میں تبصرہ نگار مولانا محمد ازہر صاحب لکھتے ہیں:

"جن حضرات نے خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کو سنا ہے۔ وہ یہ شہادت دیں گے کہ وہ اپنے منفرد انداز خطابت کے خود ہی بانی اور خود ہی خاتم تھے..... ہزاروں کے مجمع کو اپنے دلاویز اور موثر خطاب سے مسحور کر دینا اور جذبات کے مد و جزر میں اپنے ساتھ ساتھ لیے چلنا ان کی خطابت کا کمال تھا مرصع و مقفی جملوں کے باوجود تقریر میں "آورد" کا تکلف و ثقل محسوس نہ ہوتا تھا بلکہ "آمد" کی بے ساختگی روانی تقریر کے حسن کو نکھارتی چلی جاتی۔ محترم قاری جمیل الرحمٰن اختر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا دین پوری" کے قیمتی خطبات کی دو جلدیں قارئین تک پہنچا دی ہیں اور جلد سوم کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جلد دوم کا کاغذ کمپوزنگ اور طباعت عمدہ ہے۔

ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک میں خطبات دین پوری اول و دوم پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم حقانی رقم طراز ہیں:

حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری ایک درویش صفت عالم دین، مجاہد فی سبیل اللہ، علماء حق کے مشن کے علمبردار، توحید کے داعی اور ایک صاحب طرز خطیب تھے۔ انہوں نے تمام عمر حق و صداقت کا پھریرا لہرایا اور صداقت و خلوص سے دین حق کی دعوت دی۔ اپنی مخلصانہ خطابت کا سکہ جمایا۔ حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے ان کے خطبات کو ان ہی کے الفاظ میں نقل کر کے خطبات دین پوری دو جلدوں میں مرتب فرمائی جو واقعتاً ایک علمی

تحفہ' علماء واعظین اور خطباء کے لیے ایک نادر شہ پارہ اور عامتہ المسلمین کے لیے نافع مطالعاتی سوغات ہے۔ کسی بھی لائبریری کو اس سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔ طلباء مدارس عربیہ بھرپور استفادہ کرکے فن خطابت میں اپنے روشن مستقبل کی راہ بنا سکتے ہیں۔

مرتب خطبات دین پوری برادر ذی وقار مخدوم و مکرم صاحبزادہ مولانا جمیل الرحمٰن اختر قادری خطبات دین پوری کے مرتب ہیں۔

آپ ملک کے نامور مفسر قرآن' عارف باللہ' عالم باعمل' درویش صفت انسان حضرت مولانا محمد اسحاق قادری رَحِمَہُ اللہ کے فرزند دلبند ہیں۔

آپ کے والد بزرگوار مولانا محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ فاضل دیوبند قدر بلند تھے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی' مولانا فخرالدین مراد آبادی' مفتی محمد شفیع' امام الادب مولانا محمد اعزاز علی' مولانا محمد ابراہیم بلیاوی' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' مولانا محمد نافع گل پشاوری' مولانا قاری محمد طیب' مولانا عبدالرحمٰن کیمبل پوری' مولانا مفتی محمود گنگوہی' مفتی جمیل احمد تھانوی رحمھم اللہ جیسے اکابر دین' مشائخ ملت سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ امام الاولیاء' مرشد العلماء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ سے تعلق بیعت و سلوک تھا اور حضرت لاہوریؒ کے اجلہ خلفاء مفتی بشر احمد پسروریؒ اور مولانا محمد شعیب صاحبؒ سے سلسلہ قادریہ میں مجاز تھے۔

مرشد لاہوری کے وصال پر ملال کے بعد شیخ کی مسند تفسیر پر تین سال تک قرآنی علوم کے موتی لٹاتے رہے۔ چالیس سال سے زائد عرصہ تک درس قرآن و حدیث دیا۔ حضرت مرحوم کے حالات زندگی پر پوری کتاب ترتیب دی جا سکتی ہے۔

قریشی خاندان اور اس علمی خانوادہ کے ایک روشن چراغ مولانا جمیل الرحمٰن اختر ہیں۔ نوعمر' نوجوان' خوش خلق' خوش بیان' ذی قدر ذی شان'

اہل حق کے ترجمان' حق و صداقت کی برہان' عظمت و بلندی کے نشان' جانشین مفسر قرآن۔ یہ ہیں مولانا جمیل الرحمٰن عظیم باپ کے عظیم فرزند نے خطبات ترتیب دے کر عظیم کام کر کے امت پہ عظیم احسان کیا۔

مولانا جمیل الرحمٰن نے کم عمری میں ایک ایسا مقام حاصل کیا ہے جسے عطیہ خداوندی کہا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ کسب سے اتنی جلدی اتنا کمال مشکل و محال ہے۔

مولانا جمیل الرحمٰن اختر مستند وفاق المدارس العربیہ پاکستان' فاضل نصرت العلوم گوجرانوالہ' محدث پاکستان مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر کے شاگرد خاص ہیں۔

مولانا جمیل الرحمٰن اختر کے مشہور اساتذہ میں سے حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی' حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی' شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ساہیوال' حضرت مولانا مختار احمد صاحب مظاہری ساہیوال' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب' مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل دیوبند' حضرت مولانا مطیع اللہ رشیدیؒ ساہیوال' حضرت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب گوجرانوالہ' حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحب ساہیوال' حضرت مولانا محمد اجمل خان مدظلہ قابل ذکر ہیں۔

اپنے والد بزرگوار سے مجاز ہیں۔ عالمی مجلس علماء اہل سنت کے مرکزی ناظم نشریات اور صوبہ پنجاب کے امیر ہیں۔ انجمن خدام الاسلام کے امیر۔ جامعہ حنفیہ قادریہ کے مدیر' جامع مسجد امن اہل سنت و الجماعت کے خطیب و امام اور کئی اداروں کے سرپرست ہیں جن میں چند یہ ہیں:

(۱) جامع مسجد امن اہل سنت والجماعت' لاہور۔

(۲) مسلم مسجد مسلم کالونی' لاہور۔

(۳) مسجد امن شالامار ٹاؤن' لاہور

(۴) جامع مسجد حنفیہ یادگار شہیداں، لاہور۔

(۵) جامع حنفیہ قادریہ، لاہور۔

(۶) جامع حنفیہ قادریہ یادگار شہیداں، لاہور۔

(۷) مدرسۃ البنات باغبانپورہ، لاہور۔

(۸) جامع مسجد عثمانیہ، کینٹ امرسدھو، لاہور۔

(۹) مدرسہ تعلیم القرآن گلشن پارک، لاہور۔

حضرت والد مرحوم کی طرح ان مقامات پر درس قرآن و حدیث اور مجالس ذکر کا اہتمام حضرت کی ترتیب سے جاری رکھا ہوا ہے۔ حضرت والد مرحوم کے تفسیری کام کی تکمیل کر رہے ہیں اور اس کو شائع کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزاد غیب سے امداد فرمائے۔ (آمین)

مولانا جمیل الرحمٰن اختر خطبات دین پوری کے علاوہ کئی کتابوں کے مولف و مصنف اور مرتب ہیں۔ ان کے ادارہ سے اس وقت تک ان کی گرانی میں:

(۱) نبوی دعائیں (۲) مسئلہ ایصال ثواب (۳) احکام رمضان المبارک (۴) انوار العلماء (۵) سیرت فاروق اعظمؓ (۶) شہادت سیدنا عثمان غنیؓ (۷) عشق رسولؐ اور علماء حق (۸) کفر و ایمان کی کسوٹی (۹) شرک و بدعت (۱۰) تفسیری نوٹ سورۃ بقرہ (۱۱) تاریخ اسلام (۱۲) دائمی جنتری اوقات نماز شائع ہو چکی ہیں۔

مولانا موصوف صاحب تحقیق ہونے کے باوجود اکابر علماء دیوبند کے مسلک کے بہترین ترجمان ہیں۔ اپنی کسی ذاتی رائے یا تحقیق پر اکابر کی تحقیق کو ترجیح دیتے ہیں۔ بیان میں قرآن و سنت فقہ حنفیہ کی ترجمانی کے ساتھ ذکر اکابر کی کثرت ہوتی ہے۔

مشائخ و اکابر دیوبند کا ادب و احترام میراث میں گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔

مولانا موصوف کا وجود باوجود' مسلک اہل سنت والجماعت اور بالخصوص مجلس علماء اہل سنت کے لیے باعث افتخار ہے۔

حضرت اقدس مولانا جمیل الرحمٰن اختر کے ساتھ خطبات کی ترتیب و تصحیح میں مولانا پروفیسر ظفر اللہ شفیق اور برادرم مولانا حافظ زکاء الرحمٰن اختر کا کافی حصہ ہے۔

دلی دعا ہے کہ رب ذوالجلال مولانا موصوف اور ان کے معاونین کو اس کار عظیم کی تکمیل پر جزائے خیر دے۔ دین و دنیا کی تمام بھلائیاں عطا کرے۔

اس پرفتن دور میں اکابر کے مسلک کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اپنے بزرگوں کے علوم و عرفان کا سچا وارث بنائے۔ (آمین ثم آمین)

والسلام

ابو محمد عبدالکریم ندیم

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی' خان پور

مرکزی ناظم مجلس علماء اہلسنت' پاکستان

مدیر جامعہ امداد العلوم' خان پور

وقت تکمیل عنوان شام چھ بج کر ۱۰ منٹ

نزیل حال' لاہور انٹرنیشنل ایئرپورٹ

دوران پرواز از سفر کوئٹہ تا لاہور

# خطیب شہیر مولانا عبدالشکور دین پوری کا انتقال

## تحریر: مولانا عبدالرشید انصاری

اداریہ "خدام الدین" لاہور ۲۸ اگست ۱۹۸۷ء

ہمارا کیا قصور، ہم تو ہیں مجبور، اللہ کو یہی تھا منظور کہ چلے گئے مولانا عبدالشکور، ہم سے ہمیشہ کے لیے دور۔

اب اس انداز سے چھوٹے چھوٹے فقروں میں بڑی بڑی باتیں سمجھانے والا سادہ مزاج خطیب ڈھونڈے سے نہ ملے گا۔ شریعت کے ترجمان اور دین کے اس مبلغ کو دین پور کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

ع اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

نماز جنازہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حافظ القرآن و الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہم (اب حضرت درخواستی کا بھی انتقال ہو چکا ہے) نے پڑھائی۔ مولانا عبدالشکور دین پوری ان دنوں بہاولپور کی دینی درسگاہ "اسلامی مشن" کے سربراہ اور مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے صدر تھے۔ ان کی عمر ۵۶ سال تھی اور ایک عرصہ سے شوگر کے مریض چلے آرہے تھے۔ اب ان کے گردوں کا آپریشن ہونا تھا مگر دل ہی نے کام کرنا چھوڑ دیا جبکہ "زندگی عبارت تھی اسی کے جینے سے"... مولانا عبدالشکور دین پوری اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ فرقہ واریت، دکاندارانہ سیاست، علاقائی تعصبات اور دین و ملت کے دشمنوں کے خلاف ان کی زبان برہنہ شمشیر تھی۔ قرآنی علوم اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ اور مسلک حقہ کی اشاعت ان کی زندگی کا پہلا اور آخری مقصد رہا۔ ان کا تعلق دین پور کے اسی علمی اور روحانی خانوادے سے تھا جس نے برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش کی آزادی کے لیے انگریزی سامراج کے خلاف جہاد کیا اور ولی اللہی تحریک کے پلیٹ فارم سے

حریت و آزادی کی جنگ لڑی۔ مولانا عبدالشکور دین پوری کی تمام تر خطیبانہ صلاحیتیں عقیدۂ ختم نبوت اور عظمت صحابہؓ کے تحفظ اور امت کی اصلاح اعمال و عقائد کے لیے وقف تھیں۔ جب وہ تقریر کرتے تو محسوس ہوتا کہ علم و فضل کا ایک بحر بیکراں موجزن ہے۔ قرآن و حدیث کا بیان شروع ہوتا تو روحیں آسودگی پاتیں اور ایمان کے باغوں میں رحمت کی بہاریں چھا جاتیں۔ وہ اپنے انداز خطابت کے خود موجد تھے جو ان کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ مدارس عربیہ اور دینی جدوجہد کا پلیٹ فارم مولانا دین پوری کی کمی کو شدت سے محسوس کرتا رہے گا۔

مولانا عبدالشکور دین پوری تصوف و سلوک کے سلسلہ میں حضرت شیخ التفسیر رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ یہ اسی تعلق و نسبت کا فیضان تھا کہ اختلاف و انتشار کے حالیہ طوفان میں تھوڑی دور چلے جانے کے بعد فوراً واپس لوٹ آئے۔ لڑنا جھگڑنا ان کی طبیعت ہی نہیں تھی۔ کوئی کچھ کہتا رہے وہ اپنے ناز و انداز میں مگن رہتے۔ امیر مرکزیہ حضرت درخواستی" کے برادر نسبتی اور حضرت کے چھوٹے بھائی مولانا عبدالرحیم درخواستی کے داماد تھے۔ انتقال سے چند ماہ پہلے اپنے بچوں کے رشتے بھی اسی خاندان میں طے کر چکے تھے۔ حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے فرمایا کہ لوگ مولانا دین پوری مرحوم کو محض ایک خطیب اور واعظ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ معرفت حق رکھنے والے عالم دین اور ایک زاہد بے ریا تھے۔ حضرت میاں محمد اکمل صاحب اور خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان نے بھی مولانا دین پوری مرحوم کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور فردوس بریں عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(اداریہ: ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور ۲۸ اگست ۱۹۸۷ء)

بشکریہ جناب شبیر احمد خان میواتی

# اخلاص نیت

بمقام: جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت

جی ٹی روڈ، باغبانپورہ لاہور

بعد نماز فجر

# اخلاص نیت

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰی۔

علماء کرام' طلباء عظام' برادران اسلام' لائق صد احترام' میرا معمول ہے کہ جہاں میں رات ٹھہرتا ہوں صبح درس دیتا ہوں اب بھی مختصربات کروں گا۔ میرے پاس موضوع بہت ہیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو چیزیں دی ہیں' آج کوئی مکان' کوئی دکان' کوئی سامان' کوئی خاندان' کوئی بڑے بڑے کارخانے' کوئی بہت زیادہ زمین' کوئی بڑی جاگیر' چھوڑ کر جاتا ہے۔ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے' دلبر نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' دنیا سے رخصت ہوتے وقت فرمایا کہ میں تمہیں دو چیزیں دے کر جارہا ہوں' کتاب اللہ و سنت رسول اللہ۔ ایک اللہ کا قرآن ہے' دوسرا مصطفیٰ کا طریقہ اور فرمان ہے' جو مان لے مسلمان ہے' جو انکار کرے بے ایمان ہے' یہ میرا اعلان ہے۔ اللہ ہمیں ان دو چیزوں سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

دیوبند والوں کا مسلک انہی دو چیزوں پر ہے۔ نہ دوہڑے' نہ ٹپے' نہ مرثیے' نہ گانے' نہ بجانے' نہ ترانے' نہ افسانے' ہم ہیں ان سے بے گانے'

ہمارا مسلک انہی دو چیزوں پر ہے' ایک ہاتھ میں اللہ کا قرآن ہو' ایک ہاتھ میں محمدؐ کا فرمان ہو۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

صرف اس حدیث کی تھوڑی سی تشریح کروں گا' اللہ مجھے' آپ کو عمل کی توفیق دے (آمین) اگر کوئی شخص اس نیت سے حج پر گیا تاکہ وہاں سے سونا لاؤں گا' وہاں سے گھڑیاں لاؤں گا اور فروخت کروں گا' یہ حج نہیں کیا بلکہ سارا طواف وغیرہ اس کے منہ پر مارا جائے گا' جب نیت ہی فاسد ہے' تو اس کا نتیجہ بھی ایسا ہی ہو گا۔

## وضو میں نیت کرنا سنت ہے

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دو جہاں کے پیغمبر فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات' اگر آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ دو رکعتیں ہیں یا چار پتہ ہی نہیں' تو یہ نماز نہیں ہے۔ وضو کر رہا ہے اور یہ خیال نہیں کہ وضو کر رہا ہوں یا منہ دھو رہا ہوں تو یہ وضو نہیں۔ وضو میں بھی نیت کرنی ہو گی کہ میں نماز کے لئے وضو کر رہا ہوں۔

## نماز کی تعیین ضروری ہے

نماز میں تعین کرے کہ یہ فلاں نماز ہے' دو رکعتیں ہیں' امام کے پیچھے ہیں' بعضوں کو یہ پتہ نہیں ہوتا۔ ابھی کسی سے پوچھو کہ مولانا نے نماز میں کون سی سورتیں پڑھی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ کوئی بتا سکتا ہے۔ اکثر کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کون سی سورت کی قرأت ہوئی ہے۔

## نیت صحیح کرو

دوستو نیت صحیح کرو انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی۔ آقا دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دارومدار نیتوں پر ہے' اگر

میں رکوع میں کھڑا ہوں اور پتہ چل گیا کہ چیئرمین یا مسٹر صاحب آرہے ہیں۔ یہاں کا ڈی سی آرہا ہے' میں نے ارادہ کرلیا کہ جب تک ڈی سی نہیں آئے گا' رکوع لمبا کرلوں گا تاکہ وہ نماز میں پہنچ جائے' اگر میں نے ایسے کیا تو یہ نماز اللہ کی نہ ہوئی' بلکہ یہ نماز ڈی سی کی ہوئی چیئرمین کی ہوئی' دارومدار نیت پر ہے' حج کا معنی بھی ارادہ ہے' نماز میں نیت ہے' روزہ میں نیت ہے وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَان

اگر کوئی عشاء کے وقت روٹی کھا کر سو گیا' سحری کے وقت نہیں اٹھا تو یہ مکروہ ہے' حقیقی روزہ نہیں ہے۔

## صبح اٹھانے اور تراویح کا مقصد

حضور ﷺ نے فرمایا' تساحروافان فی السحوربرکة سحور کو اٹھو' نیت کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ سحور کو جگانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو صبح اٹھ کر تہجد پڑھنے کی عادت پڑ جائے۔

تراویح کا مقصد ہے کہ آپ نوافل پڑھنے کے عادی ہو جائیں' حج میں نیت ہو کہ میں جا رہا ہوں اللہ کا گھر دیکھوں گا' طواف کروں گا' احکامات ادا کروں گا' اسی سے گناہ معاف ہوں گے۔

احرام نہ باندھے تو حج نہیں ہوتا' کپڑے پہن کر چلا جائے تو کوئی حج نہیں آپ کو پگڑی اتارنی پڑے گی' سر منڈانا پڑے گا' کرتہ اتارنا پڑے گا' یہ حج کی نیت ہے۔

## تکبیر تحریمہ

یہ نماز کی تکبیر تحریمہ ہے' اب کھانا حرام' پہننا حرام' بولنا حرام' دیکھنا حرام' چلنا حرام' یہ تکبیر تحریمہ ہے' ہر چیز کو میں نے پیچھے ڈال دیا ہے' اللہ اکبر اور ارادہ ہے کہ فلاں نماز ہے۔

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانویٰ
ہمارے محبوب مکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے' اب سب صحابہ دعا کرتے تھے کہ اللہ ہماری نیت کو خالص فرما۔

## دین کا علم اس لئے حاصل کرو کہ اللہ راضی ہو

اگر آپ علم پڑھتے ہیں اور ارادہ یہ ہے کہ مباحثے کروں گا۔ مناظرے کروں گا' علم پڑھ کر سرکاری نوکری کر کے کماؤں گا۔ تمہارا یہ علم پڑھنا بھی غلط ہے' تمہارا یہ سفر بھی غلط ہے' تمہاری یہ محنت بھی غلط ہے' کوئی تمہارا علم نہیں' طالب الدنیا ہو' ابو البطن ہو' لعن اللّٰہ عبدالدراھم والدنانیر اس پر لعنت ہو جو درھم اور دنانیر کا بندہ ہو' پیسے کمانے پر لگا ہوا ہو۔

بعض لوگ اس لئے دین پڑھتے ہیں کہ ہم فلاں سکول میں عربی ٹیچر بن جائیں گے۔ وہاں جا کر داڑھی کٹوا لیتے ہیں' وہاں جا کر سگرٹیں پیتے ہیں' اس ماحول میں چلے جاتے ہیں' جبکہ خرچہ ان پر دینی مدارس نے کیا ہوتا ہے' سکولوں میں سرکاری مولوی سمجھو' غفاری مولوی نہیں۔

## مہاجر کون ہے

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانویٰ
فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ گھربار اس لئے چھوڑو کہ اللہ راضی ہو' کاروبار میں' دکانداری میں' کارخانوں میں لگ گئے' عقیدے غلط بنا لئے' نمازیں ختم کر دیں' مسجد سے تعلق ختم کر لئے' تو یہ کوئی مہاجر نہیں' یہ دنیا کے پجاری ہیں' اگر ارادہ یہ ہو کہ ہم ہجرت کر کے وہاں جا کر کلمہ بچائیں گے' یہاں ہمیں لوٹا جا رہا ہے' ہماری بیٹیوں کو ذبح کیا جا رہا ہے' یہاں سے ہجرت کر کے جائیں گے' ہماری عزت بچ جائے گی۔ تب یہ مہاجر

ہے۔

جو ہم نے نعرہ لگایا کہ پاکستان کا مطلب کیا ہے اسی کلمہ کو ہم اجاگر کریں گے تو یہ کسی صورت میں مہاجر ہے۔

## اصل مہاجر صحابہ ہیں

اصل مہاجر وہی تھے جو حضور انور ﷺ کے ساتھ ۱۱۳ تھے' جنہوں نے مکہ چھوڑا' وطن چھوڑا' کافروں نے کہا کہ یہ سامان پھینک دو' صحابہ مکہ سے نکلنے لگے تو کافروں نے گھیرا ڈالا' کہنے لگے یہ سامان پھینک دو' بسترے چھوڑ دو' یہ جو کچھ لے جا رہے ہو سب کچھ چھوڑ دو' صحابہ نے فوری سب کچھ پھینک دیا' صحابہ نے کہا' او کافرو! ہم مکان تو چھوڑ سکتے ہیں' محمد کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ مہاجر تھے۔ یہ کیا مہاجر ہیں جو انڈیا سے آئے ہیں' پہلے حیدر آباد میں تقریباً دس تعزیئے نکلتے تھے' اب ان کے آنے کے بعد تین سو تعزیئے نکل رہے ہیں' لکھنؤ سے آئے مہاجر بن کر یہاں آکر انہوں نے ماتم شروع کر دیا' قادیان سے مرزائی آئے' مہاجر بن کر یہاں انہوں نے پانچ لاکھ انسانوں کو مرزائی بنا دیا۔ ان کی کوئی ہجرت نہیں۔

فمن کانت ھجرتہ الی اللّٰہ ورسولہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اللہ اور رسول کی رضا کے لئے اللہ اور رسول کے حکم پر' اپنے وطن کو' اپنے من کو' اپنے تن کو' اپنے دھن کو' کاروبار کو' گھربار کو' اپنے مکان کو' اپنے خاندان کو' اپنے سامان کو' سارے جہان کو چھوڑا خدا و رسول کو راضی کیا۔ یہ مہاجر ہے۔

کوئی اس لئے آیا کہ وہاں ایک مکان تھا' یہاں آکر چار ملیں' وہاں دو ایکڑ زمین تھی' یہاں آکر جھوٹ بولا کہ میں بڑا زمیندار ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں لعنت اللہ علی الکٰذبین نبی ﷺ فرماتے ہیں من غشنا

فلیس منا جو مسلمان کو دھوکہ دے وہ میری امت سے نکل جائے۔

## دھوکے باز کی پشت پر قیامت میں جھنڈا ہو گا

حدیث میں آتا ہے لکل خادع لواء یوم القیامۃ۔ جو دھوکہ دیتا ہے' کہتا ہے کہ یہ میری چیز ہے' میں ایسا تھا' دھوکہ دے کر اپنا تعارف کرواتا ہے اس کے پیچھے قیامت کے دن جھنڈا ہو گا' اس پر لکھا ہو گا محشر والو! دیکھ لو یہ دھوکہ باز جہنم کو جا رہا ہے' جھنڈے پر لکھا ہو گا کہ یہ دھوکہ باز ہے۔ خدا ذلیل کرنے کے لئے یہ جھنڈا اس کے پیچھے لگائے گا اور بتائے گا کہ یہ دھوکہ باز ہے۔

## جو دنیا کے لئے جاتا ہے وہ مہاجر نہیں

عزیزو! فمن کانت ھجرتہ الی اللّٰہ ورسولہ اللہ اور رسول کی رضا کے لئے ہجرت کرے تو یہ اللہ اور رسول کے لئے ہجرت ہے۔

فمن کانت ھجرتہ الی دنیا یہاں سے لیبیا چلا گیا' مکہ چلا گیا' جدہ گیا' دمام گیا' ریاض گیا' مدینے گیا اور مقصد یہ ہے کہ مال اکٹھا کروں۔ مدینے میں رہتا ہے نماز نہیں پڑھتا' حج کے موقعہ پر حج نہیں کرتا۔ مسجد نبوی کے قریب ہے پھر سویا رہتا ہے' لوگ نماز پڑھتے ہیں یہ فرنیچروں میں پڑا رہتا ہے۔

فمن کانت ھجرتہ الیٰ دنیا یصیبھا اس لئے وطن چھوڑا کہ دنیا ملے' او الی امراہ وہاں عورتیں خوبصورت وہاں جاتا ہوں تاکہ شادی ہو جائے' کسی عورت کے عشق میں گھر بار چھوڑ کر چلا گیا' حضور ﷺ فرماتے فھجرتہ الی ما ھاجرا الیہ یہ عورت کا مہاجر ہے' یہ دنیا کا مہاجر ہے' خدا کا مہاجر نہیں ہے۔

## جو مسجد میں چوری کی نیت سے گیا وہ چور ہے نمازی نہیں

انما الاعمال بالنیات بخاری شریف کی پہلی حدیث یہی ہے۔ مسجد میں اعتکاف کی نیت کرو تو معتکف ہو' مسجد میں نماز کی نیت کرو تو نمازی ہو۔

اگر مسجد میں نیت یہ ہو کہ آج کسی کی جوتی اٹھاؤں گا' جیب تراشی کروں گا' یہ گھڑیال اچھا ہے اس کو اتاروں گا یہ چور ہے۔

حضور فرماتے ہیں لایسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔

## جس نے اللہ کی منہیات کو چھوڑا وہ بھی مہاجر ہے

حضور فرماتے ہیں المھاجر من ھجر الی ما نھی اللّٰہ اصلی مہاجر وہ ہے جو خدا کی منہیات کو' خدا کی منکرات کو' جن چیزوں سے اللہ نے روکا ہے ان کو چھوڑ دے تو یہ مہاجر ہے۔

تم پاکستان میں ہو۔ کہیں ہجرت نہیں کی۔ بلکہ ملک میں رہتے ہوئے تم نے زنا کو چھوڑا' ظلم کو چھوڑا' جھوٹ کو چھوڑا' حرام کو چھوڑا' قتل کو چھوڑا' بے دینی کو چھوڑا' غلط عقیدہ کو چھوڑا' علی ھذا القیاس' تم نے رشوت کو چھوڑا' نبی ﷺ نے فرمایا اصلی مہاجر وہ ہے کہ جس نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے خدا اور رسول نے روکا ہے۔ اگرچہ ملک میں رہے۔

## مومن کون:

المؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم مومن وہ ہے جو لوگوں کو امن میں رکھے' کسی کو گالی نہ دے' کسی کو ایذاء نہ دے' کسی کو چھرا نہ مارے' کسی کو دھکا نہ دے' کسی پر ظلم نہ کرے' اصلی

مومن وہ ہے جو لوگوں کو امن میں رکھے۔

## مسلمان کون؟

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

صحیح مسلمان وہ ہے جو نہ زبان سے کسی کو گالی دے' نہ ہاتھ سے ایذاء دے' یہ صحیح مسلمان ہے' ایسے مسلمان کا معنی ہے اسلام لانے والا' تسلیم کرنے والا۔

محبوب فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان ہے' جو لوگوں کو زبان اور ہاتھ سے ایذا نہ دے۔ وہ مومن ہے' جو لوگوں کو تکلیف نہ دے' وہ مہاجر ہے جو خدا او رسول کی منہیات' منکرات' خدا او رسول نے جس چیز سے روکا مَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا خدا او رسول نے جس چیز سے روکا ہے' اس سے رک جائے۔

اللہ نے فرمایا جھوٹ نہ بولو' قتل نہ کرو' زنا نہ کرو' دھوکہ نہ دو' حرام نہ کھاؤ' ظلم نہ کرو' اس سے ہم رک جائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ بھی عنداللہ مہاجر ہیں۔ یہی مہاجر لکھا جائے گا۔ عزیزان مکرم' دارومدار نیت پر ہے' نیت صحیح کرو' مسجد میں پانچ منٹ بیٹھیں' اعتکاف کی نیت کر لیں تو اعتکاف لکھا جائے گا۔ مسجد میں نیت کی کہ میں فرض نماز ادا کروں گا' قرآن سنوں گا' حدیث میں آتا ہے کہ جو اس نیت سے مسجد میں آئے کہ اللہ کی عبادت اور حکم کو پورا کروں گا تو ہر قدم پر گناہ معاف ہے اور ہر قدم پر درجہ بلند ہوتا ہے۔

جب صحابہ کو پتہ چلا کہ اتنا ثواب ہے تو جن کے گھر قریب تھے وہ دور دور سے چکر لگا کر آنے لگے کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر تو اس طرف ہیں آپ اس طرف سے کیوں آتے ہو؟ فرمایا تاکہ قدم زیادہ اٹھ جائیں اور رحمت زیادہ ہو جائے' ان کو دنیا کی حرص نہ تھی۔

## تبلیغ کے لئے نکلو تو نیت صحیح ہو

انما الاعمال بالنیات تبلیغی جماعت میں گیا' نیت یہ ہے کہ ان کے ساتھ رہوں گا' جہاں یہ پیسے رکھیں گے وہاں سے اٹھاؤں گا۔ جہاں یہ کوئی چیز رکھیں گے میں لے جاؤں گا۔ یا نیت یہ ہے کہ ان کے ساتھ جاکر مری کی سیر کروں گا۔ یہ کوئی تبلیغ نہیں' تمہارا جانا کوئی سود مند نہیں' اگر اس لئے گئے تعلقات بن جائیں گے' پھر کسی کو دھوکہ دوں گا' کسی سے مال کی ٹھگی لگاؤں گا اس تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو خالص نیت کر کے دین کے لئے نکلے لن یجمع اللّٰہ غبار فی سبیل اللّٰہ الدخان جہنم اللہ کے راستے کی دھول (غبار) اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ جہاں اللہ کے راستے کی دھول (غبار) پہنچے گی وہاں جہنم کا دھواں نہیں آئے گا۔

مسجد میں آؤ تو نیت عبادت کی ہو' نماز کی ہو' اللہ کی رضا کی ہو' نیت یہ ہو کہ نماز پڑھوں گا' فرض ادا کروں گا' اور نماز اس طرح پڑھوں گا۔ اَنْ تَعْبُدَ اللہ کانک تراہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ فان لم تکن تراہ فانہ یرا کَ تم نہیں دیکھتے تو وہ تو دیکھ رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نماز اس طرح پڑھو کہ باہر کا دیکھنے والا کہے کہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اگر کھجلی کر رہے ہو' پگڑی باندھ رہے ہو' دیکھنے والے کو کیا پتہ چلے گا کہ نماز پڑھ رہا ہے یا کھجلی کر رہا ہے' فرمایا اس کی کوئی نماز نہیں اس کی کوئی عبادت نہیں۔ نماز میں حالت اس طرح ہو کہ ساری دنیا سے توڑ کر اللہ سے جوڑ ہو' تمہارا قیام' تمہارا کھڑا ہونا' تمہارا قبلہ رو ہونا' باوضو ہونا' یکسو ہونا' خدا کے روبرو ہونا' عجز و نیاز' راضی ہو بے نیاز' ایسی نماز' جو ہو سرفراز' پتہ چلے کہ یہ دنیا سے کٹ کر اللہ کے دربار میں کھڑا ہے۔

انما الاعمال بالنیات میں اگر اس لئے تقریر کروں کہ پیسے

زیادہ ملیں، نیت یہ ہو کہ لوگ واہ واہ کریں، ایک حدیث سنادوں تمام صحابہ اور اہل بیت نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہیں مصطفیٰ ﷺ کی احادیث بہت یاد ہیں، تم حافظ الحدیث ہو، پیغمبر ﷺ نے آپ کو دعا دی ہے، حضور ﷺ روٹھے میں چلے گئے۔ ذرا منبر پر تشریف لائیے، آقا کی احادیث ارشادات سنائیے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ قال سمعت من حبی رسول اللہ میں نے اپنے محبوب سے یہ سنا ہے: اول ما یحاسب عبد؛ سب سے پہلے جس کا حساب ہو گا، وہ بندہ، اتنا کہا، اللہ، اور بے ہوش ہو گئے، لوگوں نے اٹھایا۔ روتے روتے غش آگیا۔ منبر پر بڑی مشکل سے لوگوں نے بٹھایا پھر رونے لگ گئے، صحابہ نے پوچھا خیر ہے؟ فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمیوں کا پہلے حساب ہو گا۔ ایک مجاہد ہو گا، ایک سخی ہو گا، ایک قاری ہو گا۔

## اللہ کے دربار میں ریاکار مجاہد

اللہ تعالیٰ مجاہد سے کہیں گے کہ کیا کیا؟ کہے گا میں نے جہاد کیا، تلوار سے لڑا، تیرے دشمنوں سے مقابلہ ہوا مارا گیا، اللہ فرمائیں گے کذبت۔ جھوٹ کہتا ہے۔ جھوٹا بس کر! بھونک نہ۔ میں تیرے دل کو جانتا تھا جو نعرے لگاتا تھا، اچھلتا تھا، تاکہ لوگ سمجھیں کہ بڑا مجاہد ہے، بڑا بہادر ہے، تیرا مقصد تھا کہ مجھے تمغے ملیں، انعامات ملیں، لوگ واہ واہ کریں میں نے تیری نیت کو دیکھا تیری نیت میں فتور تھا۔ تجھے کفر سے کوئی نفرت نہیں تھی، تو صرف اپنی کرسی کے لئے بہادری دکھاتا تھا۔ تیری بہادری کو دیکھ کر لوگوں نے واہ واہ کہہ دیا۔ آواز آئے گی کہ اس ریاکار کو۔ اس بدنیت کو چوٹی اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔

## قاری قرآن اللہ کے دربار میں

دوسرا آئے گا۔ تم نے کیا کیا؟ یا اللہ میں نے قرآن پڑھا۔ بڑا عالم ہوں۔ بڑا قاری ہوں' آواز آئے گی کہ اس لئے قرآن پڑھتا تھا کہ مقابلہ ہو' پیسے ملیں' آوازیں سنوارتا تھا' داڑھی کٹواتا تھا' ویسے تلاوت نہیں کرتا تھا صرف سر سنانے کے لئے چند آیتیں تم نے رٹی تھیں' تو تہجد نہیں پڑھتا تھا' تو صرف اچکن پہن کر دکھاتا تھا کہ میں قاری ہوں' تیرے دل میں میرے قرآن کی عظمت نہیں تھی۔ صرف کمانے کے لئے تو نے آواز بنائی تھی۔ آواز آئے گی کہ اس کی نیت خراب تھی اس کو بھی پاؤں اور چوٹی سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔

## سخی اللہ کے دربار میں

سخی صاحب آئیں گے' اللہ کہیں گے تو نے کیا کیا؟ یا اللہ میں نے مسجدیں بنوائیں' میں نے مہمان خانے بنوائے' میں نے بڑے مدرسے بنوائے' میں نے نلکے لگوائے' آواز آئے گی تم جھوٹے ہو' پتھر لگوایا کہ فلاں نے اتنا عطیہ دیا ہے' تم نے اپنے نام کا اعلان کروایا۔ تیرا مقصد یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ بڑے پیسے والا ہے اور تو متولی مسجد کہلواتا تھا' متولی مدرسہ کہلواتا تھا' میں تیرے دل کو' تیری نیت کو جانتا تھا' تیری نیت میں ریا تھی' تیری نیت میں دکھلاوا تھا' تیری نیت میں واہ واہ کروانا مقصود تھا' تیری نیت میں لوگوں سے خوشامد کروانا تھا' فقد قیل۔ لوگوں نے بہت کچھ کہہ دیا' اس نے اتنی رقم دے دی ہے' تیرا مقصد یہ تھا کہ لوگ میری دنیا داری کی واہ واہ کریں یہ ہو گیا۔

اللہ فرمائیں گے مسجد میں تیرا کوئی ایک پیسہ قبول نہیں' مدرسہ میں جو لگایا وہ بھی قبول نہیں' سخی صاحب! سب میں ریا اور نیت گندی تھی۔ آواز آئے گی کہ اس بد نیت کو پاؤں اور چوٹی سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ فرمایا' یہی تو بخشے جانے والے تھے۔ قاری بھی مارا گیا' ایک حدیث میں حاجی بھی آتا ہے' حاجی بھی ریا کی وجہ سے مارا گیا' قاری بھی مارا گیا' سخی بھی مارا گیا' جب شہید بھی مارا گیا تو بخشا کون جائے گا' دارومدار نیت پر ہے' اس لئے نیت صحیح کرلو' غلط نیت نہ ہو۔

نماز پڑھو تو نیت صحیح ہو' روزہ رکھو تو نیت صحیح ہو' خیرات کرو تو اللہ کی رضا کے لئے' جو رزق مل جائے ٹھیک ہے' مگر نیت اللہ کی رضا ہو۔

## دارومدار نیت پر ہے

انما الاعمال بالنیات عمل کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے وانما لکل امریٔ مانوی جو نیت کرے گا وہی پھل ملے گا' نیت چوری کی ہے تو چور ہے' نیت ڈاکے کی ہے' تو ڈاکو ہے' نیت حرام کی ہے' تو حرام خور ہے' مسجد میں جوتی اٹھانے کی نیت ہے تو یہ جوتی چور ہے' کوئی سجدہ' کوئی عبادت' کوئی نماز اس کی قبول نہیں یہ چور ہے' یہ حرام خور ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے باہر چوری کرنا اور گناہ ہے' مسجد میں چوری کرنا پچاس گنا زیادہ گناہ ہے۔

مسجد میں نماز کا پچاس گنا زیادہ ثواب ہے اس طرح مسجد میں چوری کا بھی پچاس گنا زیادہ گناہ ہے۔

## جہاں رحمت زیادہ ہے وہاں لعنت بھی زیادہ ہے

مدینے میں ایک نماز پڑھے تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے' مدینے میں ایک گناہ کرے تو پچاس ہزار مرتبہ لعنت پڑتی ہے' جہاں رحمت زیادہ ہے وہاں لعنت بھی زیادہ ہے۔ دارومدار نیت پر ہے' اللہ ہم سب کی نیت کو خالص فرمائے' ہماری نیتوں کو صحیح فرمائے' اللہ ہم سب کی نیت میں' روزے میں' حج میں' خیرات میں' ہر چیز میں نیت یہی ہو کہ اللہ کی رضا ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا

ہو۔ خدا بخش دے' خدا راضی ہو جائے۔

## تکبر نہ کرو

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ سو سجدے کرو تو ایک سجدہ اور بھی کرو شاید سو سجدے کو رب تمہارے منہ پر مار دے اور ایک کو قبول کرلے۔ ناز نہ کرو' یوں نہ کہو کہ ہماری داڑھی ہے تو داڑھی منڈا ہے۔ میں نمازی ہوں تو بے نماز! اس طرح نہ کہو' حضور ﷺ نے فرمایا یہ تکبر ہے۔ یہ بھی مارا جائے گا۔ نیکی کرتا رہے اور ڈرتا رہے۔ نیکی کرے کہ غفار ہے۔ ڈرے کہ وہ قہار ہے' پتہ نہیں قبول کرے گا یا نہیں' خدا قبول نہ کرے تو اس کی مرضی۔ نیت صحیح ہو گی تو خدا عمل بھی قبول کرے گا' ہجرت میں نیت صحیح رکھو' نماز میں نیت صحیح رکھو' خیرات میں نیت صحیح رکھو۔

## حج کر کے بھی نہ بدلا تو کوئی حج نہیں

حج میں نیت صحیح رکھو' وہاں سے اتنی اتنی گھڑیاں لاتے ہیں' جب کسٹم کے لیے پوچھا جاتا ہے کہ حاجی صاحب آپ کے پاس کچھ ہے؟ جواب میں حاجی صاحب کہتے ہیں' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابھی تو کعبے کو دیکھ کر آ رہا ہوں' عرفات سے ہو کر آ رہا ہوں میرے پاس تو کچھ بھی نہیں جب سامان کھولا تو تین سو گھڑیاں نکلیں' حج تو وہیں ختم ہو گیا' پہلا جھوٹ' دوسرا غلط مقصد لے کر آئے' تیسری نیت خراب تھی۔ ایک جملہ کہدوں؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ حج اس کا قبول ہے جس کی زندگی بدل جائے' داڑھی مونڈتا گیا واپس داڑھی رکھ کر آیا' پہلے جھوٹ بولتا تھا' اب سچا بن کر آیا' بے نمازی تھا' وہاں سے پکا نمازی بن کر آیا۔ غلط عقائد تھے ' صحیح عقیدہ لے کر آیا۔ جس کی زندگی میں تبدیلی آجائے اس کا حج قبول ہے۔

داڑھی مونڈھتا گیا' مونڈھتا آیا' جھوٹ بولتا گیا جھوٹ بولتا آیا' ٹی وی

دیکھتا گیا' دیکھتا آیا' گانے سنتا گیا' سنتا آیا' حضور ﷺ نے فرمایا اس نالائق' کمبخت کا نہ طواف قبول ہے نہ حج قبول ہے سب اس کے منہ پر مار دیا گیا۔ بلکہ یہ دگنا عذاب لے کر آیا۔ لوگوں کو دھوکا دیا' اور وہاں مکاری سے رہا اس کا کوئی حج قبول نہیں۔

میں نے حاجیوں کو دیکھا واپس آ رہے ہیں' کسی کے منہ پر داڑھی نہیں تھی' اور سگریٹ پی رہے تھے' نماز کا وقت آیا تو انہوں نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی یہ کیا حج ہے۔ یہ تو کمائی ہے' شرم نہیں آتی کہ اتنا خرچ کیا' پھر صبح صبح اٹھ کر شیو کر رہے تھے' بداخلاقی اتنی کہ اپنے ڈبے میں کسی کو نہیں آنے دیتے۔ سگریٹ پی رہے ہیں' ایک دوسرے کو سامان دکھا رہے ہیں' نماز کا وقت آیا تو کسی نے نماز تک نہیں پڑھی' یہ کوئی حج ہے یہ تو لوگوں نے تماشا بنا رکھا ہے' حاجی وہ ہے جس کی زندگی میں جس کے عقائد میں تبدیلی آجائے' خدا اور رسول کا بن جائے' پتہ چلے کہ اللہ کا گھر نبی کا در دیکھ کر آیا ہے' اس کے اخلاق میں تبدیلی ہو' عقائد میں تبدیلی ہو' اعمال میں تبدیلی ہو' دنیا کو پتہ چلے کہ اللہ کا گھر نبی کا در دیکھنے کے بعد کیا انقلاب آیا ہے' اللہ تعالیٰ ہماری نیت خالص بنائے۔ (آمین)

واقول قولی ھذا واستغفر اللّٰہ العظیم۔

# عظمت قرآن

بمقام: ملتان

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عظمت قرآن

الحمدللّٰہ الذی نور قلوب العارفین بنور الایمان ونجانا من سوء الضلالۃ والمحدثات

ووفقنا اتباع سنۃ افضل الرسل افضل الکائنات الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل والتورا ۃ وعن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم "قرأۃ القرآن فی الصلوۃ خیر من قرأۃ القرآن فی غیر الصلوۃ وقرأۃ القرآن فی غیر الصلوۃ خیر من التسبیح والتسبیح خیر من الصدقۃ والصدقۃ خیر من الصوم والصوم ھل جزائہ الا الجنہ"۔

وقال النبی ﷺ "کن عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامسہ فتھلک"۔

"مدارسۃ العلم ساعۃ خیر من الدنیا وما

فیھا""الجھل موت الاحیاء"۔
مثل العالم والجاھل کمثل الحیی والمیت
مثل العالم والجاھل کمثل النور و
الظلمات مثل العالم والجاھل کمثل
البصیروالاعمیٰ۔
"العلماء ورثة الانبیاء' وان الانبیاء لم یورثوا درھما
ولا دینارا و انما ورثواالعلم فمن اخذہ اخذ بحظ
وافر۔(ابوداؤد' ترمذی)
صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی
الکریم۔

دنیا نے دین کو بھلا رکھا ہے — غفلت کی نیند میں سلا رکھا ہے
اس دور میں خوش نصیب وہ ہے اکبر — جس نے قرآن مجید کو کھلا رکھا ہے

----------

مومن کا یہ کردار ہے مومن کی یہ پہچان — اخلاص میں ہو روح تو اخلاق میں ہو جان
ایمان کی بجلی ہو تڑپتے ہوئے دل میں — ایک ہاتھ میں تلوار ہو ایک ہاتھ میں قرآن

----------

یاالٰہی تو ہمیں عامل قرآں کر دے
پھر نئے سرے سے مسلمان کو مسلماں کر دے
وہ پیمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع قرآں کر دے

----------

گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر
اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

..........

درود شریف پڑھ لیں.......

مکرم حاضرین، محترم سامعین! جس طرح آپ کو معلوم ہے کہ لیل و نہار، ہر شہر، ہر بازار، دور دراز کا روزانہ سفر کر کے میدان تبلیغ میں ہماری زندگی گزر رہی ہے۔ سخت تھکاوٹ اور زبان میں رکاوٹ محسوس کر رہا ہوں کیونکہ آرام نہیں ملا۔

## موضوع عظمت قرآن

آج مجھے بہترین موضوع دیا گیا ہے "عظمت قرآن" اللہ تعالیٰ ہمیں اسی کتاب سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

عظمت قرآن کا تقاضا یہی ہے اور یہی قرآن اعلان کرتا ہے۔

جب تک یہ کتاب اللہ نہیں آئی تھی، خود میرے محبوب کو بھی مکہ کے لوگ محمد ابن عبداللہ کہتے تھے، جب قرآن نازل ہوا تو محمد رسول اللہ بن گئے۔ (سبحان اللہ)

"اقرأ" کے آنے کے بعد حضور انور ﷺ کا موضوع اور آپ کا مقام بدل گیا۔ عظمت قرآن کا تقاضا یہی ہے۔ محبوب مکرم ﷺ امت کی گود میں، امت کی جھولی میں، عالم برزخ کو جاتے جاتے دو چیزیں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ دے گئے۔

## عظمت قرآن کا تقاضا

فرمایا ایک اللہ کا قرآن ہے، ایک میرا فرمان ہے، جو مان لے مسلمان ہے جو نہ مانے بے ایمان ہے۔

عظمت قرآن کا تقاضا ہے کہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ جب تک تم پاک ہو کر نہ آؤ قرآن کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

حضرت فاروقؓ کو ان کی بہن نے عظمت قرآن کی طرف متوجہ فرمایا۔ کہا اے بھائی عمرؓ آپ وضو غسل کرکے کپڑے بدل کر آئیں، آپ پاک ہو کر آئیں، تو میں آپ کو پاک کتاب سناؤں گی۔ جب بہن نے قرآن کی تلاوت کی تو فاروق اعظمؓ کا نقشہ بدل گیا، جو شکار کرنے آیا وہ خود شکار ہو گیا، طالب دیدار ہو گیا، محمد کا حب دار ہو گیا، خود نبی کی خدمت میں جانے کو تیار ہو گیا۔

یہی کتاب ہے، فاروقؓ آئے تو قرآن سنتے ہوئے، تشریف لے گئے تو قرآن پڑھتے ہوئے۔

یہی کتاب ہے کہ جب ابوبکر صدیقؓ نے اس کتاب کو پڑھا، انہوں نے پکار کر اس کی عظمت کا پرچار شروع کیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب صدیق جوش سے، آواز سے، درد سے، شوق سے، ذوق سے، عشق سے، قرآن کی تلاوت کرتے تو عجیب نشہ ہوتا۔ تیرہ آدمیوں نے صدیقؓ سے قرآن سن کر محمدؐ کا اسلام قبول کر لیا۔

کافروں نے صدیقؓ کے خلاف حضور انور ﷺ کی خدمت میں آکر شکایت کی، کہا کہ یہ دیوانہ، مستانہ، پروانہ، اچھا یار بنایا یہ کیا کلام پڑھتا ہے۔ خود بھی روتا ہے لوگوں کو بھی رلاتا ہے۔ ہماری عورتیں روٹی نہیں پکاتیں، مزدور مزدوری پر جاتے ہیں تو گلی میں جم کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کملی والے اس رونے والے یار کو بند کرو۔ اس نے کیا انقلاب شروع کر دیا، خود بھی روتا ہے بچوں کو بھی رلاتا ہے۔ یہ قرآن تھا۔

یہی کتاب تھی جو مصطفیٰ کریم ﷺ لے کر اٹھے، آج تو ہزاروں کتابیں بن گئی ہیں، تورات کے بر موسیٰؑ، انجیل کے بر عیسیٰؑ، زبور کے بر داؤدؑ

'یک نکتہ ز قرآن محمد ﷺ

جس طرح میرا پیغمبر سید الانبیاء ﷺ ہے۔ میرے اللہ نے جو کتاب دی وہ کتاب سید الکتب ہے۔

## کتاب اللہ کا مقام

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں' فضل کلام اللّٰہ' فضل کتاب اللّٰہ علی سائر الکتب کفضل اللّٰہ علی سائر الخلق جس طرح اللہ کا درجہ مخلوق پر ہے اسی طرح قرآن کا درجہ تمام کتابوں پر ہے۔

یہی کتاب ہے جس کا دیکھنا بھی ثواب' اس کا کھولنا بھی ثواب' اس کا پڑھنا بھی ثواب' اس کا سننا بھی ثواب' اس کو چھونا بھی ثواب' گنبد خضریٰ کے مکین رحمت للعالمین ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اس قران کو دیکھے اس کے گناہ معاف ہوں گے' جو قرآن کو دیکھے گا اس کی آنکھوں میں نورانیت پیدا ہوگی' جو اس قرآن کو سنے اس پر رحمت کی بارش ہوگی' جو اس قرآن کو یاد کرے حافظ بن جائے گا' جو قرات سے پڑھے قاری بن جائے گا' جو اس کا ترجمہ کرے وہ مفسر بن جائے گا' جو اس کی کھڑے ہو کر تشریح کرے وہ مبلغ بن جائے گا' جو اس کو بیٹھ کر پڑھائے معلم بن جائے گا' جو اس پر عمل کرے ولی اللہ بن جائے گا۔ (سبحان اللہ)

## قرآن پر عمل کرنے والے ہی اللہ والے ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا' اھل القرآن ھم اھل اللّٰہ' اولیاء اللہ وہ نہیں جو پیلے نیلے کپڑے پہن لیں' بڑی موٹی موٹی تسبیحیں گلے میں ڈال لیں۔ بڑے بڑے جبے قبے اور بڑے انداز سے لوگوں کے سامنے آئیں' گنبد خضریٰ کے مکین رحمتہ للعالمین' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اھل

القرآن هم اهل اللّٰہ' اہل اللہ کو تلاش کرتے ہو تو قرآن والوں کو دیکھ لو۔ جو قرآن پر عمل کرے وہی ولی اللہ ہے۔ قرآن پر عمل کرنا یہ ولایت کا مقام ہے۔ (سبحان اللہ)

## قرآن حضور ﷺ کا زندہ معجزہ ہے

یہی وہ کتاب ہے جو تمام کتابوں کی ناسخ ہے۔ پہلی کتابوں کی وہ زبان بھی نہیں رہی' قرآن زندہ معجزہ ہے۔

یہ قرآن کی عظمت ہے کہ چھوٹا سا رسالہ زبانی یاد نہیں ہوتا مگر سات سال کا بچہ تیس پارے سینے میں محفوظ کر لیتا ہے۔ یہ اس کی حقانیت اور صداقت کی دلیل ہے۔

میں کہوں گا کہ میرا پیغمبر خود قرآن ہے' صحابہ کہتے ہیں' جب صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے تو میرے محبوب نے گھر کا پردہ' کپڑے کا پردہ ہٹایا' چہرہ دکھایا' حضور انور ﷺ کا ارادہ تھا کہ میں اپنے یاروں کو تابعداروں کو دیکھ لوں اور اپنی زیارت کرا دوں۔ صحابہ کہتے ہیں جنہوں نے آنکھوں سے اپنے محبوب کے چہرے کو دیکھا کانہ ورقۃ مصحف۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ مصطفیٰ کا چہرہ نہیں بلکہ اللہ کا قرآن کھلا ہوا ہے۔ (سبحان اللہ)

شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جب ہجرت کی رات' پیغمبر کریم ﷺ اپنے دیوانے' پروانے' مستانے' یار کی گود میں آرام کر رہے تھے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ صدیق کی گود رحل نظر آتی محمد ﷺ کا وجود قرآن نظر آتا تھا اور صدیقؓ یوں نظر آتا تھا جس طرح قرآن کا مطالعہ کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم پیغمبر کا چہرہ دیکھتے تو قرآن حل ہو جاتا۔ خود حضور نے جس کتاب کو تیئس (۲۳) برس تک معلم بن کر پڑھایا' وہ اللہ کی کتاب ہے

## قرآن قیامت تک کے لیے کتاب ہدایت ہے

عزیزو! یہ کتاب عجیب کتاب ہے۔ میں کہوں گا جس طرح میرے محبوب کی نبوت قیامت تک ہے۔ اسی طرح قرآن کی ہدایت بھی قیامت تک ہے۔ خدا رب العالمین ہے' میرا محبوب رحمۃ للعالمین ہے' کعبہ قبلہ العالمین ہے' قرآن ھدی للعالمین ہے۔

جب تک خدا کی خدائی رہے گی کملی والے کی مصطفائی رہے گی' اس وقت تک قرآن کی بھلائی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

یہ قرآن عجیب کتاب ہے قرآن خود اپنی تعریف کرتا ہے' قرآن سے پوچھو کہ تیرا نام کیا ہے؟ کہتا ہے بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ' تو کہاں رہا ہے؟ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔

آپؐ کے شہر ملتان میں سید (عطاء اللہ شاہ بخاری) سو رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ آپ اتنی دیر تقریر کرتے ہیں' کون سی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں؟ کون سا رسالہ آپ کے پاس ہے؟

فرمایا' جو قرآن جبرئیل لاتا تھا اب وہ قرآن میرے پاس ہے۔ جو قرآن میرے نانا کے پاس آتا تھا اب وہ قرآن میرے پاس ہے۔ اس سے تقریر کرتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

فرمایا کرتے تھے کہ جبرئیلؑ وہ دور اور تھا کہ جب قرآن لوح محفوظ میں تھا' اب آکر دیکھ میرا سینہ لوح محفوظ بن چکا ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: انزل اشرف الكتب باشرف اللغات' علی اشرف الرسل بسفارة اشرف الملائكة وكان ذلك في اشرف بقاع الارض وابتداء

انزالہ فی اشرف شہور السنۃ وھو رمضان (وفی اشرف ساعاتہ وھی لیلۃ القدر) فکمل من کل الوجوہ"۔

قرآن سے پوچھا گیا: قرآن تیرا نام کیا ہے؟

تو قرآن نے جواب دیا: قُرْآنٌ مَّجِیْدٌ"

قرآن تو کہاں رہا؟" فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ"

قرآن تجھے کون لایا؟" نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ"

قرآن تو کس کی طرف سے آیا؟" تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ"

قرآن تو کس پر آیا؟" نُزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ"

قرآن تو کس مہینے میں آیا؟" شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ"

قرآن تو کس رات میں آیا؟" اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ"

قرآن تو کس جگہ آیا؟" وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ"

قرآن تو کیوں آیا؟" وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ"

رمضان قرآن میں آیا' قرآن رمضان میں آیا۔ توجہ کرنا نکتہ بیان کر رہا ہوں' رمضان قرآن میں آیا' رمضان کا مہینہ قرآن میں آیا' قرآن رمضان میں آیا' اس لیے رمضان کی بھی شان بن گئی۔

قرآن کہتا ہے' میں بیماروں کا علاج کرنے آیا ہوں' جہاں جہاں لعنت برستی ہے وہاں رحمت برسانے آیا ہوں۔ قرآن عجیب کتاب ہے۔

## قرآن اور دوسرے انبیاء کے معجزات میں فرق

جو قرآن کے قریب آیا اس کی شان بھی بڑھ گئی۔ یہ قرآن حضور

ﷺ کا زندہ معجزہ ہے۔

حضرت موسیٰؑ کا عصا معجزہ تھا' آج موسیٰؑ کا عصا کوئی اٹھا کر پھینک دے وہ اژدھا نہیں بنے گا' توجہ کرنا علمی بات کر رہا ہوں۔

آج سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کوئی شخص پہن لے تو دیو' جن' پریاں تابع نہیں ہوں گے' معجزے کا اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم قرآن کل بھی معجزہ تھا آج بھی معجزہ ہے' قیامت تک معجزہ رہے گا۔

قرآن کہتا ہے ہے" اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" نازل بھی ہم نے کیا اس کی حفاظت بھی ہم کریں گے۔ دنیا نے بڑی کوشش کی کہ قرآن بدل دیا جائے' کسی نے کہا' چالیس پارے ہیں۔ کسی نے کہا' قرآن غار میں ہے۔ کسی نے کہا' بکری کھا گئی ہے۔ میں نے قرآن سے پوچھا کہ اس بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ کہنے لگا" الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ" میرے اندر کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ نہ بھیجنے والے میں' نہ لانے والے میں' نہ خود قرآن میں' نہ جس پر آیا۔

## قرآن نہیں بدلا جائے گا

کیونکہ بھیجنے والا اللہ ہے' "اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا" لانے والا جبرئیل بھی بہت طاقت والا ہے۔ جس پر آیا وہ مصطفیٰ بھی سچا ہے۔ (سبحان اللہ)

اگر قرآن میں کسی کو شک ہے' میں آج فتویٰ دیتا ہوں" اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا" قرآن' نبی کریم ﷺ کی زبان پر ندا دیتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں' اِقْرَاْ' پیغمبر پڑھ' میں پڑھاؤں گا۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى کملی والے آپ کسی کی شاگردی حاصل نہ کریں' تو فرش پر ہوگا میں عرش پر معلم بن جاؤں گا۔

جب قرآن نازل ہوتا ہے تو میرے محبوب جلدی جلدی قرآن کے الفاظ کو زبان سے ادا کرتے تاکہ بھول نہ جائے۔ اللہ نے فرمایا' لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ کملی والے زبان کو حرکت بھی نہ دے' جلدی بھی نہ کر' گھبرا بھی نہ۔ فرمایا' اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ کملی والے چپ کر کے سنتے رہو' سنانا بھی ہمارا ذمہ ہے' تیرے دل میں پہنچانا بھی ہمارا ذمہ ہے۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی اے میرے شاگرد ایسا پڑھاؤں گا کہ کسی سکول میں بھی نہیں پڑھ سکو گے۔ خدا کی قسم صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر قرآن مصطفیٰ سے سن کر یاد کرلیا۔

## جب وحی آتی تو آپ کی کیفیت کیا ہوتی

میری اماں عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب وحی آتی تھی تو پیغمبر کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔

میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور ﷺ پسینے میں شرابور ہو جاتے۔

میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا کہ وحی نازل ہونا شروع ہوگئی۔ میں نے سمجھا کہ پورا پہاڑ میرے اوپر آگیا ہے' وجود ٹوٹ رہا تھا۔ میں چپ کر کے بیٹھی رہی۔ جب وحی ختم ہوئی تو میں نے کہا' حضرت میں تو ختم ہو رہی تھی۔ فرمایا' صدیقہ! یہ نبوت کا بوجھ نہیں تھا' یہ قرآن کی وحی کا وزن تھا۔

جب وحی آتی تو حضور ﷺ کو پسینہ آ جاتا۔ وجود میں کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔

## حضور ﷺ کی اونٹنی اور وحی

عزیزان مکرم! حضور ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصواء تھا۔

جب کبھی اس پر سوار ہونے کی حالت میں قرآن آتا تو وہ بھی ٹانگیں پھیلا کر کانپتی ہوئی کھڑی ہو جاتی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اونٹنی کو بھی شوق ہے کہ میں وحی کا وزن اٹھاؤں۔

عزیزان مکرم! قرآن قرآن ہے۔ روایات میں ہے کہ ایک سو چار کتابیں نازل ہوئیں۔ ایک روایت ہے کہ تین سو پندرہ کتابیں نازل ہوئیں مگر افضل الکتب' سید الکتب' آخر الکتب' آخر الوحی' یہی کتاب ہے' اس کا نام موعظت بھی ہے' اس کا نام رحمت بھی ہے' اس کا نام ذکر بھی ہے' اس کا نام تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ بھی ہے' اس کا نام قرآن بھی ہے' اس کا نام فرقان بھی ہے' اس کا نام شفا بھی ہے۔ (بے شک) یہ قرآن کی عظمت ہے۔

## امت پر حضور ﷺ کی شفقت

نبی کریم ﷺ ایک رات اس آیت کو بار بار پڑھتے رہے اور آنسو بہاتے رہے۔ ساری رات روتے رہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ پیغمبر ہدایت' پیغمبر انسانیت' رسول رحمت' رسول شفقت' نماز میں جب قرآن پڑھتے' جب جنت کی آیت آتی تو پیغمبر کی آواز میں اور رنگ ہوتا' جب قیامت اور خدا کے قہر کی' جس میں اللہ کے عذاب کا تذکرہ ہوتا تو اس کو پڑھتے وقت آواز میں تبدیلی آجاتی۔

بی بی صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آقا ساری رات اسی آیت پر کھڑے رہے۔ رات کو نبی کریم ﷺ مصلے پر کھڑے ہوئے۔ صبح ہو گئی اور پیغمبر اسی آیت کو بار بار پڑھتے رہے اور روتے رہے۔ اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ۔ اے اللہ اگر تو میری امت کو عذاب دے' اے قہار اگر تو ناراض ہو گیا تو تو جان اور تیرے بندے جانیں۔ اگر تو پکڑنے پر آگیا ہے تو مولیٰ تیری قہاریت

کے سامنے میں ڈرتا ہوں۔ اگر تو نے عذاب دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ مولیٰ! اگر تو ساری امت کو بخش دے تو تجھے پوچھنے والا کوئی نہیں۔

میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور انور ﷺ ساری رات اسی آیت کو بار بار دہراتے رہے اور آنسو بہاتے رہے۔

نبی کریم ﷺ ایک دفعہ اس آیت پر پہنچے۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ مجرمو! ہٹ جاؤ تمہارے گناہوں کی بدبو برداشت نہیں ہوتی۔ مجرمو! ہٹ جاؤ تم جنت کے قابل نہیں ہو۔ دھکے دے کر ان کو جہنم میں بھیج دو۔

بی بیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مصلیٰ بھیگ چکا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' عائشہ! اس آیت نے محمد کا جگر پارہ کر رکھ دیا ہے۔

## قرآن کے عاشق یہ لوگ تھے

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ رمضان شریف میں اکسٹھ قرآن مجید ختم کرتے۔

عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ کے دیوانو! ہم بھی اولیاء اللہ کے غلام ہیں۔ پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ نے دس سال سوکھے ٹکڑے کھا کر مسافری کاٹ کر قرآن کو سینے سے لگایا۔ قرآن کی تعلیم کے لیے بغداد اور جیلان کا سفر فرمایا۔ پیران پیرؒ وعظ قرآن کا کرتے تھے' پیران پیرؒ رات کو تہجد کی دو رکعت میں پندرہ سپارے تلاوت فرماتے تھے۔ پیران پیرؒ رمضان شریف میں ساٹھ قرآن کریم تلاوت فرماتے تھے۔ دودھ کے گیارہ پیالے نہیں پیتے تھے' ساٹھ قرآن تلاوت فرماتے تھے۔ اللہ ہمیں بھی اہل اللہ کا غلام بنائے۔ (آمین)

حضرت پیران پیرؒ کو قرآن سے عشق تھا۔ نبی کریم ﷺ رات کو

صحابہ کو چیک کرتے' اپنے دیوانوں کو' پروانوں کو' مستانوں کو' جانثاروں کو' وفاداروں کو' اپنے یاروں کو' تابعداروں کو' حب داروں کو' دیکھوں کہ کیا کر رہے ہیں۔ تو دیکھتے کہ مسجد نبوی سے قرآن کی آواز آتی۔ قرآن کہتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ کملی والے رات کو آپ بھی بستر پر نہیں اور آپ کے غلام بھی بستروں پر نہیں ہوتے۔

قرآن کہتا ہے وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ رات کو محبوب بھی مصلے پر ہوتے ہیں' آپ کی پوری جماعت بھی مصلے پر ہوتی ہے' قرآن تائید کرتا ہے... آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کے دن حضور ﷺ پر زیادہ درود پڑھا کرو۔ "ان من افضل ایامکم یوم الجمعہ' فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی"۔ (ابوداؤد) فرمایا جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو۔ یہ ڈاک مدینے پہنچ جاتی ہے۔ اللہ ہمیں توفیق بخشے۔ (آمین)

تیس برس حضور ﷺ اسی قرآن کو لے کر گھر گھر گئے۔ حضور ﷺ اسی قرآن کو طائف میں لے کر گئے۔ اسی قرآن کو لے کر مکہ کی گلیوں میں آئے۔

آج تو ہمارے لیے انتظام ہے' اہتمام ہے' شامیانے لگائے جاتے ہیں' بڑا آرام ہے' بڑا انتظام ہے' سایہ ہے' مجمع آیا ہے' حضور ﷺ خود بخود جا کر کنڈی کھٹکھٹاتے' لوگ باہر آتے تو آپ ﷺ قرآن سناتے۔

سوق عکاظ' ذوالجنہ' یہ میلے لگتے تھے۔ میلے کافر لگاتے تھے۔ پہلے میلے کافر لگاتے تھے اب پتہ نہیں کون لگاتے ہیں۔ ان میلوں میں طبلے' ناچ گانے ہوتے۔ کوئی طبلہ بجا رہا ہوتا' کوئی تالیاں بجا رہا ہوتا' کوئی ناچ کر رہا ہوتا' کوئی شراب پی رہا ہوتا۔ خدا کی قسم ایک مکہ کا یتیم' در یتیم چوک میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھ رہا ہوتا۔ (سبحان اللہ)

## اس دور میں کافر قرآن نہیں سننے دیتے تھے

کافر کہتے لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْآنِ کانوں میں انگلیاں دیتے' بھاگ جاتے' کہتے قرآن مت سنو۔ وَالْغَوْا فِيْهِ جب محمد کریم ﷺ قرآن سنائے تو شور مچاؤ' تالیاں بجاؤ' نعرے لگاؤ' ہوٹنگ کرو' ہائے ہائے کرو' لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ' شاید تم غالب ہو جاؤ۔ ادھر گالیاں' تالیاں' ادھر مصطفیٰ کریم ﷺ قرآن کی تلاوت کرتے۔ جو قرآن سن لیتا' دیوانہ بن جاتا' اکثر صحابہؓ مصطفیٰ ﷺ سے قرآن سن کر محمد ﷺ کے دیوانے بن گئے۔ (سبحان اللہ)

عظمت قرآن پر بات کر رہا ہوں۔ قرآن کی عظمت آپ کے دل میں بٹھادوں۔

آج تو ایک طرف قرآن کی آواز ہوتی ہے دوسری طرف سینما ہوتا ہے' ریکارڈنگ ہوتی ہے۔

ادھر مسجد سے قرآن کی آواز آتی ہے' دوسری طرف مسجد کے نیچے میوزک کی دکان ہوتی ہے' وہاں سے کنجریوں کے گانے شروع ہوتے ہیں۔

آپ کو ایک واقعہ سنا کر حیران کر دوں' پچھلے دنوں میں لاہور بس میں جا رہا تھا۔ قاری عبدالباسط کی کیسٹ تھی۔ قاری عبدالباسط کو اللہ سلامت رکھے۔ (نوٹ: اس وقت قاری عبدالباسط صاحب زندہ تھے) بعض علماء فرمایا کرتے تھے' قرآن نازل عرب میں ہوا' استنبول میں لکھا گیا' مصر میں پڑھا گیا۔ اس ملک (برصغیر) میں محمد ﷺ کے قرآن کو سمجھا گیا۔ (بے شک)

نازل عرب میں ہوا۔ مکہ اور مدینہ میں آیا ہے۔ حضور ﷺ مکہ میں تو قرآن مکی ہے' محبوب مدینے میں تو قرآن مدنی ہے۔

نازل عرب میں ہوا' استنبول میں تحریر کیا گیا' مصر کو اللہ نے آواز دی

## قرآن کا اثر دہریے پر

میں نے ایک واقعہ اخبار میں پڑھا ہے کہ جب صدر ناصر زندہ تھا‘ روس کے دورے پر گیا۔ خروچیف اس وقت وزیر اعظم تھا۔ روس دہریا ہے‘ خدا کا منکر ہے۔ ناصر قاری عبدالباسط کو ساتھ لے گیا۔ روس کے صدر نے کہا‘ یہ کون ہے؟ یہ عجیب ٹوپی اور عجیب چہرہ۔ ناصر نے کہا‘ یہ وہی ہے جس کے سینے میں محمد ﷺ کا قرآن ہے۔

میں نے اپنی آنکھوں سے سات سات سال کے بچے اس قرآن کے حافظ دیکھے ہیں۔

میں ایک دفعہ کہروڑپکا کے ایک مدرسہ میں گیا۔ ہماری آمدورفت اکثر مدرسوں میں ہوتی ہے۔ میں نے نو بچوں کی دستار بندی کروائی۔ ایک بچہ سات آٹھ سال کا تھا۔ ابھی اس کے دانت ٹوٹ رہے تھے اور وہ پورا قرآن یاد کر چکا تھا۔

میں نے چشتیاں میں ایک مدرسہ کا امتحان لیا۔ اسی (۸۰) لڑکیاں ایک سال میں قرآن کی حافظہ اور چھ بچیاں دورہ تفسیر سے فارغ ہوئی تھیں۔

نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

بی بی رابعہ بصری کے بارے میں‘ میں نے سنا ہے اپنے گھروں میں رہنے والو! شادی والو! بہنوں والو! ماؤں والو! بی بی رابعہ بصری روزانہ دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت فرماتی تھیں۔ حضرت عثمانؓ کے ماننے والو! حضرت عثمانؓ روزانہ دو نفلوں میں پورا قرآن تلاوت فرماتے تھے۔

## لوگوں کی موت

یہاں موت آتی ہے تو کسی کی پلاٹ پر‘ کسی کی دکان پر‘ کسی لڑائی میں‘

کسی عورت پر، کسی اغوا پر، کسی ڈاکے پر، کسی چوری پر، کسی کی شراب پر، کسی کی زنا پر، حضرت عثمانؓ کی شہادت آئی تو اللہ کے قرآن پر۔ (سبحان اللہ)

شہید قرآن بنے، قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے۔

میرا حسینؓ شہید میدان ہے، میرا عثمانؓ شہید قرآن ہے۔ (سبحان اللہ) ہم دونوں کے غلام ہیں۔ اللہ ہمیں قرآن سے پیار عطا فرمائے۔ (آمین) میں نے چھوٹے بچے بھی قرآن کے حافظ دیکھے ہیں۔

## صدیقؓ وفاروقؓ کے قرآن پڑھنے کا انداز

حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو مسجد نبوی میں تشریف لے گئے۔ ایک طرف فاروقؓ قرآن پڑھ رہا تھا، صدیقؓ آہستہ قرآن پڑھ رہا تھا، فاروقؓ اونچی آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ دونوں تہجد میں کھڑے تھے۔ صدیقؓ کی آواز آہستہ اور تلاوت کر رہے تھے، فاروقؓ کی آواز میں گھن گرج ہے، دھمک چمک ہے، آواز میں کڑک ہے، سننے والے میں بھڑک ہے، عجیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق ہے۔

## صحابہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاگرد

یہ دونوں شاگردان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ میں کہتا ہوں مصطفیٰ، خدا کے شاگرد ہیں۔ صحابہؓ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاگرد ہیں۔ صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن پڑھا۔

صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر قرآن، نماز میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن سن کر یاد کر لیا۔

حضرت ابی ابن کعبؓ یہ قاری قرآن ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ یہ مفسر قرآن ہیں۔ اصحاب صفہ دو سو دس صحابہؓ، یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاگرد ہیں۔

## نبی ﷺ کی آواز اور صورت سب سے اچھی ہوتی ہے

میرے محبوب مکرم، نبی معظم، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ما من نبی الا وھو حسن الصوت و حسن الصورۃ نبی کریم نے فرمایا جو بھی نبی آیا، اس کی آواز بھی شاندار تھی، اس کی شکل بھی شاندار تھی۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب حضور قرآن پڑھتے تو ہم مست ہو جاتے۔ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ہم جنت میں پہنچے ہوئے ہیں یا کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔

قرآن تو حضور سے سننے کے قابل تھا۔ سب کہو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ آؤ! قرآن محبوب کی زندہ نشانی ہے۔ محبوب کا نغمہ ہے، محبوب کا ہدیہ ہے، پیغمبر کا معجزہ ہے، حضور کا تحفہ ہے، حضور کا ورثہ ہے۔ دعا کرو خدا اس ورثے کی پوری امت کو قدر کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

میں اپنے کملی والے کے جوتوں میں پہنچوں تو پوچھوں کہ کملی والے میں نے بلڈنگ بنائی۔ میں کیا کروں؟ صوفہ سیٹ لے آؤں، ٹی سیٹ، واٹر سیٹ، فرنیچر لے آؤں، اس قسم کا انتظام کروں؟ مدینے سے آواز آئی ہے زینوا منازلکم بالصلوۃ و تلاوۃ القرآن فرمایا اپنے گھروں کو آباد کرو۔ تمہارے گھر اجڑے ہوئے ہیں۔ شراب ہے تو یہ لعنت ہے، زنا ہے تو یہ لعنت ہے، گانا ہے تو یہ لعنت ہے۔ فرمایا تمہارے گھروں پر لعنت برس رہی ہے۔ ان اپنے گھروں کو آباد کرو۔

محبوب کیسے آباد کریں؟ فرمایا بالصلوٰۃ و تلاوۃ القرآن تمہارے گھر سے نماز کی خوشبو آ رہی ہو اور قرآن کی تلاوت کی آواز آ رہی ہو۔ اگر خاوند ہے تو نماز پڑھ رہا ہو، اگر بیوی ہو تو قرآن پڑھ رہی ہو۔ بیٹی تلاوت کر رہی ہو، بیٹا عبادت کر رہا ہو۔ اللہ ہمیں ان چیزوں سے نوازے۔ آمین

## دہریے پر قرآن کا اثر

تو صدر ناصر سے جب اس روس کے صدر..... نے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے تو صدر ناصر نے کہا کہ یہ شکل کا تو عجیب ہے' مگر یہ وہی ہے جس کے سینے میں میرے نبی کی کتاب زندہ موجود ہے۔ ناصر نے کہا کہ اجازت ہو تو تمہیں بھی سنوا دوں؟ تم نے گانے بجانے بہت کچھ سنا ہے۔ یہ تنبورے وغیرہ جو تم سنتے ہو۔

جب قاری عبدالباسط نے اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر اَلرَّحْمٰنُ عربی لہجے میں شروع کی' ناصر کہتا ہے کہ میں نے خروچیف کے چہرے کی طرف دیکھا کہ بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ رو رہا تھا' کانپ رہا تھا۔ کہنے لگا ناصر میں نے آج تک ایسی آواز اور ایسی کتاب نہیں سنی۔ سمجھ تو نہیں آ رہی مگر دل میرا پگھلتا جا رہا ہے۔ پتہ نہیں اس میں کیا اثر ہے۔ صدر ناصر کہتا ہے کہ پھر جب بھی اس سے ملاقات ہوتی تو کہتا کہ اس کو وہی چیز سنائے۔ مجھے رات کو چین نہیں۔ وہی آواز میرے کانوں میں گونجتی ہے۔ قرآن میں آج بھی اثر ہے۔ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔

یہ سب کتابیں سب ورق بے کار کن
تمام کتابیں آگ میں جلاؤ سینہ حق

جو کتابیں قرآن حدیث سے ٹکرائیں' ان کو جلا دو۔ سینے کو قرآن سے بھر دو۔ دعا کرو اللہ ہمیں ایسی کتاب سے تعلق و محبت عطا کرے۔ (آمین)

## طفیل بن عمرو کا واقعہ

ایک واقعہ سنا کر آپ کو تڑپاؤں۔ حضور کریمؐ کے زمانہ میں ایک آدمی آ رہا ہے۔ اس کا نام طفیل بن عمرو ہے۔ دوس قبیلے کا ہے' بہت بڑا امیر ہے' بڑا

لینڈ لارڈ ہے' بڑے پیسے والا ہے۔ ابوجہل نے دعوت دی اور ابوجہل کی دعوت پر آ رہا ہے۔ بڑے لشکر سے' بڑے ساز و سامان سے' بڑے احباب میں' بڑے اجتماع میں۔ راستے میں ابوجہل نے اس کے کانوں میں روئی ڈال دی۔ دونوں کانوں میں کپاس ڈالی تو اس نے کہا مجھے بہرہ کر رہے ہو؟ ابوجہل نے کہا کہ یہاں ایک محمد نامی شخص رہتا ہے۔ اس کی آواز میں جادو ہے' اثر ہے۔ لوگ کشاں کشاں اس کے ہو رہے ہیں' خاوند سنتا ہے تو بیوی کا خیال نہیں' بیوی اس کی بات سنتی ہے تو گھر چھوڑ دیتی ہے۔ والد سنتا ہے تو اس کو بیٹوں کی فکر نہیں۔ وہ عجیب انقلاب لا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ خدا ایک ہے' لاشریک ہے۔ معبود' مسجود وہی ہے۔ مشکل کشا' حاجت روا وہی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ طواف کعبے کا کرو' سنت اللہ کی مانو' مصیبت میں خدا کو پکارو۔ ایسی باتیں کرتا ہے اور تین سو ساٹھ خداؤں کی تردید کرتا ہے۔ مہربانی کرو تم میرے مہمان ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کی آواز کا شکار ہو جاؤ اور مجھ سے بے زار ہو جاؤ اور اس کے تابعدار ہو جاؤ' پھر جنت کے حق دار ہو جاؤ۔ مگر قرآن کہتا ہے مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ جسے اللہ ہدایت دے' اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ ہدایت آجائے تو پھر دیر نہیں لگتی۔ چالیس سال یا صنم کہنے والا نیند میں یا صمد کہتا ہے تو جواب مل جاتا ہے' ہدایت آ جاتی ہے۔

## تبلیغی جماعت کا واقعہ

تبلیغی جماعت والوں نے بتایا کہ جب ہم نیویارک پہنچے' مغرب کی اذان کا وقت ہوا۔ ہم باوضو تھے' ہم نے نیویارک کے ایئرپورٹ پر پولیس کے سامنے ایک کونے میں اذان شروع کر دی۔ اللہ اکبر' اللہ اکبر' سریلی آواز تھی۔ ایک بہت بڑا آفیسر' جہاز کے عملے کا....... کھڑا تھا۔ وہ اذان سنتا سنتا قریب ہو تا گیا۔ ہم نے دیکھا کہ اذان بھی ہو رہی تھی اور اس کی آنکھوں

سے آنسو بھی جاری تھے۔ اذان پوری ہوئی تو کہنے لگا اذان دینے والے ادھر آؤ! یہ اسی محمدؐ کا نام ہے جو عرب میں آیا تھا۔ کہنے لگا ہاں! اسی کا نام ہے۔ کہنے لگا کمال ہے کہ ہم نے بہت انکار کیا' بہت مخالفت کی۔ قربان جاؤں محمد تیرے نام کی آواز میرے نیویارک میں گونج رہی ہے۔ کہنے لگا نماز بعد میں شروع کرنا' میں وضو کر کے آتا ہوں پہلے مجھے اسی محمدؐ کا کلمہ پڑھا دو۔ آج بھی اثر ہے۔

## شاہ عبدالعزیزؒ اور پادری کا مناظرہ

اس قرآن کی عظمت کے لیے' اس قرآن کی حفاظت کے لیے یاد رکھو ہمارے بزرگوں نے بڑے مناظرے کیے ہیں۔

ایک پادری اپنی تورات پر' انجیل پر' مصالحہ لگا کر آیا۔ شاہ عبدالعزیزؒ کو آکر چیلنج دیا کہ تم کہتے ہو کہ ہماری کتاب سچی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہماری انجیل سچی ہے۔ آؤ دونوں کتابوں کو جمع کریں۔ تم قرآن لے آؤ' میں انجیل لے آتا ہوں۔ دونوں کتابوں کو آگ میں ڈالتے ہیں۔ جو کتاب جل جائے گی' وہ مذہب بھی غلط' کتاب بھی غلط۔ اس نے انجیل کو مصالحہ لگا رکھا تھا۔

شاہ صاحب نے نور بصیرت سے دیکھ لیا کہ اس نے خاص قسم کا مصالحہ لگا رکھا ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا---- کتابیں تو کاغذوں پر لکھی ہوئی ہیں۔ ہم اس کاغذ کو نہیں بلکہ جو اس کے اندر لکھا ہے' اس کو مانتے ہیں۔

انگریز! پادری صاحب! تم اپنی کتاب کو سینے سے لگاؤ۔ میں محمدؐ کے قرآن کو سینے سے لگاتا ہوں۔ تو عیسیٰؑ کا کلمہ پڑھ' میں محمدؐ کا کلمہ پڑھتا ہوں آگ جلا' دونوں چلتے ہیں' آگ میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ کتابوں کو کیوں ڈالیں۔ کتابوں والے چلتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں نجات ملے گی تو قرآن کے ذریعہ سے ملے گی۔ (بے شک)

بس جی شاہ صاحبؒ نے چیلنج کیا تو پادری کانپ گیا۔ کہنے لگا نہیں۔ مجھے منظور نہیں۔ کیونکہ اس نے مصالحہ کاغذوں کو لگایا تھا وجود کو تو نہیں لگایا تھا۔

شاہ صاحب وضو کرکے تیار ہو گئے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ آگ کا الاؤ بھڑک رہا تھا۔ شاہ صاحبؒ قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ جب میں آگ کے قریب گیا تو مجھے آگ سے جنت کی خوشبو آ رہی تھی۔ یہ شاہ عبدالعزیز ہے' عام آدمی نہیں۔

جنت کی خوشبو آئی۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس طرح اندازہ ہوا کہ عبدالعزیز! اگر خلیلؑ پر خدا آگ کو گلزار کر سکتا ہے تو محمدؐ کے غلام پر بھی گلزار کر سکتا ہے۔ (سبحان اللہ)

انجیل والا بھاگ گیا' قرآن والا کھڑا رہا۔ آج بھی قرآن میں وہی چیز موجود ہے۔ اللہ ہمیں اسی کتاب کو سینے سے لگانے کی توفیق دے۔ (آمین)

## عظمت قرآن سنئے

حضور کریمؐ کی محفل میں خدا کی قسم قوالی نہیں ہوتی تھی۔ میرے ساتھ ناراض نہ ہونا۔ آپ کی محفل میں طبلے نہیں ہوتے تھے' گیت نہیں گائے جاتے تھے۔ میرے محبوب کی محفل میں قرآن کی تلاوت ہوتی تھی۔

## قرآن سننا بھی حضور ﷺ کی سنت ہے

خدا کی قسم! مجھے حدیث یاد ہے۔ حضورؐ نے ابی ابن کعب قاری قرآن کو کہا یا اُبَی! لبیک یارسول اللّٰہ! اقرأ علی القرآن فرمایا ابی مجھے قرآن سناؤ۔ آج میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے غلام سے قرآن سنوں۔

صحابی کہنے لگا کیف اقرأ وقد انزل علیک؟ صاحب قرآن! ہم تو آپ سے قرآن سننے کے مشتاق ہیں۔ آپ کی خدمت میں' میں قرآن

کیسے پڑھوں؟ فرمایا انی احب ان اسمع من اصحابی میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے یار سے خود قرآن سنوں۔

حضرت ابی کہتے ہیں کہ جب میں نے دو زانو ہو کر محبوب کی محفل میں قرآن شروع کیا "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا" جب میں نے دو آیتیں پڑھیں اذا عینا رسول اللہ تذرفان صحابی کہتے ہیں کہ میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ایک صحابی نے حضرت ابی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہنے لگا بس کرو دیکھا نہیں حضورؐ رو رہے ہیں۔ حضورؐ نے اشارہ کیا کہ ابی تم قرآن پڑھتے رہو۔ تیرے قرآن پڑھنے سے مصطفیٰ کو مزہ آ رہا ہے۔ آج کی محفل قران کی تلاوت میں گزر جائے' حضورؐ خود صحابہ سے قرآن سنتے تھے۔

## انگریز پر قرآن سننے کا اثر

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہندوستان میں رام پور کی جیل میں تھے۔ جیل میں دانے دیئے گئے کہ ان کا آٹا پیسو۔ کہا گیا کہ عطاء اللہ تو باغی ہے۔ اس لیے تیری یہی سزا ہے کہ تو آج چکی پیس۔ بخاریؒ کہتے ہیں کہ مجھے مزہ آیا۔ میں نے رومال اتار کر رکھ دیا۔ وضو کر کے' بسم اللہ پڑھ کے میں نے چکی بھی پیسنی شروع کر دی اور سورہ یٰسین کی تلاوت بھی شروع کر دی۔ بخاری کہتا ہے کہ جب میں نے قرآن کو سوز سے آواز سے پڑھا تو سپرنٹنڈنٹ جیل قریب تھا۔ وہ اپنے گھر سے نکل آیا اور قریب آ کر روتا ہوا کھڑا ہو گیا اور جیل کا دروازہ کھلوا دیا۔ کہنے لگا عطاء اللہ! تمہیں تیرے نبی کی قسم ہے بس کر! تو نے دو آیتیں اور پڑھیں تو میرا جگر پھٹ جائے گا۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے سوز سے قرآن

پڑھا۔ ایک ہندو نے قرآن سنا۔ اس نے زور سے "اللہ" کہا، زمین پر گرا اور ختم ہو گیا۔ اس نے کہا اس آواز نے، اس قرآن نے میری زبان پر بے اختیار اللہ کا نام بھی جاری کر دیا اور میری جان بھی پرواز کر گئی۔ قرآن عجیب کتاب ہے بھائی!

عظمت قرآن سنئے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اسی قرآن سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

## دین سے دور رہنے والوں کا حال

ایک بات آپ کو سناؤں! گھبرا جاؤ گے۔ میں بس میں لاہور جا رہا تھا۔ باوضو کھڑا ہوں، قرآن کی تلاوت کی کیسٹ چل رہی تھی۔ ڈرائیور بھی جھوم رہا تھا۔ ساری سواریاں بھی دم بخود ہیں۔ میں ڈرائیور کے قریب جا بیٹھا۔ میں نے کہا کہ میں مبارکباد دینے آیا ہوں۔ پہلی بس ہے جس میں محمدؐ کے قرآن کی تلاوت چل رہی ہے اور گھنٹوں سے یہ چل رہی ہے اور تیرے پاس یہی کیسٹیں ہیں۔ میں نے ڈرائیور سے پوچھا کہ تو کون ہے، کس خیال کا ہے، کہاں سے ہے؟

اس نے کیسٹ کا بٹن بند کیا اور مجھے کہا مولانا قریب آیئے۔ پھر اس نے بس کو روک کر اشارہ کیا کہ یہ جو آدمی پتلون پہن کر بیٹھا ہے، اس نوجوان نے دو دفعہ کھڑے ہو کر کہا ہے کہ اب تو سر میں درد شروع ہو گیا ہے۔ اب اس کیسٹ کو بند کر دو۔ اللہ کی قسم! اس نے اشارہ کر کے کہا کہ یہ نوجوان کہتا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا کرایہ میں دے دیتا ہوں، اس کو بس سے اتار دو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں خدا کا عذاب نہ آ جائے۔

اس نے ڈرائیور سے دو دفعہ کہا کہ ڈرائیور اس کو بند کرو سر میں درد شروع ہو گیا، کوئی گانوں کی کیسٹ لگاؤ، ہم یہ نہیں سننا چاہتے۔ (استغفراللہ)

کیوں نہ ہمارے اوپر خدا کا عذاب آئے؟

## اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک کی اسمبلی کا حال

صدر ایوب کے دور میں جب تمہاری اسمبلی کا اجلاس ہوا تو ایک ممبر نے کہا کہ اس ملک میں آئین قرآن ہونا چاہیے۔ اس نے کہا This is old book! یہ پرانی کتاب ہے۔ اس کی اب ضرورت نہیں یہ تمہاری مسلمان اسمبلی میں کہا گیا۔

۱۹۷۳ء میں تمہارے قرآن کو گولیاں ماری گئیں۔ سرحد اور میرپور خاص میں پاخانے سے پچاس قرآن مجید نکالے گئے۔ اللہ معاف فرمائے (آمین) دعا کرو اللہ ہمیں اس کی بے ادبی سے بچائے۔ (آمین)

عظمت قرآن سنئے۔ یہ شعائر اللہ ہے' کلام اللہ ہے۔ کتاب اللہ' رسول اللہ' بیت اللہ' صلوۃ اللہ' یہ شعائر اللہ' خدا کی نشانیاں ہیں۔ اس کا محافظ آپ اللہ ہے۔

## ہمارے علماء کے دل میں قرآن کی قدر

مولانا شمس الدین جو نظام العلماء' جمعیت العلماء کے عہدیدار اور بلوچستان کے سپیکر بھی تھے' وہ شہید ہوئے تو قرآن پر۔ کسی نے بلوچستان میں قرآن شائع کیا' جس میں زیر زبر کا فرق تھا۔ تحریف تھی۔ شمس الدین نے چار ہزار نسخے خرید کر گھر رکھ لیئے۔ فرمایا جب تک شمس الدین زندہ ہے' مصطفیٰ کے قرآن کے ایک نقطے میں غلطی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ (سبحان اللہ)

حتیٰ کہ وہ وزیر علی کے ہاتھ سے پستول کا نشانہ بنا۔ شہید تو ہو گیا مگر قرآن کی عظمت میں فرق نہ آنے دیا۔ میں شمس الدین کو بھی شہید قرآن کہتا ہوں۔ قرآن کی وجہ سے شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس عطا کرے۔ آمین

## قرآن کا انکار کرنے والوں کو اللہ کا چیلنج

دوستو! یہ کتاب رہے گی' بہت لوگ بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ اس کے معانی بدل رہے ہیں' کچھ ایسی تفسیریں لکھی گئیں کہ عرب میں بھی ان پر پابندی لگ گئی۔ اللہ ہمیں صحیح کتاب سمجھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

کچھ لوگوں نے اس کو بکری کے حوالے کیا لیکن کچھ ہو جائے' قرآن باقی رہے گا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اگر کوئی شک ہے کہ قرآن میری کتاب نہیں تو تم بھی ایسی کتاب لے آؤ۔ فرمایا وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ خدا کے سوا سارے ایک ہو جائیں فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ایسی کتاب نہیں لا سکتے۔ ہرگز نہیں لا سکتے۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ جو قرآن میں شبہ کرے' اس کے لیے وہی آگ ہے جو کافروں کے لیے ہے جو قرآن میں شبہ کرے کہ یہ خدا کی کتاب نہیں یا کہے کہ قرآن بدل گیا ہے' وہ کافر ہے۔ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا' قرآن کہہ رہا ہے۔ اللہ ہمیں اس پر یقین عطا فرمائے۔ (آمین)

طفیل بن عمرو دوسی کے کان میں ابوجہل نے روئی ڈال دی۔ یاد ہے؟ ابوجہل نے بڑا کھانا وغیرہ کھلایا' پانی پلایا' اس کو سلایا۔ اس نے ابوجہل سے کہا کہ تم مجھے بہرہ کر رہے ہو' کانوں میں انگلیاں ڈال رہے ہو' یہ کیا ہے؟ ابوجہل نے کہا کہ یہاں میرا ایک بھتیجا ہے' محمد اس کا نام ہے۔ اس کا کام یہ ہے جو اس کی زبان سے اس کا پیغام سنتا ہے' وہ ہمارا نہیں رہتا' وہ اس کا بن جاتا ہے۔

مجھے خطرہ ہے کہ تو بھی شکار نہ ہو جائے' مجھ سے بیزار نہ ہو جائے' تو بھی اس کا تابعدار نہ ہو جائے۔ طفیل بن عمرو دوسی کہتا ہے کہ میں نے دایاں پہلو بدلا تو روئی کا پھایا نکل گیا۔ میں کہتا ہوں یہ پھایا نہیں نکلا' رحمت کا دروازہ کھل گیا' ہدایت کا دروازہ کھل گیا' اللہ کی طرف سے ہدایت کا راستہ مل گیا۔ (سبحان اللہ) طفیل بن عمرو کہتا ہے کہ مجھے نیند نہ آئے۔ ابو جہل نے کہا کہ ادھر کعبے کی طرف نہ جانا' کعبے میں جو ہوتا ہے اس کی آواز تمہارے کانوں میں نہ پڑ جائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

# عظمت قرآن

محترم قارئین! "عظمت قرآن" پر فی الحال حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ کی یہی تقریر دستیاب ہوئی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے لیکن اس کے ساتھ مزید معلوماتی مواد آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس سے آپ کو بہت فائدہ ہو گا۔ (مرتب)

## قرآن اور خاندان رسالتؐ

حضرت علی اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم مشہور کاتبین قرآن و حفاظ و قراء میں سے تھے ان حضرات کے لکھے ہوئے قرآن موجود ہیں۔

مفسرین قرآن میں حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ (رسول کریم کے چچازاد بھائی) سب سے بڑے مفسر مانے گئے ہیں۔ ابن عباسؓ کا لقب حبر الامتہ اور ترجمان القرآن تھا۔ ازواج مطہرات میں امہات المومنین حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ حضرت حفصہؓ حافظ و قاری و مفسر تھیں۔ حضرت ام سلمہؓ قرآن بالکل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرز پر پڑھتی تھیں۔

ابو بکر عاصم بن ابی النجود (جو قراء سبعہ میں سے ہیں) کا سلسلہ تلمذ حضرت علیؓ سے بھی ملتا ہے کیونکہ یہ شاگرد تھے ابو عبدالرحمٰن بن حبیب السلمی کے اور ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ سے قرات سیکھی۔

امام زین العابدینؒ بن امام حسینؓ قاری بھی تھے اور قرآن بھی لکھتے تھے۔

امام باقر بن امام زین العابدین مشہور قراء میں سے تھے۔

امام جعفر صادقؒ بن امام باقرؒ بڑے مشہور قاری تھے۔ ابو عمارہ بن حبیب الزیات معروف بہ حمزہ (جو قراء سبعہ میں سے ہیں) امام جعفر کے شاگرد تھے اور امام جعفر کا سلسلہ سند ان کے جد اعلیٰ حضرت علیؓ اور حضرت ابی کعبؓ سے ملتا ہے۔

عبداللہ بن عباس، صاحب تفسیر ہیں، امام باقر بھی صاحب تفسیر ہیں ان کے لکھے ہوئے قرآن موجود ہیں۔ مشہور قاری نافع بن عبدالرحمٰن شاگرد تھے شبیہ بن نصاح کے اور شیبہ شاگرد تھے ابن عباس کے۔

مشہور مفسرین امام مالک و سفیان ثوری امام جعفر کے شاگرد تھے۔

امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر قاری تھے اور قرآن لکھتے تھے۔

مشہور امام و مفسر و محدث و مجتہد و فقیہ امام حسن بصری نے ام المومنین ام سلمہؓ کا دودھ پیا تھا۔ صوفیاء ان کو حضرت علی کا شاگرد کہتے ہیں۔ محدثین کو اس میں کلام ہے۔ مگر امام حسن کے فیض یافتہ ہونے میں شک نہیں۔

حدیث قرآن ہی کی تفسیر ہے۔ اصطلاح محدثین میں اصح الاسانید اس روایت کو کہتے ہیں جس کو امام زین العابدینؒ اپنے والد ماجد امام حسینؓ اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ نے قرآن کی آیتوں کا شمار کیا۔ امام جعفرؒ نے آیات کی تقسیم بتائی کہ اس قدر آیات جہاد ہیں اور اس قدر معاملات وغیرہ کی۔

غرض ہر ملک اور ہر زمانہ میں خاندان رسالت سے قرآن کی خدمت ہوتی رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کے ان مشہور سات قراء میں ہیں جو صحابہ میں ممتاز تھے۔ قراء صحابہ میں ابی بن کعبؓ کو اقراء القوم کا خطاب

تھا۔ خاندان رسالت میں انہی کی قرات تھی۔

شیعہ مذہب کی مستند کتاب اصول کافی کی کتاب فضل القرآن باب النوادر میں امام جعفر صادقؒ کی حدیث ہے (امانحن فنقرء علی قرأۃ ابی یعنی ہم ابی بن کعبؓ کی قرات پر قرآن پڑھتے ہیں۔

مولوی سید محمد ہارون خان مجتہد اپنی کتاب علوم القرآن مطبوعہ یوسفی دہلی ۱۹۱۳ء میں لکھتے ہیں! "قاریان قرآن جن کی قرات پر اعتماد ہو سکتا ہے ان میں سے ایک ابو جعفر یزید بن قعقاع ہے جو عبداللہ بن عباس کا شاگرد ہے اور وہ ابی بن کعب کا اور وہ رسول اللہ کا۔

دوسرا نافع بن عبدالرحمٰن ہے اس نے ابو جعفر سے پڑھا ہے اور نیز شیبہ بن نصاح سے اور یہ شاگرد ہیں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے۔

تیسرا عاصم ہے جس کی دو روایتیں ہیں ایک روایت حفص بن سلیمان بزار سے۔ دوسری ابو بکر بن عیاش سے۔

چوتھا حفص ہے اس کی چار روایتیں ہیں۔

پانچواں حمزہ بن حبیب الزیات ہے جس کی سات روایتیں ہیں۔

چھٹا ابو الحسن علی بن حمزہ کسائی ہے جس کی چھ روایتیں ہیں۔

ساتواں خلف بن ہشام بزار ہے۔

آٹھواں ابو عمرو بن علاء ہے جس کی تین روایتیں ہیں۔

نواں یعقوب ہے جس کی تین روایتیں ہیں۔

دسواں عبداللہ بن عامر ہے

جن میں سے سات زیادہ مشہور ہیں۔ عاصم جن کا ذکر انہوں نے نمبر تین پر کیا ہے۔ ان کا سلسلہ تلمذ حضرت علیؓ سے بھی ہے کیونکہ عاصم نے ابو عبدالرحمٰن بن خلیب السلمی کی بھی شاگردی کی ہے اور ابو عبدالرحمٰن حضرت علیؓ کے شاگرد تھے اور امام القراء حمزہ (جو قراء سبعہ میں ہیں) امام جعفر صادقؒ

کے شاگرد تھے۔

## قرائے صحابہؓ

عہد رسالت و زمانہ خلافت میں جو کوئی بھی قرآن سیکھتا تھا وہ باقاعدہ پڑھتا تھا اسی طرح سبھی قاری تھے۔ اس جماعت میں جنہوں نے مکمل قرآن باقاعدہ حفظ کیا زیادہ مشہور اصحاب ذیل تھے۔

ابو بکر صدیق' عمر بن الخطاب' عثمان بن عفان' علی ابن ابی طالب' ابی بن کعب' ابن مسعود' زید بن ثابت' ابو موسیٰ اشعری' ابو الدرداء' سالم' طلحہ' زبیر' سعد' حذیفہ' ابو ہریرہ' عبداللہ بن عمر' عبداللہ بن عباس' عبداللہ بن الزبیر' عمرو بن العاص' عبداللہ بن عمرو بن العاص' عبدالرحمان بن عوف' ابو عبیدہ بن الجراح' خالد بن الولید' عبادۃ بن الصامت' معاویہ بن ابی سفیان' عبداللہ بن السائب' ابو زید' مجمع بن جاریہ' سلمہ بن مخلد' تمیم الداری' عقیب بن عامر' انس بن مالک' عیاش' ابوالحارث' عبداللہ بن عباس قرشی' فضالہ بن عبید انصاری' واثلہ بن الاسقع' امام حسن' امام حسین رضی اللہ عنہم

صحابیات میں حضرت عائشہ' حضرت حفصہ' حضرت ام سلمہ' ام ورقہ بن نوفل۔ رضی اللہ عنھن

ان مشاہیر میں سات اصحاب ایسے ہیں جن کی سند سب سے زیادہ مسلم ہے۔ من جملتهم سبعة اعلام دارت عليهم اسانيد القران وذكروا فى صدور الكتب والاجازات عثمان بن عفان وعلى ابن ابى طالب وابى بن كعب وعبدالله بن مسعود و زيد بن ثابت و ابو موسى الاشعرى وابوالدرداء-

ان میں ابی بن کعب کا خطاب اقرء القوم تھا۔ خاندان رسالت میں

انہیں کی قرائت رائج تھی۔ امام جعفر صادق کا قول ہے اما نحن فنقراء علی قراءة ابی ہم ابی بن کعب کی قرات پر قرآن پڑھتے ہیں۔

ام المومنین ام سلمہؓ قرآن مجید رسول کریم ﷺ کے طرز پر پڑھتی تھیں۔

## علوم القرآن

قرآن مجید علوم کا مخزن و معدن ہے۔ قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف ابن العربی ۵۴۲ھ نے لکھا ہے کہ "قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں" ائمہ و علماء کی تصانیف و تفاسیر کو جو شخص مطالعہ کرے گا وہ اس قول کی صداقت کو تسلیم کرلے گا۔ یہ تو اپنوں کی رائے ہے اغیار سے سنئے

ڈاکٹر مورنس فرانسیسی نے لکھا ہے کہ:۔ یہ کتاب (قرآن) تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لیے جو کتابیں تیار کی ہیں ان میں سب سے بہترین کتاب ہے۔ اس کے نغمے انسان کی خیر و فلاح کے لیے فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں اچھے ہیں۔ خدا کی عظمت سے اس کا حرف حرف لبریز ہے۔ قرآن علماء کے لیے ایک علمی کتاب شائقین علم نعت کے لیے ذخیرہ لغات' شعراء کے لیے عروض کا مجموعہ اور شرائع و قوانین کا عام انسائیکلو پیڈیا ہے' مسلمانوں کو اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اس کی فصاحت و بلاغت انہیں سارے جہان کی فصاحت و بلاغت سے بے نیاز کئے ہوئے ہے۔ یہ واقعی بات ہے اور اس کی واقعیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے انشاء پردازوں اور شاعروں کے سر اس کتاب کے آگے جھک جاتے ہیں اس کے ایسے عجائبات ہیں جو روز بروز نئے نئے نکلتے رہتے ہیں اور اس کے ایسے اسرار ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔

پروفیسر ڈیوزٹ لکھتے۔ ہم پر واجب ہے کہ اس امر کا اعتراف کریں کہ علوم طبیہ، فلکیہ، فلسفہ و ریاضیات وغیرہ جو قرن دہم میں یورپ تک پہنچے وہ قرآن سے مقتبس ہیں اور اسلام کی بدولت ہیں۔

میرا کیا منہ ہے جو قرآن کے متعلق کچھ لکھ سکوں۔ یہ کام متبحر فضلا بھی مشکل سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس قسم کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں کہ قرآن مجید سے کس کس طرح کن کن علوم کا استنباط کیا جاتا ہے اور کون کون سے علوم موجود ہیں میری تحقیقات و معلومات اس معاملہ میں بمنزلہ صفر کے ہے۔ میں بطور نمونہ اشارۃً چند علوم کا ذکر کرتا ہوں۔

## علم الحساب

اس علم کے اصول میں دو چیزیں ہیں۔ عدد صحیح اور عدد مکسر، جو عدد صحیح ہیں وہ حساب میں یا جمع کی صورت میں ہوتے ہیں یا تفریق کی یا ضرب کی، یا تقسیم یا تنصیف یا تضعیف کی۔ باقی قواعد انہیں کی فروع ہیں۔

تفریق:- فِیْهِم الف سنة الا خمسین عاما

ضرب:- مَثَلَ الَّذِیْنَ یُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سبیلِ اللّٰه کَمَثَلِ حبۃ الخ

تقسیم:- یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ الخ۔

## علم تعبیر رویا

اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا الخ۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْیَا الخ۔

## علم بدیع

صنعت مراعاۃ النظیر:۔ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ الخ
صنعت عکس:۔ یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی

## علم عروض

بحر رمل:۔ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (فاعلاتن فاعلاتن فاعلان)
بحر متقارب:۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر (فعلن فعلن فعولن فعول)

## علم الامثال

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ الایہ

## علم القیافہ

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ الخ

## علم الصرف

قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ دَسّٰهَا کی اصل دسس ہے۔ جب کئی حرف ایک صورت کے جمع ہو جائیں تو تحقیقاً ایک کو کسی دوسرے حرف سے منجملہ حروف ابدال کے بدلنا بہتر ہوتا ہے لہٰذا ایک سین کو الف سے بدل لیا گیا۔

## علم الرجال

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِاٰبَائِهِمْ

## علم الاخلاق

إنّ اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

یہ علم ایسی وسعت کے ساتھ قرآن مجید میں ہے کہ یہ مختصر اس کے مجمل بیان کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے لکھا ہے: اخلاقی احکام جو قرآن میں ہیں اپنی جگہ پر کامل ہیں۔

## علم التشریح

فانا خلقنکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ الخ

## علم النفس

فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیھا الخ

## جغرافیہ

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم الخ

## ہیئت

تبارک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیھا سراجا وقمرا منیرا الایۃ

## علم التاریخ

لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب الخ

## علم المعیشت

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ الخ

## علم درایت

إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ الخ

## علم تجوید

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

غرض کثیر التعداد علوم ہیں جو قرآن سے لیے گئے ہیں اگر کوئی بنظر انصاف تاریخ وفقہ اسلام پر نظر کرے تو یہ امراس پر کماحقہ ظاہر و باہر ہو جائے گا۔

## علوم التفسیر

قرآن مجید کے سمجھنے اور اس کی تفسیر کے لیے جن علوم کی ضرورت ہے آئمہ نے ان کی تعداد تین سو سے زیادہ مقرر کی ہے ہر علم پر مختلف زبانوں میں ضخیم مجلدات تصنیف ہوتی رہی ہیں۔ مسلمانوں نے قرآن اور فہم قرآن کے متعلق علوم اور قرآن کی تفسیر اور اس کے متعلق علوم کی بے نظیر حفاظت کی ہے۔ نمونہ کے طور پر چند علوم کے نام لکھے جاتے ہیں۔ علم آیات متشابہات، علم مدنی مکی، علم سبب نزول، علم موافقات صحابہ، علم اسمائے قرآن وسور، علم جمع و ترتیب قرآن، علم وقف وابتدا، علم آداب تلاوت، علم غریب۔ علم ضمائر، علم افراد و جمع، علم محکم و متشابہ، علم بدیع، علم فواصل آیات، علم فواتح، علم مناسبتہ، علم استنباط علوم، علم ناسخ و منسوخ، علم آیات محتملہ، علم تشبیہ و استعارات، علم امثال القرآن، علم قرات وغیرہ وغیرہ، ان علوم پر ... سو سے زیادہ تصانیف ہیں۔

## خصوصیات قرآن

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو صاف لفظوں میں دعویٰ کرتی ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور خدا کا کلام ہوں۔

(۲) قرآن وہ کتاب ہے جس کو ایسی مقدس ہستی نے پیش کیا ہے کہ جس کے وجود باوجود سے کسی کو انکار نہیں اور جس کی مقدس زندگی ہر قسم کے دھبوں سے پاک ہے۔

(۳) قرآن وہ کتاب ہے جس نے انتہا درجہ کے تاریک زمانہ میں نازل ہو کر دنیا میں ظاہری و باطنی روشنی پھیلائی اور علم و عدل و تہذیب و تمدن کا علم بلند کیا۔

(۴) قرآن وہ کتاب ہے جس نے نہایت زور کے ساتھ صاف صاف الفاظ میں تمام خلاف عدل و تہذیب امور اور تمام معاصی کی تردید کی۔

(۵) قرآن وہ کتاب ہے جس نے صاف الفاظ میں تمام بھلائیوں کو بیان کیا ہے۔

(۶) قرآن وہ کتاب ہے جو علوم و شرائع کا سرچشمہ ہے۔

(۷) قرآن وہ کتاب ہے جس کی مثل فصاحت و بلاغت معنی و مطالب کسی اعتبار سے کوئی نہیں بنا سکا۔

(۸) قرآن وہ کتاب ہے جس نے ہر قسم کے مضامین کو تہذیب و متانت سے ادا کیا ہے۔

(۹) قرآن وہ کتاب ہے جو اپنے زمانہ نزول سے آج تک ہر طرح محفوظ ہے۔

(۱۰) قرآن وہ کتاب ہے جس کی زمانہ نزول سے آج تک کی صحیح تاریخ مدون و مرتب ہے۔

(۱۱) قرآن وہ کتاب ہے جس کی شرح سے صدہا علوم وجود میں آئے!

(۱۲) قرآن وہ کتاب ہے کہ اس کے لکھنے والوں کی مسلسل سند قرآن کے زمانہ نزول سے آج تک موجود ہے۔

(۱۳) قرآن وہ کتاب ہے کہ جس کے لاکھوں قاری رسول کریم ﷺ تک اپنی

سند مسلسل رکھتے ہیں اور یہ اسناد ابتدا سے آج تک ہزاروں میں محفوظ ہیں۔

(۱۴) قرآن وہ کتاب ہے کہ اسکی شروح علم حدیث و علم تفسیر و علم فقہ کے علماء اپنی اسناد مسلسل رسول کریم ﷺ تک رکھتے ہیں اور ان کی اسناد مسلسل ہر زمانہ اور ہر ملک میں کتب سیر و تواریخ میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

(۱۵) قرآن وہ کتاب ہے کہ اس سے قوانین دیوانی و مال و فوجداری و زراعت و صناعت' تجارت و عبادات و اعتقادات و معاملات وغیرہ وغیرہ کے متعلق لا تعداد مسائل نکالے گئے ہیں۔ صرف امام ابو حنیفہؒ نے تیرہ لاکھ مسائل نکالے ہیں۔ باقی صدہا ائمہ گزرے ہیں۔

(۱۶) قرآن وہ کتاب ہے جس کے ترجمہ پر ہر زمانہ میں ہر ملک اور ہر قوم کے موافق و مخالف علماء متفق رہے ہیں۔

(۱۷) قرآن وہ کتاب ہے جس سے ایک عالم متبحر اور ایک ان پڑھ دونوں فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

(۱۸) قرآن وہ کتاب ہے جس کے پڑھنے سے جی نہیں اکتاتا۔

(۱۹) قرآن وہ کتاب ہے جو حروف و الفاظ ثقیلہ و محاورات و امثال رکیکہ سے پاک ہے۔

(۲۰) قرآن وہ کتاب ہے جس کے حاملوں' کاتبوں' قاریوں کی مسلسل لائف موجود ہے اور اسکی شروح و علوم متعلقہ کے حاملوں کی بھی صحیح لائف مسلسل موجود ہے جس کا علمائے غیر کو اعتراف ہے۔

(۲۱) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تلاوت ہمیشہ سے چوبیس گھنٹے دنیا میں جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔

(۲۲) قرآن وہ کتاب ہے جس پر عمل چوبیس گھنٹے دنیا میں ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ تک جاری رہے گا

(۲۳) قرآن وہ کتاب ہے جس کی حفاظت کا خود خداوند ذوالجلال نے وعدہ فرمایا

ہے اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُون ہم نے یہ ذکر (قرآن) نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں لَایَاتِیہِ البَاطِلُ مِن بَینِ یَدَیہِ وَلَا مِن خَلفِہٖ تَنزِیلٌ مِّن حَکِیمٍ حَمِید (جھوٹ اس میں داخل نہ ہو سکے گا نہ آگے نہ پیچھے کیونکہ اس کو خداوند حکیم نے نازل فرمایا ہے)۔

سرولیم میور نے لکھا ہے (لائف آف محمد میں) دنیا میں آسمان کے نیچے قرآن کے علاوہ اور کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جس کا متن ابتداء سے لے کر اس وقت تک تحریف سے پاک رہا ہو ہم قرآن کو بالکل اسی طرح محمد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کا مجموعہ یقین کرتے ہیں جس طرح مسلمان اسے خدا کا کلام سمجھتے ہیں یعنی اس کے غیر محرف ہونے کا یقین کامل ہے۔

(۲۴) قرآن ایسی کتاب ہے جو تمام عالم میں شائع ہے لیکن ایک لفظ کا بھی اختلاف نہیں۔

(۲۵) قرآن وہ کتاب ہے جس نے پہلے پہل ملوکیت وملوک پرستی کی تردید کی اور شوریٰ کو قائم کیا۔

(۲۶) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تعلیم فطرت انسانی اور عقل سلیم کے موافق ہے۔

(۲۷) قرآن وہ کتاب ہے جس نے توحید خالص کو شائع کیا۔

(۲۸) قرآن وہ کتاب ہے جس نے مساوات کو قائم کیا۔

(۲۹) قرآن وہ کتاب ہے جس نے سرمایہ داری کی مذمت کی۔

(۳۰) قرآن وہ کتاب ہے جس نے استعمار پرستی اور جوع الارض کے لیے جنگ کرنا حرام قرار دیا۔

(۳۱) قرآن وہ کتاب ہے جس نے مکمل قانون وراثت، موافق عقل و فطرت پیش کیا۔

(۳۲) قرآن وہ کتاب ہے جس نے عورتوں کا احترام اور ان کے حقوق قائم کیے۔

(۴۳) قرآن وہ کتاب ہے جس نے غلاموں کے لیے آزادی کا دروازہ کھولا۔

(۴۴) قرآن وہ کتاب ہے جس نے تحقیق و تدقیق و انکشافات علمیہ کا دروازہ کھولا۔

(۴۵) قرآن وہ کتاب ہے جس نے فرد اور جماعت دونوں کے لیے ترقی کی راہ کھولی اور مناسب ضوابط پیش کیے۔

(۴۶) قرآن وہ کتاب ہے جو ایسی زبان میں ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک زندہ رہے گی اور دنیا کی زبانوں میں سب سے زیادہ وسیع اور باقاعدہ اور خوبصورت ہے۔

(۴۷) قرآن وہ کتاب ہے جس کی مُنزَلٌ مِّنَ اللہ ہونے میں کسی اسلامی فرقے کو شک نہیں۔

(۴۸) قرآن وہ کتاب ہے جو صاحب کتاب کی حیات میں حفظ و تعلیم و تحریر و عمل ہر طرح سے اکثر اقطاع عالم میں شائع ہو گئی تھی۔

(۴۹) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تفسیر و تشریح خود صاحب کتاب نے کی اور لکھائی صاحب کتاب کے شاگردوں نے اس کو قلمبند کیا اور ان بزرگوں نے خود بھی اس کی تفسیر کی۔

(۵۰) قرآن وہ کتاب ہے جس کی شروح کی حفاظت و نصرت کے لیے صدہا علوم ایجاد ہوئے۔

(۵۱) قرآن وہ کتاب ہے جس کو حفظ و تعلیم و کتابت و قدامت عمل غرض ہر طرح پر کامل طور پر تواتر حاصل ہے۔

## معلومات

(۱) امام شافعیؒ کا قول ہے کہ بسم اللہ ہر سورت کا جزو ہے اور خصوصاً سورہ فاتحہ کا۔ امام اعظمؒ کا قول ہے کہ نہ کسی سورت کا جزو ہے نہ الحمد کا۔ البتہ جزو قرآن یا

آیت سورہ نمل ہے۔

(۲) تعوذ دعا ہے۔ قرآن نہیں۔ (۳) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کثرت سے صحیح روایات میں یہی الفاظ آئے ہیں۔

(۴) لفظ اللہ قرآن میں (۲۵۸۴) مرتبہ آیا ہے۔

(۵) بعض نے لکھا ہے کہ جن سورتوں کی ابتدا حروف مقطعات سے ہے بجز بقرہ اور آل عمران کے وہ سب مکی ہیں۔ علقمہ سے روایت ہے کہ جن سورتوں میں یاایھاالناس یا یابنی آدم سے خطاب کیا گیا ہے وہ مکی ہیں اور جن میں یا ایھا الذین امنوا سے خطاب ہے وہ مدنی ہیں۔ ایسی ہی روایت میمون بن مہران سے ہے۔

(۶) مکی سورتوں میں اعتقادیات زیادہ ہیں مثلاً تعلیم توحید ذات و صفات و اثبات رسالت' بت پرستی اور اوہام پرستی کی مذمت' مدنی سورتوں میں احکام زیادہ ہیں۔

(۷) سورتوں کی ابتدا تین قسم سے ہے

خدا کی ثنا و صفت کے ساتھ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول صفات جمالیہ کا ثبوت' دوم صفات ذمیمہ سے تنزیہہ و تقدیس' پانچ سورتوں کو تحمید و تقدیس سے شروع کیا ہے۔ فاتحہ' انعام' کہف' سبا' فاطر اور دو کو لفظ تبارک سے (فرقان' ملک) ان میں اثبات صفات ہے۔

سات سورتوں کو لفظ سبحان سے شروع کیا ہے (بنی اسرائیل' حدید' حشر' الصف' جمعہ' تغابن' اعلیٰ)

انتیس سورتوں کو حرف تہجی سے شروع کیا ہے۔

دس سورتوں کو بلفظ ندا شروع کیا ہے۔ پانچ کو ندا رسول سے (احزاب' طلاق' تحریم' مزمل' مدثر) پانچ کو ندائے امت سے (نساء' مائدہ' حج' حجرات' ممتحنہ) تیئس سورتوں کو جملہ خبریہ سے شروع کیا ہے۔

پندرہ سورتوں کو قسم سے شروع کیا ہے۔

سات سورتوں کو شرط سے شروع کیا ہے۔ (واقعہ' منافقون' تکویر' انفطار' اشقاق' زلزال' نصر)

چھ سورتوں کو بصیغہ امر شروع کیا ہے (قل اوحی' اقراء' کافرون' اخلاص' فلق' ناس)

چھ سورتوں کو بصیغہ استفہام شروع کیا ہے۔ (ھل اتی' نباء' ھل اتک' الم نشرح' الم تر' ارائیت)

تین سورتوں کو بدعا سے شروع کیا ہے (تطفیف' ہمزہ' لھب)

ایک سورت کو تعلیل سے شروع کیا ہے۔ (قریش)

(۸) چونکہ نوع انسانی کو مادیات سے زیادہ تعلق ہے اس لیے وہ آیتیں جو مادی علوم سے تعلق رکھتی ہیں تعداد میں زیادہ ہیں۔ ایسی آیتیں جن میں علوم کا ذکر ہے یا ان کی طرف اشارہ ہے (۷۵۰) سے زیادہ ہیں۔

(۹) بعض سورتوں کے کئی نام ہیں۔ ان سب ناموں کی کوئی وجہ تسمیہ یا تو خود متن سورۃ میں موجود ہے یا یہ کہ سورۃ کے صفات یا اس کے منافع بنیاد تسمیہ ہیں جیسے سورہ اخلاص کو اس لیے کہ یہ سورت اعتقاد کو مضبوط کرنے والی ہے سورۃ الاساس بھی کہتے ہیں۔

(۱۰) تمام سورتوں میں سب سے زیادہ نام سورۃ فاتحہ کے ہیں۔

(۱۱) تمام سورتوں میں سب سے زیادہ بڑی سورہ بقرہ اور سب سے چھوٹی سورہ کوثر ہے۔

(۱۲) قرآن کی ترتیب بزمانہ خلافت اول ۱۳ھ میں اور بزمانہ خلافت سوم ۲۵ میں ہوئی۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی)

(۱۳) انبیائے ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

آدم' نوح' ادریس' ابراہیم' اسحاق' یعقوب' یوسف' لوط' ہود' صالح' شعیب' موسیٰ' ہارون' داؤد' سلیمان' ایوب' ذوالکفل' یونس' الیاس' الیسع' ذکریا' یحییٰ'

عیسیٰ علیہ السلام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صالحین ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔ عزیز' ذوالقرنین 'لقمان۔

نسائف صالحات جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ مریم بنت عمران۔

ملائکہ ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

جبریل 'میکائیل 'ماروت 'ہاروت' رعد 'ملک الموت

کفار ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

ابلیس 'فرعون' قارون' ہامان' آذر' سامری 'ابولہب'

اشخاص ذیل کا تذکرہ بضمن واقعات آیا ہے۔ عمران 'تبع' طالوت 'جالوت صحابی جس کا نام قرآن میں آیا ہے زید بن ثابتؓ

حسب ذیل اشخاص کی شخصیت کی طرف قرآن میں اشارہ ہے۔

ابنائے آدم' امرأۃ نوح' امرأۃ موسیٰ' امرأۃ ابراہیم' امرأۃ ابی لہب۔ خولہ زوجہ عبادہ بن صامت۔ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ (خدا نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے جھگڑتی تھی)

# حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے نکلے ہوئے موتی

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

قرآن مجید کا خلاصہ یہ ہے کہ "اللہ کو عبادت سے راضی کرو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت سے راضی کرو۔ مخلوق خدا کو خدمت سے راضی کرو"۔

ایک بار فرمایا کہ:

"اللہ والوں کی جوتیوں سے وہ موتی ملتے ہیں جو دنیادار بادشاہوں کے تاجوں میں بھی نہیں ہوتے"۔

میرے والد گرامی حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم جب مظاہر العلوم سہارن پور میں پڑھتے تھے تو حضرت لاہوریؒ ایک بار وہاں تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا ظہور الحق صاحبؒ ہمارے اساتذہ میں سے تھے۔ حضرت لاہوریؒ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ساتھ میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت لاہوریؒ نے فرمایا کہ مولانا! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے ہر بندے کو پانچ چیزوں سے آزماتا ہوں اور سورۂ بقرہ کی آیت **و لنبلونكم بشئی من الخوف** کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ مجھے بھی اللہ نے آزمایا اور الحمدللہ میں ان سب میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ (از مرتب)

# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و علماء کرام

## کا

# عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بمقام جامع مسجد الکوثر، شاد باغ لاہور

۱۹۷۹

# صحابہ کرامؓ و علماء کرام کا عشق رسول ﷺ

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ولا نبوۃ بعدہ ولا رسالۃ بعدہ ولا رسول بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللہ ولا دین بعد دین محمد۔ ارسلہ اللہ الی الناس بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

وقال النبی ﷺ صدق المحبہ فی ثلث خصال ان یختار کلام حبیبہ علی کلام غیرہ وان یختار مجالس حبیبہ علی مجالس غیرہ وان یختار رضا حبیبہ علی رضا غیرہ۔

وقال النبی ﷺ احبونی لحب اللہ واحبوا اھل بیتی لحبی۔

وقال النبی ﷺ ادبوا اولاد کم علی ثلث خصال حب نبیکم وحب اھل بیتہ وتلاوۃ القرآن۔

وقال النبی ﷺ من احدث فی امرنا ھذا او فی

امر دیننا مالیس منه فهورد۔

وقال النبی ﷺ من احدث حدثا او اعلی محدثا فعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس اجمعین۔ لن یقبل اللّٰه منه صرفا ولا عدلا۔

وعن ثوبان قال النبی ﷺ لا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد الاوثان فی الارض۔

وقال النبی ﷺ ایاکم والفرقة فانما هی الهالکة۔

وقال النبی ﷺ اضمنوالی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا اؤ تمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا اید کم۔

وقال النبی ﷺ اکملکم ایمانا احسنکم اخلاقا انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔

وعن عائشة الصدیقة رضی اللّٰه عنها قالت ما کان رسول اللّٰه بسباب ولا بفحاش ولا بلعان ولا ببذی۔

وقال النبی ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله کفر لیس المومن بسباب۔ من ضمن لی بین لحیتیه وبین رجلیه اضمن له الجنة۔

وقال النبی ﷺ واذا ظهرت البدع والفتن وسبت اصحابی فلیظهر العالم علمه فان لم یفعل فعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس اجمعین۔

(اعاذنا اللہ)

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

درود شریف پڑھ لو-----

## تمہید

بزرگو، نوجوانو، اسلام کے پروانو، دین کے مستانو، عزیز مسلمانو، خوشی ہوئی کہ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ زِدْنٰهُمْ هُدًى۔ نوجوانوں نے الحمدللہ میدان میں قدم رکھا ہے۔

## بڑھاپے سے پہلے جوانی غنیمت ہے

غالباً علامہ غزالی نے لکھا ہے کہ بڑھاپے کی ساری رات کی عبادت سے نوجوان کی دو رکعتیں افضل ہیں۔ گنبد خضریٰ کے مکین نے فرمایا شبابک قبل ھرمک جوانی کو غنیمت سمجھو، بڑھاپا آنے سے پہلے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری　　وقت پیری گرگ ظالم مے شود پرہیزگار

جوانی میں دین کی طرف قدم اٹھانا، سینے سے لگانا بڑی غنیمت ہے۔ میں ان کے والدین کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جن کے بچے ہیں، اچھے ہیں، دین میں سچے ہیں، خدا کرے یہ بچے، بچے رہیں۔ یہ لڑکے، لڑ، کے نہ آئیں، کچھ پڑھ کے آئیں۔ میں ان کے لیے دعا کرتے ہوئے آغاز کر رہا ہوں۔

## میری تقریر کا موضوع

میری تقریر کا اکثر حصہ، میرے موضوع کا، میرے دوستوں نے نہایت فصیحانہ، بلیغانہ، ادیبانہ، عجیبانہ، پیش فرما دیا ہے۔ آپ کو گرما دیا ہے۔

بہرحال یہ لاہور ہے، کئی قسم کا شور ہے، سنا ہے کہ بدعات کا بھی زور ہے،

مگر ہمارا مجمع قابل غور ہے۔

مجھے گالیاں وغیرہ تو آتی نہیں کچھ دلائل وغیرہ پیش کروں گا۔ آج میری تقریر کا موضوع ہے "صحابہ کرامؓ" علماء کرامؒ اور عشق رسول ؐ خیر الانام"---اسی کی ایک جھلک دوں گا۔ اگر انشاء اللہ زندگی رہی تو بار بار لیل و نہار' بر سر بازار' آپ کے سامنے حاضر ہوتے رہیں گے۔ سکون سے رہیں' صبر سے رہیں' جذبات میں نہ آئیں' کوشش کریں کہ دین سمجھ آ جائے۔ ایسا بھی نہ کریں کہ ماننے پر آئیں تو شرک کو مان لیں' نہ ماننے پر آئیں تو قرآن کو بھی نہ مانیں۔ ایسا نہ ہو---

## قرآن نے بار بار تدبر کی دعوت دی ہے

کچھ سوچیں قرآن نے بار بار عقل کو آفر کی ہے۔ قرآن کو بار بار دیکھو۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ۔ کہیں قرآن مجید میں ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کہیں ہے اَفَلَا تَشْعُرُوْنَ کہیں ہے اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ کہیں ہے وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوْا الْاَلْبَابِ نصیحت وہ پکڑے گا جو عقل مند ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں عاقل بنائے۔ (آمین)

اس وقت ملک نازک مرحلوں میں ہے۔ دعا کرو خدا اس کو فساد سے عناد سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

## غلط منصوبہ کا علم

ہمیں اس منصوبہ کا علم ہو چکا ہے کہ کابل' ایران اور بلوچستان کو یہ ایک ٹکڑا بنانا چاہتے ہیں۔ دعا کرو خدا تعالیٰ ان کی ریشہ دوانیوں کو خاک میں ملائے اور خدا ہمارے ان صوبوں کو آفات سے بچائے۔ (آمین)

حاضرین مکرم! ہر آدمی کا دعویٰ یہی ہے کہ ہم عاشق رسول ہیں۔ ہمیں حضور ﷺ سے محبت ہے۔ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ مردوں سے لے کر عورتوں تک' بڑوں سے لے کر بچوں تک' پیغمبر کی گلیوں کی مٹی کے ذروں سے بھی محبت

عطا فرمائے۔ (آمین)

یہی متاع عزیز ہے۔ اگر کوئی پیغمبر ﷺ کی گلی کی مٹی کی بھی گستاخی کرتا ہے' تو اس کے ایمان میں شک پڑ جاتا ہے۔

## صحابہؓ کی متاع عزیز

صحابہ کرام کے نزدیک سب سے بڑی چیز' بڑی متاع' بڑی دولت' بڑا سرمایہ' حضور پاک ﷺ کی پاکیزہ صفات کی دولت بابرکات تھی۔

اتنا مجنوں کو لیلیٰ سے' ہیر کو رانجھے سے' کسی دنیا کے عاشق میں اتنا عشق نہیں تھا کہ جتنا پاک پیغمبر ﷺ کی جماعت کو مصطفیٰ ﷺ کی ذات سے عشق و پیار تھا۔ میں آپ کو اپنے اکابرین کے پاس بھی لے چلوں گا کہ ان کو حضور ﷺ سے کتنی محبت تھی۔ اسی میں سب کچھ آ جائے گا۔ زبان سے کہنا تو آسان ہے کہ عاشق رسولؐ ہے' جب عقیدہ پوچھو تو فضول ہے' آدمی دیکھو تو نامعقول ہے۔ دعا کرو خدا ہم سب کو عشق رسولؐ عطا فرمائے۔ (آمین)

ہماری رفتار میں' گفتار میں' کردار میں' افکار میں' لیل و نہار میں' عادات میں' تاثرات میں' جذبات میں' خیالات میں' واقعات میں' دن رات میں' حالات میں' ہر بات میں' افعال میں' اقوال میں' چال میں' خیال میں' ہر حال میں خدا حضور ﷺ کی تابعداری عطا فرمائے۔ (آمین)

## میرا عقیدہ

میرا عقیدہ یہ ہے کہ جو نبی پاک ﷺ کا تابعدار ہے وہ گرچہ دعویٰ نہ کرے حب دار ہے' جو حب دار ہے اس کا بیڑہ پار ہے۔ جو پیغمبر ﷺ کا غلام تابعدار نہیں لاکھ دعویٰ کرے وہ حب دار نہیں۔ حب دار نہیں تو بیڑہ پار نہیں۔ اس جیسا کوئی خوار نہیں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

## نوجوانوں سے عرض

میں اپنے نوجوانوں سے عرض کروں گا کہ آپ اپنی سیرت و صورت میں ایسا نقشہ بنائیں کہ دور سے دنیا دیکھ کر کہے کہ خادم اسلام جا رہا ہے' یہ دیکھو لاہور میں محمد ﷺ کا غلام جا رہا ہے۔

## صحابہؓ کو حضور ﷺ کی سنت سے محبت

یہی چیز صحابہ میں تھی۔ ایک صحابی کی داڑھی مبارک کے دو بال تھے۔ وہ ان کو کنگھا کرتے تھے۔ ایک شخص نے کہا' انظروا الی شعرة کیف یتحرک فی الریح "اس کا بال دیکھئے کہ ہوا میں کیسے ہل رہا ہے"۔ دو بال تھے ایک بال ہل رہا تھا' تو صحابی نے ان بالوں کو پکڑ کر کہا' اترک سنه حبیبی لقول هذا حمقا۔ "تمہارے اس مسخرے اور مذاق کی وجہ سے میں اپنے محبوب کی سنت کو چھوڑ دوں؟" میں نے ان دونوں بالوں کو اس لیے نہیں رکھا کہ خوبصورت لگیں' اس لیے رکھا ہے کہ محبوب کی سنت زندہ رہے۔ (سبحان اللہ)

تمام صحابہ عاشق رسولؐ تھے مگر عبداللہ ابن عمر منفرد عاشق رسولؐ تھے۔ سنت رسولؐ کے گرویدہ تھے۔

میں آپ کو ایک جھلک دوں گا۔

حضور پاک ﷺ نے بھی یہی فرمایا من احب سنتی فقد احبنی۔ "جس نے میری سنت سے' میرے طریقے سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا"۔ من احبنی کان معی فی الجنة "جو میرے ساتھ پیار کرتا ہے' وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا"۔

## صحابیؓ کی آرزو حضور ﷺ کے بغیر جنت کی ضرورت نہیں

ایک صحابیؓ نے کہا "حضرت میری ایک عرض ہے"۔ فرمایا "کیا ہے؟" مرافقتک فی الجنۃ۔ میرا دل چاہتا ہے کہ جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ مجھے جنت کی آپ کے سوا کوئی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا "تم نے بڑا دعویٰ کر دیا ہے' بڑا سوال کیا ہے اعنی علی کثرۃ السجود اب خدا کی عبادت زیادہ کیا کرو' میری سنت سے پیار کرو' میں مصطفیٰؐ تمہیں جنت میں ساتھ لے کر جاؤں گا"۔

## جنت میں حضور ﷺ کی معیت کیسے حاصل ہوگی

آپ نے فرمایا ان اولی بی یوم القیامۃ المتقون-این ما کانوا حیث ما کانوا تم اگر متقی بن جاؤ تو جہاں بھی تمہاری موت آئے میں محمد تمہیں جنت میں ساتھ لے کر جاؤں گا۔ میں قیامت کے دن حوض کوثر پر انتظار کروں گا' جب تک میرے متبع سنت نہیں آئیں گے میں پل صراط پر قدم نہیں رکھوں گا۔ پیغمبر ﷺ وفادار ہیں اللہ ہمیں بھی ان کا وفادار بنائے۔ (آمین)

ساری کائنات سے حسین' دلنشین' ماہ جبین' نازنین' بہترین' بالیقین' صاحب جمال' صاحب کمال' آمنہ کا لال' محبوب ذوالجلال' آؤ میں ان کے دروازے کا پتہ بتاؤں جو سب سے حسین ہے' کوئی کسی کا محبوب ہے' وہ خدا کا محبوب ہے۔

## حضور ﷺ کو خدا نے سنوارا ہے

ہمارے بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اماں اپنے بیٹے کو سنوارتی ہے' خدا اپنے نبیؐ کو خود سنوارتا ہے۔ خود پیغمبرؐ کو پاک پیدا کیا' خود زلفوں کو گھنگھریلا بنایا' دانتوں کو موتیوں جیسا بنایا' پیغمبر کے سینے میں خوشبو عطا کی' تاکہ خوشبو لگانے کی ضرورت نہ پڑے' خود محمد ﷺ معطر بن گئے۔ (سبحان اللہ)

پیغمبرؐ کی حفاظت کی ذمہ داری خود اٹھائی۔ نبی فرش پر ہے محافظ عرش پر ہے۔ معلم بھی خود بنا نبی متعلم ہے' خدا معلم ہے' شاگرد فرش پر ہے' استاد عرش پر ہے اور سبق مل رہا ہے۔

## حضور ﷺ کی ہر چیز سب سے احسن ہے

حضور ﷺ حسینوں میں احسن ہیں' جمیلوں میں اجمل ہیں' کاملوں میں اکمل ہیں' شریفوں میں اشرف ہیں' نبیوں میں افضل ہیں۔ میں یہی سمجھانے آیا ہوں کہ آقا ﷺ کی گلیاں بھی حسین ہیں' پیغمبرؐ کے مدینے کے پہاڑ بھی حسین ہیں' ذرا آپ جا کر دیکھیں خدا کی قسم حضور ﷺ کی مسجد ایسے معلوم ہوتی ہے کہ فرشتوں نے اسے تعمیر کیا ہے۔

جب کالا بلالؓ منبر پر کھڑے ہو کر اذان دیتا ہے تو وہ ساری کائنات سے زیادہ حسین نظر آتا ہے۔ حضور ﷺ ساری کائنات سے زیادہ حسین ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک کے سترہ بال سفید تھے۔ ایک صحابی نے کہا "یارسول اللہ ﷺ! آپ بوڑھے ہو رہے ہیں اور آپ کے چہرے میں تو ہشاشت ہے بشاشت ہے' مسرت ہے' فرحت ہے' چمک ہے' دلبریں ہے' محبوب چہرے پر تو رونق ہے' جمال ہے' پھر میرا خیال ہے کہ سفید کیوں بال ہے' یہ کیا حال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" شیبتنی ھود اللہ کے ڈر کی وجہ سے بال سفید ہو گئے ہیں"۔ مگر آپ کے حسن میں فرق نہیں آیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے آقا کی صورت میں فرق نہیں آیا۔ (بے شک)

وہ لوگ غلط کہتے ہیں کہ یہاں نبی کی شکل انسانی تھی' معراج پر جانے لگے تو ملک بن گئے اوپر گئے تو خود خدا بن گئے (استغفراللہ) نہ جانے پیغمبر کو بھی انہوں نے کیا سمجھا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے۔

## حضور ﷺ کے بارے میں ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آمنہ کی گود سے لے کر روضہ مبارک تک مصطفےٰ ﷺ کی وہی صورت رہی۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا نے وہ کالب ہی توڑ دیا ہے جس میں محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔

رخ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں' نہ دکان آئینہ ساز میں

ایک ہی موتی تھا جو آمنہ کی گود میں آگیا' میں صرف عشق رسول پر چند موتی دے رہا ہوں۔

یہی جھگڑا ہے' کوئی کہتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں۔ نہ جانے یہ کیسے عاشق ہیں کہ نبی کی گلیوں سے تو دشمنی ہے' مدینے والوں سے تو دشمنی ہے' پھر یہ کیسے عاشق رسولؐ ہیں' سنت رسولؐ سے تو دشمنی ہے۔

## بدعتی اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے

ہمارے بخاریؒ فرماتے تھے کہ جو دین میں نئی چیز پیدا کرتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے نبی کو (نعوذ باللہ) ریٹائر کر دیا ہے اور خود میں نبی بن رہا ہوں۔ پیغمبر نے دین پورا نہیں کیا میں کر رہا ہوں۔

وہ حقیقت میں قرآن کو پھاڑ کر پھینک رہا ہے کہ مجھے قرآن کی ضرورت نہیں' بلکہ میرا دین وہ ہے جو خود بنا رہا ہوں' یہ دین میں مداخلت ہے' دین میں مداخلت ناقابل برداشت ہے' دین پورا ہو چکا ہے۔

## گیارہویں فرض نہیں زکوٰۃ فرض ہے

میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ نیا دین بنا کر پہلے دین کو مسخ کرنا چاہتے ہیں' گیارہویں شریف کو بنا کر زکوٰۃ کو ختم کر رہے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ لوگ

گیارہویں زیادہ دیں اور زکوٰۃ کوئی نہ دے۔ حالانکہ زکوٰۃ فرض ہے۔

## زکوٰۃ نہ دینے والوں کا جہنم میں حال

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا میں نے معراج کی رات دیکھا کہ زکوٰۃ نہ دینے والے لوگ ننگے کھڑے تھے' آگے کپڑا دیتے تھے تو پیچھے سے ننگے ہوتے تھے۔ پیچھے دیتے تھے تو آگے سے ننگے ہوتے تھے۔ فرمایا وہ تھوہر کو ایسے کھا رہے تھے جیسے بکری کسی گھاس کو کھاتی ہے۔ چیخ رہے تھے اور ان کے وجود کو داغا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا' جبرئیل کون ہیں یہ لوگ؟ فرمایا کہ آپ کی امت کے وہ بدبخت لوگ ہیں کہ جن پر زکوٰۃ فرض تھی اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس کے بارے میں میرا دل چاہتا ہے کہ میں اعلان جنگ کر دوں اور کر دیا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں' ابوبکر نے فرمایا کہ منکر زکوٰۃ میرے نزدیک کافر ہے' اس کے ساتھ جہاد ضروری ہے' زکوٰۃ فرض ہے۔

## درود پڑھنے کا حکم ہے انگوٹھے چومنے کا نہیں

ان مسائل سے نئے مذہب بن گئے۔ کچھ مسائل سمجھا دوں' ایک دوست انگوٹھے چومتا ہے' ایک دوست درود پڑھتا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ثواب درود میں زیادہ ہے یا انگوٹھے چومنے میں؟ (درود میں) آپ انصاف کریں' لڑائی چھوڑیں' میں پوچھتا ہوں کہ فرشتے درود کی ڈاک مدینے میں لے جاتے ہیں یا انگوٹھے لے جاتے ہیں؟ (درود کی ڈاک) ستر ہزار فرشتہ نبی کے روضے پر درود شریف پڑھ رہا ہے یا انگوٹھے چوم رہا ہے؟ (درود پڑھ رہا ہے) نماز میں درود پڑھا جاتا ہے یا انگوٹھے چومے جاتے ہیں؟ (درود پڑھا جاتا ہے) نبی کے روضے پر درود پڑھا جاتا ہے یا انگوٹھے چومے جاتے ہیں؟ (درود پڑھا جاتا ہے)

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا۔

اے ایمان والو درود پڑھو یا انگوٹھے چومو ؟(درود پڑھو)

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرۃ۔

رغم انف رجل من سمع اسمی فلم یصل۔

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔

وہ بخیل ہے جو محمد ﷺ پر درود نہ پڑھے۔ ﷺ

آپ ﷺ نے فرمایا اس کی دعا قبول نہیں ہوتی جو درود نہ پڑھے۔ درود شریف پڑھو گے تو دعا کو سپرٹ آئے گی۔ بھائیو آپ بھی درود پڑھا کریں۔

## لوگ درود پڑھتے نہیں گاتے ہیں

میں تو سمجھتا ہوں کچھ لوگ درود پڑھتے نہیں بلکہ درود گاتے ہیں۔ درود گایا نہیں جاتا درود پڑھا جاتا ہے۔ صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح کہہ رہے ہیں)

سنجیدگی سے سوچو، مجھے گالیاں نہیں آتیں، کچھ دلائل اور کچھ مذہب کی باتیں میرے سینے میں ہیں۔ ہم نے تو ہر باطل سے ٹکر لی ہے۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

ہمارا کنکشن انشاء اللہ مکہ و مدینہ سے ہے اور رہے گا۔ (انشاء اللہ)

مرزائیوں سے پوچھو تو ان کو ہم نے کھڈے لین لگا دیا ہے۔ الحمد للہ۔۔ اللہ کے فضل سے۔

انگریز سے پوچھو کہ اب تک تیری پتلون کے بٹن ٹھیک کیوں نہیں ہوئے، ابھی تک ٹوٹے ہوئے نظر آتے ہیں، ابھی تک ہمارا نعرہ فضاؤں میں گونج رہا

ہے۔(لعنت برپدر فرنگ) انگریز کے باپ پر ہماری لعنت ہے۔ یہ بخاریؒ کی گونج ہے اس کی گھن گرج ہے۔

بہرحال جس نے بھی ہم سے ٹکر کھائی ہے برباد ہوا ہے۔ ہم ملک کی فضا خراب نہیں کرنا چاہتے۔ آپ سکون سے رہیں اتنے بھی سخت جذبات میں نہ آئیں۔

نظام مصطفیٰ ﷺ کی تحریک کو فیل کرنے کے لیے کچھ منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ نظام مصطفیٰ آئے گا۔

اگر فقہ حنفی آئی تو اس میں بھی یہ مسائل نہیں مثلاً گیارہویں' بارہویں' تیجہ تیجی' چوتھی' یہ فقہ حنفی میں نہیں ہے۔ "فتاویٰ عالمگیری" میں بھی نہیں ہے' خدا کی قسم اس میں بھی نہیں ہے' یہ چیزیں نہیں ہیں۔

نہ یہ چیزیں قرآن میں' نہ نبی کے فرمان میں' نہ فتاویٰ عالمگیری کے بیان میں' یہ تو ہے کسی کے توشہ دان میں۔ میں کسی کو برا نہیں کہہ رہا۔ قرآن کہتا ہے لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کسی کو برے لقب سے یاد نہ کرو۔ مجھے قرآن روکتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضور کو مذمم کہا۔ ایک صحابی نے تلوار اٹھالی کہ تم نے کیا بکواس کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابی ناراض نہ ہو۔ انہ یسب مذمما وانا محمد' یہ مذمم کو گالیاں دے رہا ہے' اس کو میرا نام بھی نہیں آتا۔ میرا نام تو محمدؐ ہے۔ یہ سٹیج رسول ہے' منبر رسول پر ہم شائستگی برقرار رکھیں گے اور اخلاق سے آپ کو سمجھائیں گے' دین تلوار سے نہیں آیا دین پیغمبر ﷺ کے پیار سے آیا ہے۔

لوگ آتے ہیں کہ علماء سے کوئی دینی باتیں سنیں اور علماء کفر کی مشین بن کر کھڑے ہو جائیں تو لوگ بے چارے کیا کریں۔ مجھے اپنے خاتمہ کا پتہ نہیں کہ کیا ہو گا' دوسرے کو کافر کیسے بناؤں۔ (بے شک) مجھے فرمان رسول یاد ہے۔

## انما الاعمال بالخواتیم

## کسی پر لعنت نہ کرو

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو لعنت کرے تو لعنت آسمانوں کی طرف جاتی ہے' واپس آتی ہے تو ادھر ادھر گھومتی ہے۔ جس پر لعنت کی جاتی ہے اگر وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت کرنے والے کے منہ پر قیامت تک برستی رہتی ہے۔

فرمایا الاناء یترشح بما فیہ۔ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی نکلتا ہے۔ دودھ ہے تو دودھ نکلے گا' پانی ہے تو پانی نکلے گا' شراب ہے تو شراب نکلے گی' پیشاب ہے تو پیشاب نکلے گا ہمارے برتن میں ہے بھی رحمت' نکلتی بھی رحمت ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا پورے پاکستان میں بسنے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک میواتی کہہ رہا تھا' یااللہ مجھے تو مانگنا بھی نہ آوے' یااللہ اگر تو در سے دھکا دے دے تو پھر ہمیں کون اٹھائے گا۔ دعا کرو خدا ہمیں اپنے دروازے پر لے آئے۔ (آمین)

بہرحال آپ کی بھی کوشش ہے کہ ہم بھی عاشق رسول بنیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ہم سب کو رسول اللہ کا دیوانہ بنائے۔ (آمین)

سب سے بڑی چیز حضور ﷺ کی محبت ہے۔ المرء مع من احب۔ فرمایا' جس سے پیار کرتے ہو قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھو گے۔ میں ان کو کیسے عاشق رسول کہوں جو نبی کی گلیوں سے دشمنی رکھتے ہیں' پیغمبرؐ کے مصلے سے دشمنی رکھتے ہیں۔

## حضرت مدنیؒ عاشق مدینہ

میں تو اس حسین احمد مدنی کو دیکھ چکا ہوں۔ میں نے زیارت بھی کی ہے'

مٹھیاں بھی بھری ہیں' خدمت بھی کی ہے' جب تقسیم ہو رہی تھی تو دین پور شریف تشریف لائے تھے۔ مولانا مدنی جب مدینہ شریف سے واپس آئے تو کچھ سفوف اپنے ساتھ لائے' جس کو کوئی تکلیف ہو اس کو دیتے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا ہے؟ کوئی خاص نسخہ ہے؟ فرمایا' یہ کوئی نسخہ نہیں یہ نبی کے مدینے کی گلیوں کی کھجوروں کی گٹھلیاں ہیں۔ حسین احمد کا عقیدہ ہے کہ تمہارے حکیموں اور ڈاکٹروں کی گولیوں میں اتنا اثر نہیں جتنا محمد ﷺ کی گلیوں کی گٹھلیوں میں اثر ہے۔ (سبحان اللہ)

ایسے لوگ کہاں سے لاؤ گے۔ ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ خدا کی قسم هٰؤُلَاءِ اٰبَائِیْ فَجِئْنَا بِمِثْلِهِمْ۔ یہ ہمارے آباؤ اجداد ہیں' ایسا کوئی ہمیں لا کر دکھائے۔

## حضرت انور شاہ کشمیریؒ عاشق رسول ﷺ

مجھے ایک انور شاہؒ دکھاؤ جس کو نبی ﷺ کی ساری احادیث یاد تھیں۔ مجھے ایک تو اشرف علی تھانویؒ دکھاؤ جس نے اٹھارہ سو دین کی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔

وہ تو ایک عجیب وجود تھے۔ ان کے جانے کے بعد ہم یتیم ہوگئے مگر یہ نہ سمجھنا کہ بخاریؒ قبر میں چلا گیا اور دیوبندی لاوارث ہوگئے۔ دیوبندی اب بھی مضبوط ہیں۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے' ان کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتے۔

## بخاریؒ نے گورنری کو لات ماردی

ہمیں انگریز نہیں خرید سکا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو گورنری پیش کی' بڑا عجیب تھا' بڑا سیانا تھا' مگر آنکھ سے کانا تھا' آنکھ سے لاڑکانہ تھا۔ اس نے کہا کہ عطاء اللہ گورنری لے لو اور ہمارے خلاف تقریریں نہ کرو۔

فرمایا' یہ نہیں ہو سکتا انگریز! میں تیری گورنری کو ٹھوکر سے اڑا دوں گا مگر میں یہاں سے لے کر تختہ دار تک مصطفیٰ ﷺ کا قرآن سناتا رہوں گا۔ یہ ہمارے اکابر ہیں۔

خیر توجہ کیجئے میں کچھ آپ کو تڑپانے آیا ہوں۔ بڑی فہمیدہ' سنجیدہ' شگفتہ بات سنیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

## ہر چیز کا علم اللہ کو ہے

ایک علمی بات کہہ دوں۔ ایک دفعہ حضور ﷺ مدینے سے گزر رہے تھے۔ نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں کہوں گا حافظہ ہمارا صحیح ہے۔ ننھی ننھی بچیاں گیت گا رہی تھیں۔ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ۔ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ۔ یہ گا رہی تھیں' کہہ رہی تھیں کہ ہم میں ایسا نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' دعی۔ دعی۔ دعی۔ لا تقولی وقولی ما تقولین۔ چھوڑو اس مصرعے کو چھوڑ دو جو پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو' میں کل کی بات نہیں جانتا۔ کل کی بات میرا اللہ جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فوراً تردید کر دی۔ سب چیزوں کا علم کس کو ہے؟ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وہی جانتا ہے جو خالق ہے۔

میں نے ایک دوست سے کہا کہ اس آیت کا ترجمہ کرو۔ وَمِنْ حَوْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ مدینے کے باہر بہت سارے منافق رہتے ہیں۔ میرے پیغمبر ان کا آپ کو پتہ نہیں' مجھے پتہ ہے کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) تو وہ ہی! ہی! ہی! کرنے لگا۔

## عجیب نکتہ

میرا اور میرے اکابرین کا عقیدہ یہ ہے کہ ساری کائنات کے انبیاء و فرشتے جمع کر لو' ان کے علوم جمع کر لو' تو تمام کائنات کے علوم ایک چلو بنے گا نبی کا علم

دریا سے بھی زیادہ ہے۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی)

لیکن نبی کا علم خدا کے برابر نہیں ہے۔ انہی مسائل پر جاہل آپ کو خراب کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ قیامت تک دنیا علوم پڑھتی رہے' نبی کے کروڑویں حصے کے علم کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ دعا کرو خدا ہم سب کو نبی کے دروازے پہ لے جائے۔ (آمین) ہم یہی کہتے ہیں۔

وہ دن خدا کرے آئے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاک در رسول کو آنکھوں کا سرمہ بنائیں ہم

چوہدری افضل حق جو سی آئی ڈی افسر تھا' عطاء اللہ شاہ بخاری کی غلامی میں جب آیا تو انگریز کے خلاف ایک مجاہد بنا۔ وہ کہتا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ جب ہجرت کے وقت اونٹنی پر جا رہے تھے۔ (یہ بات اس نے محبوب دو عالم میں لکھی ہے) فرشتے کہہ رہے تھے کہ اے غبار! اڑ کر ضائع نہ ہو جانا آنے والی نسلیں تجھے آنکھوں کا سرمہ بنائیں گی۔ (سبحان اللہ)

ہم ہر حدیث کے ساتھ درود پڑھتے ہیں' جیسے قال النبی ﷺ مولانا مدنی تو حضور ﷺ کے روضے پر سترہ سال درود پڑھتے رہے' ہم اپنی صفائی نہیں دیتے۔

اب ہم سوال کریں گے' آپ جواب دیں۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ گیارہویں شریف فرض ہے؟ (نہیں) واجب ہے؟ (نہیں) سنت ہے؟ (نہیں) حضور ﷺ سے لے کر ابوحنیفہؒ تک کسی نے دی؟ (نہیں) خود پیران پیر نے حکم فرمایا ہے؟ (نہیں) میں نے پوچھا کہ چھوٹی دیگ کیوں ہے؟ جواب ملا کہ چھوٹی گیارہویں ہے۔ یہ بڑی دیگ کیوں ہے؟ جواب ملا کہ بڑی گیارہویں ہے۔ دیگ کے ساتھ گیارہویں چھوٹی بڑی ہو جاتی ہے۔

خیرات کرنا ٹھیک ہے اور یہ نیت کرنا کہ گیارہویں کا دودھ نہ دیا تو نقصان ہوگا' پیران پیر آ کر بھینس مار جائیں گے' یہ غلط عقیدہ ہے۔ ولی ایسے کام نہیں

کرتے کہ دودھ نہ دیں تو بھینس مار دیں' لوگوں کے بچے روتے رہیں' یہ باتیں غلط بنائی گئی ہیں۔ جس کو جنت کے میوے مل رہے ہیں' وہ تمہارے دودھ کا کیا کرے گا۔ دعا کرو خدا ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

## اصل مذہب قرآنی ہے

یہ مسائل بعد کے ہیں' نہ قرآن میں ہیں نہ نبی کے فرمان میں' یہ کچھ نکلا ہے ہندوستان میں۔ ہمارا مذہب نہ قادیانی ہے' نہ ایرانی ہے' نہ ہندوستانی ہے' ہمارا مذہب قرآنی ہے۔

## قیامت کے دن ان بزرگوں کو کیا جواب دو گے

میں کہتا ہوں کہ تم پیران پیرؒ کے لیے تو گیارھویں شریف دیتے ہو' معین الدین چشتی کے لیے' فرید الدین کے لیے' جلال الدین بخاری کے لیے' بایزید بسطامی کے لیے' جنید بغدادی کے لیے' علی ہجویری کے لیے' قطب الدین بختیار کاکی کے لیے' بہاؤ الحق زکریا کے لیے' رکن شاہ کے لیے کیوں نہیں دیتے (رحمھم اللہ) وہ تو پھر قیامت کے دن ڈنڈے لے کر آ جائیں گے کہ پیران پیرؒ کو گیارہ پیالے اور ہمیں ایک بھی نہ دیا۔ یہ تو لڑائی بن جائے گی۔ اللہ والے تمہیں ٹھیک کر دیں گے۔

ملتان میں سوا لاکھ ولی سو رہا ہے۔ سوا لاکھ ڈنڈے پڑیں گے۔ حسین پاکؓ کہیں گے کہ دسویں کو مجھے پانی تک نہ ملا' میرے نواسے کو دودھ پلاتے رہے اور مجھے پانی بھی نہ ملا۔ بتاؤ کیا جواب دو گے۔

بی بی بتول رضی اللہ عنہا کہیں گی کہ میں تین رمضان کو رخصت ہوئی' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں پندرہ شوال کو رخصت ہوا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں اٹھارہ ذی الحج کو رخصت ہوا' فاروق رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں یکم محرم کو رخصت ہوا' ابوبکر رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں تیئس جمادی

الثانی کو رخصت ہوا‘ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ میں اٹھائیس صفر کو رخصت ہوا‘ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہیں گی کہ میں سترہ رمضان کو رخصت ہوئی‘ حضرت علیؓ کہیں گے کہ میں اکیس رمضان کو رخصت ہوا‘ تاریخیں میں بتا دیتا ہوں‘ دودھ تم جمع کرتے جاؤ۔ یہ سارا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔

## چھوٹا ختم‘ بڑا ختم

میں نے خود ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سامنے روٹی آئی۔ سالن وغیرہ سادہ تھا‘ ساگ تھا یا کوئی سبزی تھی۔ آنے والے نے کہا‘ حضرت اس پر ختم پڑھو۔ یہ نہیں کہا کہ ختم کرو بلکہ کہا‘ ختم پڑھو۔ وہ مجھے بھی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو کہنے لگا ”اجمعین“

ایک اور کھانا آیا۔ اس نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو اس میں ماشاء اللہ بھنا ہوا گوشت‘ پلاؤ‘ زردہ تھا۔ اس مولوی صاحب نے آنکھیں بند کر لیں اور پڑھنے لگا‘ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ میں نے پوچھا کہ یہ قرآن کھانے کے لیے آیا ہے؟ دعا کرو خدا ہمیں قرآن کو سمجھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

## ایصال ثواب برحق ہے

غریبوں کے لیے خیرات کرو‘ خیرات کا ثواب جدا‘ غریب کو دینے کا ثواب جدا‘ کھلاؤ غریبوں کو اور ثواب پہنچاؤ اللہ والے کی روح کو‘ غریب کے پیٹ میں کھانا پہنچے گا‘ اللہ والے کی قبر پر بارش ہوگی۔ یہ دین ہے‘ باقی ڈالڈے کا خالی ٹین ہے۔ خدا ہدایت بخشے (آمین) یہ میں اس لیے بتا رہا ہوں کہ یہاں یہ مذہب بن گئے ہیں۔ کسی کو مداخلت فی الدین کی اجازت نہیں۔ دین وہی ہے جو خدا اور رسول ﷺ نے فرمایا۔ اب مجھ سے عشق رسول ﷺ سنو۔ میرے لیے بھی دعا کرو کہ خدا ہمیں نبی کی گلیوں کا بھی عاشق بنائے۔ (آمین) کہنا آسان ہے نبھانا مشکل

ہے۔

## صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عاشق صادق

صدیقؓ کو پیغمبرؐ سے عشق تھا (بے شک) میں تمہیں موتی دوں۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو جمعہ کے دن منبر پر آئے۔ کھڑے ہوئے تو حیران ہو گئے۔ کتنی دیر کھڑے رہے اور پھر اتنا کہا' سمعت قبل ایام علی هذا المنبر یخطب۔ اس منبر پر میرا محبوب خطبہ دیتا تھا۔ اتنا کہا پھر منبر سے گر گئے۔ کہنے لگے کہ صدیق ہے اور محبوب نظر نہیں آ رہا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ چیخیں نکلیں' اور مسجد میں کہرام مچ گیا۔ فرمایا آج میں کیسے اس منبر پر کھڑا ہوں جس منبر پر میرا محبوب کھڑا ہوتا تھا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ بارش شروع ہوئی۔ یہ آج آپ کو نئی باتیں سنا رہا ہوں۔ بارش شروع ہوئی تو مسجد نبوی کی چھت ٹپکنے لگی۔ پانی اندر آ گیا۔ غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے۔ کہنے لگے یاخلیفہ رسول اللہ بدل هذا السقف حضرت آپ اس چھت کو بدلیں' یہ چھت پرانی ہو چکی ہے' پانی بہہ رہا ہے۔ صدیق خطبہ چھوڑ کر چلے آئے۔ وہ کیچڑ اپنے منہ پر ملنے لگے' کپڑوں پر ملنے لگے' بار بار دیکھتے تھے کہ یہ پانی وہاں سے آ رہا ہے جہاں میرے محمد ﷺ کے ہاتھ لگے تھے۔ جہاں حضور ﷺ نے چھڑیاں رکھی تھیں' یہ پانی نہیں یہ میرے محبوب کی نشانی ہے۔ (سبحان اللہ) یہ عاشق رسول ﷺ تھے۔

## حضور ﷺ کا اپنے دشمنوں سے سلوک

تم کیا عاشق رسولؐ ہو۔ میں تو کبھی اس پر تقریر کروں گا کہ تم کیا عاشق رسولؐ ہو۔ نبی پاک ﷺ اپنے دشمنوں کے لیے بھی چادر بچھا دیتے تھے۔ تم مسلمانوں پر بھی لعنت کرتے ہو' جہاں جاؤ لعنت ہی لعنت ہو رہی ہے' کفر کے سوا

بات ہی نہیں کرتے ہو۔ یعنی جنت کے ٹھیکیدار تم ہو؟ یہ اللہ کا اختیار ہے۔ دعا کرو خدا ہدایت بخشے۔ (آمین)

## عاشق رسول ﷺ دیوبندی

ماریں ہم کھائیں اور عاشق رسول ﷺ تم ہو۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے:

پھول پتیوں پر تو سب کی نظر نثار ہے
مگر جڑ کی خبر نہیں جس کی اپنی بہار ہے

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے تھے' انگریز ہاتھ کاٹ دے تب بھی دامن نبوت نہیں چھوڑوں گا' گولی مار سینے سے گزر جائے گی عشق محمد ﷺ نہیں نکل سکتا۔ (سبحان اللہ)

فرماتے تھے کہ میں جب تک زندہ ہوں کسی مرتد کو محمدؐ کی کرسی پر آرام سے نہیں بیٹھنے دوں گا۔

اکثر یہ پڑھا کرتے تھے:

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم و گماں سے بلند
خدا کا حسن انتخاب' انتخاب لاجواب

فرماتے تھے کہ خدا اپنے ہاتھ سے نبی کو کنگھی خود کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ باپ اپنے بیٹے کی انگلی پکڑ کر چلاتا ہے' خدا نبی کی انگلی پکڑ کے خود چلاتا ہے۔

توجہ کیجئے بارہ بج رہے ہیں' خیر بارہ تو سکھوں کے بجتے ہیں' مسلمان ایک بجے پھر تہجد کے لیے مصلے پر ہوتا ہے' میں نے یہ رائیونڈ میں دیکھا ہے۔ میں نے سمجھا کہ یہ کلمہ و نماز والی جماعت ہے۔ جب میں نے ان کو قریب سے دیکھا کہ یہاں تو مصطفیٰ ﷺ کے مستحب بھی قضا نہیں ہوتے۔ کھانے میں پہلے رسول اللہ ﷺ کی سنت بیان کی جاتی ہے۔ یہ لوگ جن کو پگڑی باندھنا نہیں آتی

تھی، جن کو کلمہ نہیں آتا تھا' وہ رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کرتے ہیں۔

عزیزان مکرم! میں آپ کو سمجھانے آیا ہوں۔ آپ کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ دیوبند والے' عطاء اللہ شاہ بخاری والے' دین پور والے' نبی کو نہیں مانتے۔ ہم جھوٹے نبی کو نہیں مانتے' مرزائی کو نہیں مانتے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کا دشمن ذلیل ہو گا۔ حسین احمد نے سترہ برس رسول اللہ ﷺ کے روضے پر درس حدیث دیا۔ شیخ العرب والعجم کا لقب پایا۔ شیخ الاسلام کا لقب پایا۔ یہ ذلیل ہے یا عزیز ہے؟ (عزیز ہے)

دس سال تک حسین احمد مدنیؒ کا شاگرد مسجد نبوی کا امام بنا رہا۔

مولانا مدنیؒ کا بھائی مدینے کا گورنر رہا ہے۔ یہ ذلت ہے یا عزت ہے؟ (عزت ہے)

یہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جس کے جنازے پر ڈھائی لاکھ انسان تھا' یہ عزت تھی یا ذلت؟ (عزت تھی)

یہ احمد علی لاہوریؒ آج بھی جا کر میانی شریف کے قبرستان سے پوچھو کہ خدا کی قسم قبرستان کی مٹی بتا رہی ہے کہ احمد علی کی قبر جنت کا باغ بن چکی ہے۔ یہ ذلت ہے یا عزت ہے؟ (عزت ہے)

## حضرت درخواستی اور حدیث

یہ مولانا عبداللہ درخواستی' جب مسجد نبوی میں بیٹھ کر حدیث شروع کرتا ہے تو ایک مصری کہتا ہے' یا اھل المدینہ ان کنتم ما رایتم اباھریرۃ فھذا ابوھریرۃ۔ ابو ہریرہ کا نام تم نے سنا ہے۔ یہ آج ابو ہریرہ کا غلام بیٹھا ہے۔ جس طرح ابو ہریرہؓ آنکھیں بند کر کے حدیث پڑھتا تھا' اسی

طرح یہ بھی حدیث پڑھتا ہے۔

قد خرجت منکم النعمۃ وذھبت عندالعجم۔

عربیو! آج عجم کا آدمی آکر محمد ﷺ کے عرب کو نبیؐ کی حدیث سنا رہا ہے۔
(سبحان اللہ) یہ عزت ہے یا ذلت ہے؟ (عزت ہے)

آج مولانا زکریا وہاں حدیث پڑھا رہے ہیں۔ آج قاری فتح محمد وہاں قرآن کی مشق کروا رہے ہیں۔

(نوٹ) یہ حضرت کی ۱۹۷۹ء کی تقریر ہے اس وقت دونوں بزرگ حیات تھے) وہاں اکثر مدرس ہمارے ہیں۔ الحمدللہ یہ ذلت ہے یا عزت ہے؟ (عزت ہے)

یہ ذلت نہیں کہ یہاں سے حج کرنے جائیں اور وہاں جاکر چھ مہینے جیل میں رہیں؟ (یہ ذلت ہے۔)

یہ ذلت نہیں کہ مسجد نبوی میں اذان شروع ہو رہی ہو اور یہ مسجد چھوڑ جائیں۔ دنیا نماز پڑھ رہی ہوتی ہے اور یہ ابھی تک استنجاء کر رہے ہوتے ہیں' یہ ذلت ہے۔

نبی کے دشمن کی عزت نہیں ہوتی' دعا کرو خدا ہم سب کو نبی کا دیوانہ بنائے۔ (آمین)

میں کہتا ہوں کہ اتنا محکوم کو حاکم سے' باپ کو اولاد سے' میں کہتا ہوں کہ اتنا مجنوں کو لیلیٰ سے پیار نہیں تھا جتنا صحابہؓ کو مصطفیٰؐ سے پیار تھا۔ اس پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے وقت نہیں اس لیے پھر کبھی آیا تو ملاقات ہوگی۔

## فقہ حنفی اور جعفری میں فرق ہے

کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ فقہ حنفی اور فقہ جعفریہ میں فرق نہیں۔ ان میں بہت فرق ہے۔ ہماری اذان میں فرق ہے' نماز میں فرق ہے' بہت کچھ فرق ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اذان اس لیے نئی شروع کی ہے' تاکہ پتہ

چلے کہ ہماری مدینے کی اذان نہیں ہماری پاکستانی اذان ہے۔

ہماری اذان بلالی ہے' دوستوں کی اذان دیالی ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ سنت پیغمبرؐ نہیں یہ سنت تاپکر ہے۔ (بے شک)

ہم نہ فسادی ہیں نہ فساد کے عادی ہیں' ہم تو اتحادی ہیں۔ (سبحان اللہ)

ہمارا اتحاد قائم ہے۔ ایک ان میں ہے تحریک استقلال' نہ ان میں تحریک ہے نہ استقلال ہے۔ آج تو حال یہ ہے کہ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ (اصغر خاں) دعا کرو خدا ہمیں دین کا خادم بنائے (آمین) انشاء اللہ یہاں دین آئے گا اور علماء حق کے ہاتھ سے آئے گا۔

دوستو! بات دور جا رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم نہ بکنے والے ہیں نہ بکنے والے ہیں' نہ جھکنے والے ہیں' ہمیں گالیاں بھی نہیں آتیں' گالیاں سننا آتی ہیں' کوئی بات نہیں جتنی مرضی گالیاں دو' جتنا تم برا کہو ہم اس سے بھی برے ہیں' مگر حضور ﷺ کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔ (انشاء اللہ)

یہ انگریز کی کوشش ہے کہ ایک دوسرے سے لڑا رہا ہے۔ میں تو حیران ہوں کہ شاہ اسمٰعیل شہید کو کافر کہتے ہیں۔ مولانا اسمٰعیل شہید بھی لکھتے ہیں اور کافر بھی کہتے ہیں۔ میں تو حیران ہوں کہ کافر بھی شہید ہوتا ہے؟ عقل سے بات کرو۔ مولانا شہید بھی کہتے ہو اور کافر بھی کہتے ہو۔ پاگلو! کافر بھی شہید ہوتا ہے؟ جب تم نے اس کو شہید کہا ہے تو وہ مسلمان ہے۔

## شاہ اسمٰعیل شہید کون تھے

شاہ اسمٰعیل شہید کا پتہ ہے کہ یہ کیوں دشمن ہیں۔ شاہ اسمٰعیل شہید حدیث پڑھا رہے تھے کہ دو عورتیں کہ جن کی حالت یہ تھی کہ آدھے کپڑے تھے اور آدھی ننگی تھیں' یہ میں نے تاریخ پڑھی ہے' اور سکھ ان کو چابک مار رہے تھے اور حضور ﷺ کو بھی گالیاں دے رہے تھے۔

دو آدمی پاس سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے عورتوں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہنے لگیں، ہم مسلمان ہیں۔ کہنے لگیں کہ مولوی اسمٰعیل وعظ کرتا ہے یہاں دہلی کی مسجد میں پڑھاتا ہے' اس کو جا کر کہنا کہ ادھر تم حدیث پڑھا رہے ہو' ادھر محمدؐ کی کلمہ خوانوں کی عزت لوٹی جا رہی ہے' سکھ دن کو سور چراتے ہیں اور رات کو ہم سے زنا کرتے ہیں۔

تم نے "بخاری" پڑھی ہے "کتاب الجہاد" نہیں پڑھا؟ تم مدنی کو جا کر کیا چہرہ دکھاؤ گے؟ ان عورتوں میں کچھ سید زادیاں بھی تھیں۔ کہنے لگیں' مولوی اسمٰعیل سے کہنا آج محمدؐ کے خاندان کی عزت لوٹی جا رہی ہے۔

اسمٰعیلؒ شہید نے وہیں "بخاری" بند کر دی' روتا ہوا کھڑا ہوا۔ کہنے لگے' بخاری اب پھر پڑھاؤں گا' پہلے عمل کروں گا۔ رات کو چھ چھ میل تیرتے تھے' دہلی کی جامع مسجد میں چار چار گھنٹے پیدل چلتے تھے' آٹھ آٹھ میل دوڑتے تھے' گھوڑوں کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر گھوڑے دوڑاتے تھے۔ کہتے تھے کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ کل زین نہ ملے اور میں گھوڑے پر سوار نہ ہو سکوں' جوتی نہ ملے اور میں چل نہ سکوں' کشتی نہ ملے اور میں تیر نہ سکوں۔ فرماتے پہلے میں ذرا ورزش کر لوں تاکہ مقابلہ کرتے وقت اگر کوئی چیز نہ بھی ملے تو میں تنگ نہ ہوں بلکہ خدا کے سہارے پر پہلے پریکٹس موجود ہو۔ (سبحان اللہ)

شاہ اسمٰعیل شہید کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں مارے گئے بلکہ سکھوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں' اس لیے شہید ہیں۔ "تقویۃ الایمان" ان کی کتاب اصل فارسی میں ہے۔ لوگوں نے اس کو اردو میں بنا کر بدنام کیا ہے کیونکہ "تقویۃ الایمان" کو اردو میں بدلنے والے انگریز کے ایجنٹ تھے' یہ انگریز کے خاص آدمی تھے' ان کا کام علماء کو بدنام کرنا تھا۔ انگریز نے اس قسم کے لوگوں کی بڑی بڑی تنخواہیں مقرر کر رکھی تھیں' بڑے بڑے دولتانے' تے ٹوانے' لاڑکانے تے اندھے کانے لقب دے رکھے تھے۔ ہم نے تو ایسا نہیں کیا۔ دعا کرو اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

آج مجھے بھی آپ نے جوش دلا دیا حالانکہ میں تو فقیر آدمی ہوں۔

آج عبدالشکور' پر قصور' وطن سے دور' آپ کے لیے دعا کرتا ہے' میرے لیے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں رسول اللہ کا سچا دیوانہ' پروانہ' مستانہ' غیر سے بیگانہ بنائے۔ (آمین)

## صحابیات عاشق رسول ﷺ

عشق رسول ﷺ بتا رہا ہوں۔ ہر عورت کو پیغمبر ﷺ کی غلامی' نبی کریم ﷺ کی نبوت سے محبت تھی۔ (بے شک)

بی بی ام سلیمؓ ایک عورت تھی جس کا خاوند بھی شہید' بیٹا بھی شہید' بھائی بھی شہید' باپ بھی شہید' غزوۂ احد کے موقع پر' یہ انس بن مالک کی والدہ ہے' کسی نے اطلاع دی کہ سلیم! جاؤ تیرا سارا گھرانہ شہید ہو گیا ہے' خون بہہ رہا ہے' کفن دینے والا کوئی نہیں۔ خدا کی قسم ام سلیمؓ نے پہلا جملہ پوچھا کہ بتانے والے مجھے بتا کہ میرے محبوب کا کیا حال ہے؟ یہ عشق ہے۔

آج کل تو عجیب عشق ہے' پہلے کہتے ہیں کہ نبی سے عشق ہے' پھر آپ سب کچھ بن جاتے ہیں۔ خدا ہمیں عشق رسول عطا فرمائے۔ (آمین)

جب صحابہ مکہ سے آنے لگے تو کافروں نے کہا کہ سامان چھوڑو' مکان چھوڑو' دکان چھوڑو' خاندان چھوڑو' بستر بے پھینکو۔ صحابہ نے کہا' او کتو! او مکہ والے کافرو! ہم سب کچھ چھوڑ سکتے ہیں محمد ﷺ کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ (سبحان اللہ)

## صحابہ جیسا عاشق رسول کوئی نہیں

ایک صحابی جس کا نام خبیب ہے' یاد کر لو فقیرو! کافروں نے پکڑ لیا کہ تجھے سولی پر چڑھائیں گے' تختے پر کھڑا کر لیا اور چودہ ننگی تلواریں آئیں۔ ایک پوچھتا ہے کہ بتا تجھے چھوڑ دیں اور تیرے محمد ﷺ کو لے آئیں۔ صحابیؓ وہیں تڑپ کر کہتا ہے' کتو! مجھے جلدی ختم کر دو' میں سر سے پاؤں تک ٹکڑے ہو سکتا ہوں' محبوب کے

پاؤں میں کانٹا لگے تو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ کافر کہتے ہیں کہ کمال ہے ان جیسا عاشق کوئی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں شہید ہوتے ہیں اور صحابی کہتا ہے' اے ہوا! السلام علیکم! میرے محمد ﷺ کو سلام کہہ دینا اور بتا دینا کہ تیرا دیوانہ تیرے عشق میں جا رہا ہے۔ یہ عاشق رسول ؐ تھے' ہمارے پاس کیا عشق کی نشانی ہے' نبی ﷺ کچھ کہتے ہیں ہم کچھ کرتے ہیں۔ دعا کرو خدا ہمیں عشق رسول عطا فرمائے۔ (آمین)

## ام سلیمؓ کا واقعہ

ام سلیمؓ کو اطلاع ملتی ہے کہ تیرا خاوند شہید ہو گیا' تیرا بھائی شہید ہو گیا' تیرا بیٹا شہید ہو گیا' تیرا باپ شہید ہو گیا۔ پوچھتی ہے کہ حضور ﷺ ؟ لوگوں نے بتایا کہ دانت مبارک شہید ہو چکے ہیں' خون بہہ رہا ہے' داڑھی سے خون ٹپک رہا ہے اور نبی ﷺ زخمی ہیں' بی بی بتولؓ چٹائی جلا کر علاج کر رہی ہے' علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی سے دھو رہے ہیں' دیوانے رو رہے ہیں' حضور ﷺ کے سارے کپڑے خون سے تر ہیں۔ کہنے لگیں' اچھا نبیؐ زخمی اور میں گھر میں۔ میں پہلے اپنے باپ کی لاش نہیں دیکھوں گی' پہلے اپنے محبوب کا چہرہ دیکھوں گی۔ آنکھوں پر پٹی باندھ لی تاکہ کسی دوسرے کے چہرے پر نظر نہ پڑے اور پہلے حضور ﷺ کے چہرے مبارک کو دیکھوں۔

ہم تو کیا عاشق ہیں' ہم تو فقط بات کر دیتے ہیں۔

ام سلیمؓ اکیلی تھی' ساتھ کوئی آدمی نہیں' آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی ہے' احد کے میدان کی طرف چل پڑی۔ کہیں ٹھوکر لگتی ہے' کہیں گڑھوں میں پڑتی ہے' کہیں پتھروں سے ٹکراتی ہے' گر رہی ہے مگر کہتی ہے کوئی ڈر نہیں' ٹھوکریں لگیں مگر نبی کے قدموں میں پہنچوں گی' آنکھوں سے پٹی نہیں ہٹاؤں گی' اس وقت پٹی کھولوں گی جب محبوبؐ کا چہرہ دیکھوں گی۔ حضور ﷺ کے قریب آئی۔ حضور

ﷺ کو اطلاع ملی کہ ایک دیوانی آ رہی ہے' پتا نہیں آنکھوں سے نابینا ہے' کپڑے میلے ہیں' آنسو ٹپک رہے ہیں اور آپ کی طرف آ رہی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اچھا! سلیم ہے؟ جی۔ فرمایا اسے جاکر کہو کہ میری طرف نہ آئے' میں نرم دل ہوں' رقیق القلب ہوں' اگر اس نے مجھ سے پوچھا کہ مصطفےٰ میرے ابا کہاں ہیں؟ میرا بیٹا کہاں ہے؟ تو میں محمد اس کو کیا بتاؤں گا' اس کا تو سارا گھر چلا گیا۔ اس کو بھی اطلاع ملی کہ حضور ﷺ یوں فرما رہے ہیں۔ زور سے کہتی ہے کہ آقا! میں باپ کے بارے میں پوچھنے نہیں آئی' میں تو آپ کی خیریت پوچھنے آئی ہوں۔ جب قریب آتی ہے' یہ جملے یاد کرنا مجھے "بخاری شریف" سے یہ جملے ملے ہیں۔ قریب آئی تو پٹی کو کھول کر کہا' کل مصیبة بعدک جلل یارسول الله...... کملی والے بڑی مصیبت تھی' بڑا امتحان آیا' سنا ہے کہ سارا گھر ختم ہو گیا' جب آپ کا چہرہ دیکھا تو میری ساری مصیبت ختم ہو گئی' خدا کرے آپ سلامت رہیں' مجھے کسی کی ضرورت نہیں' صرف آپ کے دیدار کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ تیاری کر رہے تھے کہنے لگی' جلدی نہ کریں جس طرح جدائی میں پریشان تھی' اسی طرح جی بھر کر مجھے اپنی زیارت کرنے دیں۔ (سبحان اللہ) یہ تھا عشق رسول ﷺ۔

## حضرت ظاہر رضی اللہ عنہ اور عشق رسول ﷺ

حضور پاک ﷺ جا رہے تھے ایک صحابی جس کا نام حضرت ظاہر رضی اللہ عنہ ہے' نبی کریم ﷺ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔

کسی نے کہا' ہاتھ سے خوشبو نہیں آ رہی؟' پھر حضور ﷺ کے ہاتھ کو اپنی کمر پر ملنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' دیوانے کیا بات ہے؟ کہنے لگا' کوئی بات نہیں اس پیٹھ پر آپ کا ہاتھ لگ گیا تو یہ پیٹھ جہنم سے بچ جائے گی' بار بار پیٹھ پر مل رہا تھا' کہنے لگا مجھے ناز ہے کہ میری آنکھوں پر محمد ﷺ کا ہاتھ ہے' یہ آنکھیں بند نہیں ہوئیں یہ آنکھیں کھل رہی ہیں۔ (سبحان اللہ)

## صحابیہ رضی اللہ عنہا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک صحابی جس کا رنگ بہت کالا تھا' یہ حدیث میں باتیں موجود ہیں' میں اس لیے آپ کے لیے موتی لایا ہوں' اس کا نام حضرت سعد ہے' رنگ کالا' ناک کالا۔

بھائیو! رنگ کچھ نہیں' ابولہب حسین ہے' جہنم میں جل رہا ہے۔ سعد کالا ہے' جنت میں پہنچ چکا ہے۔ شکل پے ناز نہ کرو' عمل کرو۔ کالا صحابی ہے' حضور ﷺ نے پوچھا کہ میاں تو نوجوان ہے' بھاری وجود' ھل زوجت شادی کی ہے؟ اس نے کہا' حضرت چہرہ دیکھ لو' سب کہتے ہیں کہ کالا ہے' میلا ہے' کچیلا ہے۔ فرمایا' شادی کروا دوں؟ کیوں نہیں' ہر ایک کو شوق ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' بنی ثقیف کا جو سردار ہے' اس کی لڑکی سب سے زیادہ خوبصورت ہے' بچپن سے ماشاء اللہ خوبصورت ہے۔ فرمایا' جاؤ بنی ثقیف کے سردار کو میرا اسلام دو اور کہنا مجھے کملی والے نے بھیجا ہے کہ مجھے اپنی بیٹی کا نکاح دے دو۔ نہ شادی میں میراثی' نہ ڈھول' نہ گانے نہ بجانے' نہ بینڈ نہ باجے' نہ ناچ نہ گانے' نہ سہرا' کچھ بھی نہیں' سیدھا چلا گیا۔

بنی ثقیف کا سردار مجمع میں بیٹھا تھا۔ کہنے لگا' السلام علیکم یارئیس الثقیف زوجنی بنتک انی جئت من رسول اللہ۔ حضور ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور میرے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دے۔ وہ بڑا ناراض ہوا' اس نے کہا' جاؤ کمال ہے' میری لڑکی اتنی حسین ہے' تو ایسا کہاں سے آیا ہے' جاؤ۔ اچھا میں جاؤں' نہیں دیتے رشتہ؟ یہ بات اس لڑکی تک پہنچی۔ اس لڑکی نے باپ کو بلایا اور رو کر کہنے لگی' سن لو ابا! میں تجھے چھوڑ سکتی ہوں' محمد ﷺ کا دامن نہیں چھوڑ سکتی۔ ابا تو نے بھیج دیا' جاؤ اس کو بلاؤ اگر محمد ﷺ کے دل پر بھار آ گیا تو تیرے دونوں جہاں برباد ہو گئے' پتا ہے کس نے میرے لیے اس کو منتخب کیا ہے۔ سن لو ابا! عورتیں ناز کریں گی کہ مجھے ابا نے خاوند دیا ہے' میں ناز کروں گی کہ مجھے خاوند محمد ﷺ نے دیا ہے۔

اندر سے آدمی بھیجا کہ جاؤ سعد کو جا کر کہو کہ گھبراؤ نہیں' میں باپ کو چھوڑ سکتی ہوں' محمد ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتی۔ ابا گھر سے نکال دے کوئی زیور نہیں لیتی' بھیک مانگ کر گزارہ کرلوں گی' محمد ﷺ کے حکم کو نہیں ٹال سکتی۔ یہ اطاعت تھی' یہ وہ لوگ تھے جن کو عشق رسول تھا۔

ہم نے اپنے علماء کو دیکھا ہے' مولانا قاسم نانوتویؒ ان کی بڑی کتابیں ہیں' ایک کتاب قطب نما ہے۔ میرے ان بڑے بڑے طرے والوں کو کہو کہ اس کی ایک سطر تو پڑھ کر دیکھیں۔ خدا کی قسم نانوتوی علم کا دریا تھا۔

## شاہ عبدالعزیزؒ کا انگریز پادری سے مناظرہ

ہمارے علماء نے ہر فرقہ باطلہ کا مقابلہ اور باطل والوں سے مناظرے بھی کیے ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے ایک عیسائی سے مناظرہ کیا۔ انگریز نے کہا کہ

کسے بگفت کہ عیسیٰ ز مصطفیٰ اولیٰ است
ایں بزیر زمیں دفن است و او بر آسمان است

پادری کہنے لگا کہ عیسیٰؑ تمہارے نبی سے افضل ہیں' تمہارے کملی والے زمین پر بیٹھے ہیں میرا نبی چوتھے آسمان پر ہے۔ سب حیران ہوئے کہ کیا جواب دیا جائے' شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا

جواب گفتمش ایں نہ حجتت قوی باشد
حباب برسر آب و گہر در تہ دریا است

شاہ صاحب نے کہا کہ دریا میں جا کر دیکھو' ہلکی چیز اوپر تیر رہی ہے' موتی دریا کے اندر ہوتے ہیں۔ انگریز پادری نے کہا کہ بتاؤ ایک آدمی سو رہا ہے' ایک بیٹھا ہے' تیسرا آدمی آیا تو راستہ کس سے پوچھے گا؟ سمجھ گئے کہ کیا کہہ رہا ہے۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ بیٹھنے والا بیٹھا کیوں ہے' جاتا کیوں نہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو راستہ نہیں مل رہا۔ یہ اس سونے والے کے انتظار میں بیٹھا ہے

کہ یہی اٹھے گا تو مجھے اور آنے والے کو راستہ بتائے گا۔

انگریز پادری نے ایک اور چوٹ ماری۔ کہنے لگا' تمہاری شکلیں کوئی کالا' کوئی سانولا' کوئی بھورا' ہم سب بھورے ہیں' تمہاری شکلیں ایسی کیوں ہیں؟

فرمایا' گھوڑے کچھ پنج کلیان ہوتے ہیں' کوئی عربی ہوتے ہیں' کوئی کمیت ہوتے ہیں' کوئی کالے ہوتے ہیں' مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں' گدھے سارے ایک شکل کے ہوتے ہیں۔

انگریز بے چارہ بھاگ گیا' ہم نے ہر میدان میں مقابلہ کیا ہے۔ (سبحان اللہ)

## ہمارے اکابر سنت کے پابند تھے

میرا یہ مطالعہ ہے کہ ہمارے بزرگ رسول اللہ ﷺ کی سنت تو سنت' مستحب بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں' خدا تمہیں سلامت رکھے' بھائیو! ہمارا تعلق ان لوگوں سے ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی جب حج پر جانے لگے تو بئر علی' جو مدینے سے آٹھ میل دور ہے' خدا کی قسم وہیں اونٹنی سے اتر پڑے' پگڑی اتار دی' جوتی اتار دی' درود پڑھتے ہوئے' روتے ہوئے جا رہے ہیں۔ کسی نے کہا' حضرت ابھی تو مدینہ آٹھ میل دور ہے۔ فرمایا' راز ظاہر کراتے ہو؟ مجھے مدینے کی خوشبو آ رہی ہے' اس جگہ پر آقا چلے ہیں' اس جگہ تک آقا اونٹ چرانے آتے تھے' جس دھرتی پر آقا ﷺ کا قدم آیا ہو' میں وہاں جوتی پہن کر قدم رکھوں' ڈرتا ہوں کہ کہیں بے ادبی میں نہ مارا جاؤں۔ کئی مہینے مدینے شریف رہے' وہاں جوتی نہیں پہنی' نہ سوار ہوئے' نہ مدینے میں تھوکا۔ فرمایا یہ وہ دھرتی ہے جہاں مصطفیٰ ﷺ کا گزر ہوتا تھا۔

## حضرت نانوتویؒ کے عشق رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے اشعار

اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے
کہ میں ہوں اور سگان حرم کی تیرے قطار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گناہ کیے میں نے
تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
یہ سن کے کہ آپ شفیع گنہگاراں ہیں
کیے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

(سبحان اللہ)

## حضرت تھانویؒ کا عشق رسول ﷺ

حضرت تھانویؒ کے متعلق لکھا ہے کہ ایک آدمی حج پر جا رہا تھا' اس کو بہت دور تک چھوڑنے آئے۔ کسی نے کہا کہ حضرت آپ بزرگ ہیں' فرمایا آپ جا کہاں رہے ہو؟ میرے لیے سعادت ہے' روضہ رسول پر کھڑے ہو کر کہنا کہ محمد عربی ﷺ اشرف علی گنہگار امتی سلام عرض کرتا تھا' اور عرض کرتا تھا کہ شفاعت کا امیدوار ہوں' قیامت کے دن اپنے گنہگار کو نہ بھلانا۔ یہ عشق رسول ﷺ ہے۔

آپ نے "نشر الطیب" لکھی ہے' خدا کی قسم ایک ایک سطر میں مصطفیٰ ﷺ کی محبت مہکتی ہے۔ "محبت رنگ لاتی ہے" یہ صحیح ہے۔

## حضرت حافظ حبیب اللہؒ کا عشق رسول ﷺ

مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے حبیب اللہ سے کہا کہ بیٹا آؤ آکر شادی کر لو' یہاں پاکستان میں آپ کے لیے رشتہ ملتا ہے۔ جواب میں لکھا کہ ابا! اگر شادی کی تو بیوی سے پیار ہو جائے گا' میں دل محمد عربی ﷺ کو دے چکا ہوں۔ میں نے کسی سے پیار کرنا ہی نہیں۔ (سبحان اللہ) دعا کرو خدا ہمیں عشق رسول

ﷺ عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم تو نظام مصطفیٰؐ چاہتے ہیں، ہمیں تو یقین ہے کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰؐ وہی آئے گا جو نبی نے بتایا، خلفائے راشدینؓ نے چل کر دکھایا۔ (انشاء اللہ)

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ اگر اللہ سے پیار چاہتے ہو تو نبی سے محبت رکھو، فَاتَّبِعُوْنِیْ نبی کی تابعداری کرو۔

## نبی کی نافرمانی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ جو نبی کی نافرمانی کرتا ہے، کل امتہ یدخلون الجنۃ الا من ابی۔ ساری امت جنت میں جائے گی مگر جو میرا انکار کرنے والا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ دعا کرو اللہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تابعداری عطا فرمائے۔ (آمین)

## حضرت مدنیؒ کا عشق قرآن

ہمارے بزرگ تو وہ ہیں کہ جن سے سنت تو سنت رہی مستحب بھی قضا نہیں ہوئے تھے۔ میں نے مولانا مدنیؒ کے بارے میں پڑھا ہے کہ روزانہ مغرب کے بعد عشاء تک اور عشاء سے ۲ بجے تک پندرہ سپارے روز قرآن کی تلاوت ہوتی تھی۔

جب شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ حسین احمد بیٹے! رمضان شریف کا چاند نظر آنے والا ہے، انگریز نامراد نے جیل میں ڈال رکھا ہے، ہم قرآن کیسے سنیں گے؟ مولانا حسین احمدؒ نے کہا حضرت دعا کریں میں استخارہ کر کے کام شروع کر دوں گا، دن کو قرآن کا پورا سپارہ یاد کروں گا رات کو سنا دوں گا۔ (سبحان اللہ)

ماریں ہم نے کھائیں یار لوگ کہتے ہیں کہ جہنم میں بھی یہی جائیں گے، اگر یہ علماء، دشمن ہیں تو پھر عاشق رسول کون ہے؟ یہی عاشق رسولؐ ہیں، میں تو کہوں گا کہ اگر علماء دیوبند نہ ہوتے تو تم تو قبروں کی مٹی بھی کھا جاتے۔ صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح کہہ رہے ہو) دعا کرو خدا عقل دے۔ آمین۔

صابر پیا' تے ڈھولن شاہ' تے کانواں والی سرکار' تم نے تو دین کو تماشا بنا دیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ اہل اللہ کے مزار پر ہوتا ہے کیا اہل اللہ اس سے راضی ہیں؟ (نہیں)

کوئی ناچتا ہے' کوئی تاش کھیلتا ہے' کوئی جھولا جھولتا ہے' کوئی کبڈی کھیلتا ہے' کوئی جیب تراشی کرتا ہے' کوئی سارا دن سگریٹ پیتا رہتا ہے' اہل اللہ کو ثواب مل رہا ہے؟ (نہیں) یہ غلطی کر رہے ہیں۔

## سواد اعظم کا دعویٰ

دعویٰ تو ان کا سواد اعظم کا ہے لیکن میں نے تین جگہ سواد اعظم دیکھا ہے' ایک رائے ونڈ میں دیکھا ہے' بغیر اشتہار کے اور سواد اعظم ایسے کہ کسی کی تہجد قضا نہیں ہوتی کسی کا مستحب قضا نہیں ہوتا۔

ایک سواد اعظم میں نے مکہ میں دیکھا ہے کہ نو نو لاکھ آدمی نماز پڑھ رہے ہیں' یہ دوست وہاں ملتے ہی نہیں کہ کہاں ہیں۔

ایک مسجد نبویؐ میں سواد اعظم دیکھا ہے' یہ لوگ وہاں نماز ہی نہیں پڑھتے۔

ایک سواد اعظم میں نے کراچی میں دیکھا کہ جب امام حرم آیا تو میں نے دیکھا کہ پندرہ پندرہ لاکھ آدمی نماز پڑھ رہے تھے' انہوں نے فتویٰ بھی دیا کہ اس کے پیچھے نماز حرام ہے مگر کراچی کے پندرہ لاکھ آدمیوں نے نماز پڑھ کر بتا دیا کہ ہمیں وہی امام منظور ہے جو محمدؐ کے مصلے پر کھڑا ہے۔ (بے شک)

بہر حال اختلافات چھوڑو' اتحاد کی طرف آؤ' آؤ نظام مصطفیٰؐ پر سارے اکٹھے ہو جاؤ۔ (انشاء اللہ)

واقعات سنا رہا تھا' واقعات تو بہت ہیں' مہربانی کرو ہمیں نہ چھیڑو' ہم نہ جھکنے والے ہیں' نہ رکنے والے ہیں' نہ بکنے والے ہیں' ہم کام کر رہے ہیں' کسی کے روکنے سے کچھ نہیں ہوتا' ہمارے علماء بکاؤ مال نہیں ہیں۔ انشاء اللہ یہاں سے لے

کر تختہ دار تک بھی حق کی آواز بلند رہے گی۔

کرتے رہے ہیں کرتے رہیں گے، جو بخاری" ہمیں مشن دے گیا اس کو زندہ رکھیں گے انشاءاللہ میں اپنے نوجوانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سوالوں کے جواب:

سوال نمبرا حضرت دین پوری صاحب چہار شنبہ آخری بدھ کے بارے میں وضاحت فرمائیں کیونکہ یہ رسم ملک میں عام ہو رہی ہے۔

جواب بھائی! اللہ تمہیں خوش رکھے، بات سمجھو، محدثین نے کیا لکھا، سیرت نگاروں نے کیا نقل کیا اور جاہل مولویوں نے اپنا دوزخ بھرنے کے لیے عوام کو کیا بتلایا۔ دیکھو! بالاتفاق حضور سرور کائنات ﷺ پیر کے روز اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور سب محدثین و مورخین کا بیان ہے کہ آپ ﷺ تیرہ یا چودہ روز بیمار رہے۔ اب آپ خود حساب کر لیجئے، پیر ۱۲ ربیع الاول سے تیرہ دن پیچھے آجائیے، چہار شنبہ (بدھ) ۲۹ صفر بنتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ آخری چہار شنبہ سے تو آقائے دو جہان ﷺ کی بیماری کا آغاز ہوا نہ یہ کہ اس روز آپ ﷺ نے صحت پائی۔ محدثین نے صراحت فرمائی ہے کہ "ماہ صفر کے اخیر عشرہ میں آپ ایک بار شب کو اٹھے، اپنے غلام ابو مویہبہ کو جگایا اور فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اہل بقیع کے لیے استغفار کروں۔ چنانچہ آپ ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس آئے تو دفعتاً مزاج مبارک ناساز ہو گیا، سر میں درد اور بخار کی شکایت پیدا ہو گئی۔ یہ ام المومنین میمونہؓ کی باری کا دن تھا اور بدھ کا روز تھا۔ اسی حالت میں آپ باری باری ازواج مطہراتؓ کے یہاں تشریف لے جاتے رہے۔ جب مرض کی شدت ہوئی تو ازواج مطہراتؓ کی اجازت سے حضرت عائشہؓ کے یہاں تشریف لے آئے۔ پیر کے روز حضرت عائشہؓ کے حجرے میں عالم آخرت کو رحلت فرمائی۔ تفصیل کے لیے سیرۃ المصطفیٰ ﷺ پڑھ لیجئے اور لطف یہ ہے کہ اس طبقے کے امام مولانا احمد رضا خان صاحب نے بھی احکام شریعت میں یہی لکھا ہے کہ آخری چہار شنبہ کو آپ ﷺ کی آخری بیماری کا آغاز ہوا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے آپ ﷺ کی بیماری کی خوشی منانے کے لیے ان جاہلوں کو غلط راہ پر لگا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فہم سلیم عطا فرمائے۔

سوال نمبر۲ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر چڑھ کر

بیت اللہ کے بت توڑے، وہ علی ابن ابی طالب تھے یا علی ابن العاص؟

**الجواب** تاریخی بات ہے کچھ کہتے ہیں کہ علی ابن عاص تھے، مگر اکثر کا قول یہی ہے کہ علیؓ ابن ابی طالب تھے۔ چونکہ حضور پاک ﷺ نے پہلے فرمایا کہ تیرے کندھوں پر کھڑا ہوتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے کندھوں پر آؤ میں ساری امت کا بوجھ اٹھانے آیا ہوں۔ تاریخیں مختلف ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے کندھوں پر کھڑا بت صاف کر رہا تھا۔ میں نے نگاہ اوپر اٹھائی تو میری نگاہ سات آسمانوں سے اوپر گزر رہی تھی، کیونکہ جس کے کندھوں پر کھڑا تھا اس کی شان ساری کائنات سے زیادہ تھی۔

(بے شک)

**سوال نمبر ۳** حنیف رامے کے بارے میں سوال آیا تو مولانا نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

**الجواب:** بہرحال رامے، کام تمامے، دور سے سلام اے۔ جس کے نام میں بھی رام ہے، اس کے پاس کب اسلام ہے، بہرحال رام ناکام ہے، رامے، رام ہے، سوشلسٹ کا غلام ہے، ہمارا اس سے تعلق نہیں۔ وہ کہہ رہا ہے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا، اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔

نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

ابھی وضو بھی ہے، نماز بھی ہے۔ ان کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اب بھی الحمدللہ فرض تو فرض بعض لوگ ایسے ہیں جو روزانہ دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت کرتے ہیں۔ (سبحان اللہ) خطرہ ان کو ہے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔

**سوال نمبر ۴** نعرۂ رسالت کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

**الجواب:** جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو کہنے لگے' حضرت مجھے کلمہ پڑھائیں۔ میں عمرؓ برے ارادے سے نہیں آیا' عمرؓ تیرا غلام بن کر آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ اکبر"۔ صحابی کہتے ہیں اتنے زور سے نعرہ لگا کہ مکہ کے پہاڑ بھی ہل گئے۔ (سبحان اللہ) سارے گھروں سے باہر دوڑے کہ کیا ہو گیا ہے۔ باہر آ کر پوچھنے لگے کہ کیا ہو گیا ہے۔ اس وقت صرف پینتالیس آدمی مسلمان تھے مگر ان میں قوت ایمانی تھی۔

کہنے لگے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کا غلام بن چکا ہے۔ تمہارے سارے منصوبے خاک میں مل چکے ہیں۔ آج عمر فاروقؓ محمد ﷺ کے دامن میں آیا ہے' اس خوشی میں مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر لگایا ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا' حضور ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو فرماتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا' اللہ اکبر۔ صحابی کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نعرہ لگاتے ہاتھ میں نیزہ تھا' حضور ﷺ کے نعرے کا یہ اثر پڑتا کہ بت ٹکڑے ہو کر نبی کے قدموں میں گر جاتے۔

حضرت عمرؓ سے لے کر علی المرتضیٰؓ تک جب صحابہ جنگ پر جاتے تو دوستو تین نعرے لگاتے' پہلا نعرہ "اللہ اکبر" صفیں تیار' دوسرے پر نیام سے تلوار باہر' تیسرے نعرے پر ماشاء اللہ بیڑہ ہی پار۔ (سبحان اللہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نعرہ لگایا جب خیبر فتح ہوا۔ مجھے حدیث یاد ہے' صحابہؓ کہتے ہیں کنا نعجب نکبر' جب ہمیں حضور ﷺ کی بات پر مزہ آتا' لطف آتا تو ہم نعرۂ تکبیر لگاتے تھے۔

میرے نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب پہاڑ پر چڑھتے تو کہتے تھے "اللہ اکبر"۔ جب آپ ﷺ پہاڑ سے اترتے تو فرماتے تھے "سبحان اللہ۔ مولیٰ! میں اتر رہا ہوں تو اترنے سے' تو جھکائی سے' تو عاجزی سے پاک ہے"۔

اگر نعرۂ تکبیر "اللہ اکبر" ہے تو نعرۂ رسالت "یارسول اللہ" کیوں' ایک تو یہ نبی کا خدا سے مقابلہ ہوا' دوسرے یہ کہ نعرۂ تکبیر "اللہ اکبر" ہے' یا "یااللہ" ہے؟ "اللہ اکبر" ہے' "یارسول اللہ" نعرہ کیسے بنا' یہ تو ندا ہے' یہ تو پکار ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں نعرۂ رسالت لگا ہے؟ (نہیں) ہم کہتے ہیں کہ ایسا نعرہ لگاؤ جو حضور ﷺ نے لگایا ہے۔ "یارسول اللہ" تو وہاں کہنا چاہیے جہاں کچھ کہنا ہو جس طرح ہے' يَامُوْسٰى لَاتَخَفْ' يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ' يَاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَااِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا' يَااَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ' جس طرح میں کہوں مولانا عبدالرؤف' ہم آپ کے پاس موجود' وہ میری طرف دیکھے میں اس کی طرف دیکھوں۔

"یارسول اللہ" کہہ کر کس رسول کو بلاتے ہیں' تین سو پندرہ رسول آئے' تم تو کہتے ہو "یارسول اللہ" آگے کچھ نہیں کہتے' ہم جب "یااللہ" کہتے ہیں تو ساتھ کہتے ہیں رحم کر' آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بھی کوئی آدمی یااللہ کہتا ہے ساتھ کچھ نہ کچھ کہتا ہے' عرض کرتا ہے۔

صحابہ کرامؓ حضور پاکؐ کے سامنے کچھ کہتے تھے' صدقت یارسول اللہ' ہم اس کو نقل کر سکتے ہیں' جس طرح میں کہوں' يَامُوْسٰى لَاتَخَفْ۔ موسیٰؑ نہ ڈرو۔ یہ میں کہہ رہا ہوں یا خدا کہہ رہا ہے؟ (خدا کہہ رہا ہے)

ہم نماز میں کہتے ہیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ۔ یہ ہم کہہ رہے ہیں یا خدا نے کہا تھا؟ خدا نے کہا تھا' ہم نقل کر رہے ہیں۔

"یارسول اللہ" کہیں بھی نعرہ نہیں۔ نہ خود حضور ﷺ نے فرمایا' نہ صحابہؓ نے بتایا' نہ صحابہؓ نے لگایا' یہ تو پکار ہے' ندا ہے' قرآن کہتا ہے: فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ' اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ۔ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے' فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا یہاں خدا کے سوا کسی کو مت پکارو' کس کو

پکارو؟ (اللہ کو)

میرے نبی ﷺ نے سمجھایا کہ اذا سئلت جب سوال کرے تو کس سے کر؟ (اللہ سے)

قرآن کہتا ہے: قُلِ ادْعُوْا اللّٰهَ اَوِادْعُوْا الرَّحْمٰنَ یا اللہ یا رحمٰن' کس کو پکارو؟ (اللہ کو)

حضور ﷺ کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کے سامنے بھی زور سے بولنے سے منع کیا گیا ہے "یا رسول اللہ" کہو گے تو لامحالہ زور سے کہو گے' آواز آپ ﷺ کے پاس بلند ہو گی تو اعمال ختم ہو جائیں گے۔ "یا رسول اللہ" نعرہ نہیں' حضور ﷺ کا مقام یہ ہے کہ حضور ﷺ کا نام سنو تو درود پڑھو۔ ( ﷺ )

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ گلی میں جا رہے تھے کہ کسی نے کہا "یا رسول اللہ!" بخاریؒ نے کہا' اندھے! میں عطاء اللہ ہوں یا "رسول اللہ"؟ اندھے پاگل۔ پھر کہا' واہ عطاء اللہ واہ' دنیا کو دیکھیں تو برائی یاد آئے تجھے دیکھیں تو رسول اللہ یاد آئیں' عجیب بات کردی۔ (سبحان اللہ)

صحابہؓ حضور ﷺ کے دربار میں بہادر بیٹھتے تھے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے۔ خدا کا نام آئے تو جل جلالہ' نبی کا نام آئے تو ﷺ 'حضورؐ کا نام آئے تو درود پڑھو۔ نعرۂ تکبیر یہ ہے کہ خدا کا نام بلند کرو۔ خدا کا نام کتنا بلند ہے' اس لیے حکم ہے کہ بچہ پیدا ہو تو کان میں کہو "اللہ اکبر"۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے تو پہاڑ پر کھڑے ہو کر کہتے تھے "اللہ اکبر' اللہ اکبر" جو صحابی راستہ بھولا ہوتا وہ وہاں سے کہتا "میں زندہ ہوں' زندہ ہوں"۔ یہ بھی طریقہ تھا۔ عطاء اللہ شاہؒ نے اس مسئلہ کو بڑے پیار سے حل کیا ہے۔ آپ ناراض نہ ہوں' میں پوچھتا ہوں جو درود نہ پڑھے وہ نبی کا منکر ہے یا جو نعرے نہ لگائے؟ (جو درود نہ پڑھے) اب تو تم نے نعرے بھی بہت بڑھا دیئے ہیں 'نعرۂ حیدری' نعرۂ غوثیہ' نعرۂ گڑھی۔

عطاء اللہ شاہؒ ایک دفعہ تقریر کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا، ''نعرۂ رسالت۔ یارسول اللہ'' بخاری نے پوچھا' یہ کون آدمی ہے نعرے لگانے والا؟ کسی نے کہا حضرت ایک شخص ہے' ماشاء اللہ بڑے لمبے لمبے بال' عجیب حال' نعرے لگا رہا ہے۔ فرمایا' اس کو کھڑا کر دو' کھڑا کر دیا۔ پوچھا' تیرا نام کیا ہے؟ محمد اعظم۔ بخاری نے تقریر کرتے کرتے فرمایا' او محمد اعظم! لیک۔ بخاری نے توجہ اس سے ہٹائی اور تقریر کرتے رہے۔ دس پندرہ منٹ تقریر کرتے رہے' وہ کبھی ادھر دیکھتا کبھی ادھر دیکھتا' آخر بیٹھ گیا۔ پھر بخاریؒ نے فرمایا' محمد اعظم! پھر وہ کھڑا ہو گیا' پھر تقریر شروع کر دی آگے اس کو کچھ نہ کہا۔ جب اس کو تیسری بار کہا' محمد اعظم! تو محمد اعظم کہنے لگا' یہ زمین پر بخاری ہے یا میرے لیے خواری ہے؟ کتنی بے قراری ہے' انتظاری ہے' میری تیاری ہے' میری خواری ہے' یہ عجیب بخاری ہے' میں کھڑا ہوتا ہوں تو پوچھتا ہی نہیں' بلاتا ہے کہتا ہی کچھ نہیں۔ حضرت بخاری نے پوچھا کیا ہے؟ کہنے لگا گڑگڑا رہا ہے' گالیاں دے رہا ہے' بل کھا رہا ہے۔ فرمایا' اب کھڑے ہو جاؤ۔ فرمایا او بے وقوف بات سمجھ آئی؟ میں نے تجھے پکارا' بلایا اور کچھ نہیں کہا تو تو ناراض ہو گیا کہ میں نوکر ہوں' تو بار بار ''یارسول اللہ'' کہتا ہے اور آگے عرض نہیں کرتا' محمدؐ تیرا نوکر ہے کہ کھڑا رہے؟ (اللہ اکبر)

مسئلہ سمجھ میں آگیا۔ فرمایا تم بار بار کہتے ہو ''یارسول اللہ'' اور آگے کچھ نہیں کہتے' کہنا کیا ہے' نہ ''ﷺ'' کہتا ہے' نہ ''علیہ السلام'' کہتا ہے۔ پھر اس نے نعرہ نہیں لگایا۔ فرمایا' یارسول اللہ کہو تو آگے کچھ عرض کرو تاکہ فرشتے پہنچائیں۔

ایک دفعہ میں تقریر کر رہا تھا۔ تاندلیانوالہ ایک بڑا شہر ہے۔ ایک شخص کہنے لگا' ''نعرۂ رسالت۔ یارسول اللہ'' میں نے کہا واہ مولوی عبدالشکور واہ' دین پوری واہ' تیری تقریر ایسی ہے کہ دوسرے بھی خوش ہیں۔ پھر اس کے بعد نعرہ نہیں لگا۔ میں نے کہا' واہ تیری تقریر' عجیب تو خطیب ہے کہ دوسرے بھی خوش ہو کر نعرے لگا رہے ہیں' پھر نعرہ نہیں لگا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ نعرۂ رسالت نہیں تھا' یہ نعرۂ شرارت

تھا، بتاتے ہیں کہ ہم بھی بیٹھے ہیں۔

**سوال نمبر ۵** اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا آج لوگ کہتے ہیں کہ شاھدا کا معنی حاضر ناظر ہے۔

**الجواب** سورۃ القصص میں ہے وَمَا کُنْتَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ "آپ روزانہ کلمہ پڑھتے ہو، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ جب تم کہتے ہو "اشھد" میں گواہی دے رہا ہوں، تو کیا تم حاضر ناظر ہو، تم "اشھد" پڑھتے وقت مدینے پہنچ جاتے ہو؟ (نہیں)

جب حضرت یوسف اور زلیخا کا واقعہ پیش آیا تو بچہ وہاں تھا؟ (نہیں)

قرآن کہتا ہے: وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ اَھْلِھَا۔ بچہ گواہی دے رہا ہے اور تھا گھر میں، ضروری نہیں کہ گواہ ہر جگہ موجود ہو، اس کا معنی یہ ہے کہ تم شراب پی کر، زنا کر کے نبی کو (نعوذ باللہ) گواہ کرتے ہو کہ دیکھو ہم کیا کر رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا، عرضت علی۔ میرے پاس امت کے اعمال پہنچتے ہیں۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا۔ قیامت کے دن حضور کریم ﷺ کو ساری امت کے حالات بتائے جائیں گے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہر سوموار اور جمعرات کو فرشتے امت کا حال نبی کے پاس پہنچاتے ہیں۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ شَاھِدًا۔ ہم آپ کی طرف رسول بھیج رہے ہیں، جس طرح حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا تھا۔ حضرت بھی آج کل ہر جگہ ہیں؟ جواب دیں (نہیں) اس "شاھدا" کہنے سے حضور ﷺ کا ہر جگہ موجود ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں کہ گواہ موجود ہوتا ہے، میں گواہی دے رہا ہوں کہ حضور ﷺ نبی ہیں، فرشتے برحق ہیں، صحابہؓ برحق ہیں، کیا میں ہر جگہ موجود ہوں؟ (نہیں) میں بھی تو

"اشھد" کہہ رہا ہوں' اس معنی سے بات نہیں بنے گی۔

نبی کریم ﷺ مدینے میں ہیں یا لاہور ہیں؟ (مدینے میں) نبیؐ یہاں ہیں؟ (نہیں) نبیؐ یہاں ہوتے تو میں سٹیج پر کھڑا ہوتا؟ (نہیں) حضورؐ یہاں ہوتے تو خوشبو نہ آتی؟ (آتی) نبیؐ یہاں ہوتے تو میں زور سے بولتا؟ (نہیں) نبیؐ یہاں ہوتے تو ہم صحابہؓ نہ ہوتے؟ (ہوتے) نبیؐ یہاں ہوتے تو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ پیغمبر جہاں آپ ہوں گے وہاں عذاب نہیں ہوگا۔ دلائل تو سنو' نبیؐ مکی اور مدنی ہیں یا لاہوری اور پاکستانی ہیں؟ (مکی مدنی ہیں)

نبیؐ مکہ میں تھے تو مکی' مدینہ میں تھے تو مدنی' آج نبی کہاں ہے؟ (مدینے میں) میرا عقیدہ یہ ہے کہ نبیؐ مدینے میں ہے' نبوت سارے جہان میں ہے۔ رحمۃ اللعالمین مدینے میں ہے' رحمت ہر جگہ ہے۔ پیغمبر کی ذات مدینے میں ہے' محمدؐ کی نبوت اور دعا ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

اللہ فرماتے ہیں فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا۔ ہر امت گواہی دے گی' تم بھی گواہ ہوگے' ہم گواہی دیں گے کہ موسیٰؑ نے تبلیغ کی تھی' ہم علماء گواہی دیں گے کہ عیسیٰؑ نے تبلیغ کی تھی۔ خدا پوچھیں گے کہ تم کیسے گواہی دے رہے ہو؟ ہم کہیں گے کہ ہم نے اللہ کے قرآن میں پڑھا ہے۔

فرمایا: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا محمدؐ ہم پر گواہی دیں گے چونکہ امت کا حال فرشتوں کے ذریعے نبی کو پہنچ رہا ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ ہمارا نبیؐ مدینے میں ہے۔ تم نبیؐ کے در پر جاؤ گے یا نبی کو یہاں بلاؤ گے۔ (در پر جائیں گے) نبیؐ کا روضہ دیکھو تو جنت ملتی ہے؟ (جی) وہاں درود پڑھو تو حضور ﷺ سنتے ہیں؟ (جی) وہاں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں ایک نماز پڑھو تو پچاس ہزار کا ثواب ملتا ہے؟ (جی) اس مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا

ہے؟ (نہیں) مدینے میں دجال آئے گا؟ (نہیں) زلزلہ آئے گا؟ (نہیں) قحط آئے گا؟ (نہیں) دابتہ الارض آئے گا؟ (نہیں) خدا کا عذاب آئے گا؟ (نہیں) لوگو! جہاں محمد ﷺ کا ڈیرہ رہے گا قیامت تک وہاں رحمت کا بسیرا رہے گا۔ (سبحان اللہ)

آخری دلیل دیتا ہوں' لاہور میں کتنی مسجدیں ہیں؟ (کئی ہزار ہیں) نبیؐ کے روضے کتنے ہیں؟ (ایک) کسی مسجد میں حضور ﷺ ہیں؟ (نہیں) کسی روضے کی زیارت کرنے کا اس طرح ثواب ہے؟ (نہیں) پھر کیوں نہیں عقل سے سمجھتے جو ہر جگہ ہے اس کا گھر ہر جگہ ہے جو ایک جگہ ہے اس کا روضہ ایک جگہ ہے۔ (بے شک)

ان کا نبیؐ بھی ہر وقت نہیں ہوتا کیونکہ جب تقریر ختم کرتے ہیں تو کہتے ہیں' "یا نبی سلام علیک" آ گیا' پہلے خود کھڑے ہو کر تقریریں کرتے ہیں' کوئی نبی کا استقبال نہیں کرتے۔ یا حضور پاک کو پہچانیں' یا ہاتھ چومیں یا زیارت کریں' یا نبی کی تقریر سنیں۔ درود پڑھ کر کہتے ہیں کہ نبی چلا گیا' چلا گیا۔ ہم ایسی توہین نہیں کرتے' استاد در پر نہیں آئے گا' شاگرد زیارت کے لیے جائے گا' کنواں نہیں آئے گا پیاسا جائے گا۔ ہم بلالؓ حبشی کی طرح حبشہ چھوڑ کر نبیؐ کے در پر جائیں گے۔ سلمانؓ فارسی کی طرح فارس چھوڑ کر نبی کے در پر جائیں گے۔ ہم مکہ کے ۱۱۵ صحابہؓ کی طرح مکہ چھوڑ کر نبیؐ کے در پر جائیں گے۔ اللہ ہم سب کو نبیؐ کے دروازے پر لے جائے اور نبیؐ کا غلام بنائے۔ (آمین)

آخری الفاظ' ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی' گلی کوچہ میں لڑائی' محلے میں شرارت' مسجدوں میں نہ لڑو بلکہ اتفاق سے رہو' دوسروں کو بھی سمجھاؤ' یہ بات غلط ہے کہ ہم نبی کو نہیں مانتے' ہم نبی کو امام الانبیاء مانتے ہیں۔

ہم اہلسنت ہیں' دیکھ لو کہ سنت پر کون قائم ہے یعنی سنت جاری ہم کریں اور دعویدار آپ بن جائیں' ایسا نہ کرو۔ ہم انشاء اللہ سواد اعظم بھی ہیں' مدرسے ہمارے زیادہ ہیں' تبلیغ ہماری زیادہ ہے' علم ہمارا زیادہ ہے' کتب خانے ہمارے زیادہ ہیں'

الحمدللہ مکہ و مدینہ میں ہم ہیں۔ ایک نکتہ بتاؤں' مولانا عبدالروف بھی سمجھ لیں' ہم سواد اکثر نہیں' ہم سواد اعظم ہیں' یہ نہیں کہ آدمی زیادہ ہوں بلکہ عظمت والی جماعت۔

کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔ قرآن تو کہتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔ اکثر مشرک ہوں گے۔ قرآن کہہ رہا ہے' وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ۔ شکر گزار تھوڑے ہوں گے' دیندار تھوڑے ہوں گے' عرب کی ساری آبادی سات کروڑ تھی' ان میں سے ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان ہوئے' اور تھے وہ سواد اعظم' اعظم کا معنی عظمت والے' تھوڑے ہو کر بھی سب پر بڑے نظر آئیں' بھاری نظر آئیں' مرزائی کا وضو ٹوٹ رہا ہے' کوئی کہیں پریشان ہوگا' انگریز کی پتلون ڈھیلی ہوگی۔ ہم سواد اعظم ہیں' ہم ایسی جماعت ہیں کہ جس کی عظمت اور دھاک پورے ملک پر بیٹھ گئی ہے۔

عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر کر رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا' عطاء اللہ آپ نے کلہاڑی کیوں رکھی' وہ سامنے کھڑا تھا' فرمایا وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اور میز پر کلہاڑی کو مارا' وہ آدمی پیچھے جا گرا۔ آپ نے زور سے کہا "تو وہ "وہ بے چارا گر پڑا اٹھ کر آیا کہنے لگا مجھے پتہ چل گیا ہے' جان بھی کانپ رہی ہے' دل بھی دھڑک رہا ہے۔ فرمایا اس لیے رکھی ہوئی ہے کہ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ ہم سواد اعظم ہیں' کچھ بھی کر لیں ادھر ادھر جوڑ کر لیں' مگر پھر بھی مفتی محمود صدر ہے' اب جو مقابلہ کرے بے قدر ہے۔ کچھ بھی ہو دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ (انشاء اللہ)

کہتے بہت کچھ ہیں مگر جب ہم قریب آجائیں تو وہ بات بھی نہیں کرتے۔ دعا کرو خدا انہیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا برباد ہوگا

اپنے نوجوانوں کو سلام کرتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے ماں باپ کے لیے چشم و چراغ بنائے۔ (آمین)

خدا ان کو شاد رکھے' آزاد رکھے' برائی سے آزاد رکھے' خدا کے لیے یہ ہمارا سبق یاد رکھیں۔

خدا کرے ان کا دل باغ باغ رہے' عالی دماغ رہے' نہ زخم رہے نہ داغ رہے۔

خدا تعالیٰ ان نوجوانوں کو مزید ہمت عطا فرمائے' اس طرح یہ نوجوان گلی کوچے میں اسلام کا پرچم لہرائیں' میں لڑانے نہیں سمجھانے آیا ہوں' الجھانے نہیں آیا سلجھانے آیا ہوں۔ خدا کرے آپ پھر ایک دفعہ ایک ہو جائیں نیک ہو جائیں۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

## شادی و نکاح

مقام: نامعلوم

# شادی

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل، واکمل الرسل واجمل الرسل، وخاتم الانبیاء لانبی بعدہ، ولا نبوۃ بعدہ ولارسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ، سید الانبیاء والمرسلین، امام الاولین والآخرین خاتم النبیین شفیع المجرمین، وعلی آلہ الطیبین الطاہرین وعلی خلفاۂ الراشدین المہدیین، المحسنین المتقین، وعلی من تبعہم اجمعین، الی یوم الدین، فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما بعثت رحمۃ مہداۃ

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق، انما بعثت معلما۔ علمنی ربی فاحسن تعلیمی وادبنی ربی فاحسن تادیبی

وقال النبی ﷺ انا سید ولد آدم ولا فخر وبیدی لواء

الحمد ولا فخرٌ وآدم وما دون ذلک یومئذ تحت لوائی ولافخروان اول من یفتح باب الجنه ولافخرٌ وانا اول من یدخل الجنه ولافخرٌ وانا اول شافع ومشفع ولا فخرٌ الفقر فخری۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھٰکذا نبعث یوم القیامۃ

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر یحشران بین النبی

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ سلم رحم اللّٰہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دارالھجرۃ واعتق بلالا

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابوبکر

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابوبکر فی الجنۃ

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حب ابی بکر و عمر ایمانٌ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاءِ الراشدین المہدیینٌ تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وفی روایۃ وکل ضلالۃ فی النار۔

وعن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللّٰہ تعالی

عنہما قالت قال النبی صلی اللّٰہ علیہ سلم "من احدث فی امرنا ھذا ای فی امر دیننا ما لیس منہ فھو ردٌ"

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر وما کملت من النساء الا آسیہ امراۃ فرعون ومریم بنت عمران وفضل عائشہ علی سائر النساء کفضل الثرید علی الطعام

یا عائشہ انت زوجتی فی الدنیا والاخرۃ

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لبنتہ فاطمۃ الزھرا یا بنتی! اما ترضین انہا حبیبۃ حبیب اللّٰہ او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقال ابوبکر الصدیق جبب الی من الدنیا ثلث النظر الی وجہ رسول اللّٰہ وان یکون بنتی تحت رسول اللّٰہ وان یکون انفاق ما لی علی رسول اللہ

صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للّٰہ رب العالمین

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے ۔۔۔ جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے
جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے ۔۔۔ سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے

یا الٰہی آج تو صدیق سا ایمان پیدا کر
عمر فاروقؓ سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے گم حیا ہو وہاں عثمان پیدا کر
علی المرتضیٰ شیر خدا کی آن پیدا کر

--------

بندۂ پروردگارم امت احمد نبی
دوست دار چار یارم تابع اولاد علی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل
خاکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

درود شریف پڑھو۔

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ سوز صدیق دے

## تمہید

حاضرین کرام' ذوالعز والاحترام' عالی مقام' جماعت خاص و عام پانچواں پروگرام' بفضل رب الانام' سیرت خیرالانام آقا کے غلام' حضرت صدیق اکبر کے عنوان سے' ان کی سیرت کے عنوان سے منعقد ہوا ہے۔

الحمدللہ دن بدن قوم بیدار ہو رہی ہے' خبردار ہو رہی ہے۔ صحابہ و اہل بیت کی تابعدار ہو رہی ہے' میں تو سمجھتا ہوں کہ جنت کی حق دار ہو رہی ہے۔

میں کچھ تو صدیق اکبرؓ کے سردار' صدیق کے سرپرست' صدیق اکبر کے محبوب کا تذکرہ کروں گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دین عطا کرے' پیغمبر کی زبان پر یقین عطا کرے (آمین)

## ہمارے بیان میں کیا ہو گا

انشاء اللہ حقائق ہونگے' دقائق ہونگے' فضائل ہونگے' مسائل ہونگے' دلائل ہونگے' شمائل ہونگے۔

اللہ کا قرآن ہو گا' مدنی کا فرمان ہو گا' صدیق کا شان ہو گا' جنت کا سامان ہو گا' راضی رب رحمان ہو گا' جو یقین کرے گا مسلمان ہو گا' اور جو انکار کرے گا

بے ایمان ہو گا' انکار نہ کرنا' اللہ ہمیں حضور ﷺ کے غلاموں کا سچا غلام بنائے (آمین)

میں حیران ہوں کہ یہ فتنے کہاں سے آگئے ہیں۔ اللہ ان فتنوں میں صراط مستقیم عطا فرمائے (آمین)

جہاں آج ہماری دعوت ہے وہاں کل شادی بھی ہے اور رات کو نکاح کا سلسلہ بھی ہے' کچھ سنت نبوی کے مطابق حضور ﷺ کی شریعت کے آئینے میں' مدینے کی گلیوں میں ہونے والی شادی کا نقشہ دکھاؤں گا۔ اللہ ہماری شادی میں غمی میں' نکاح میں' صلاح میں حضورؐ کی سنت عطا فرمائے (آمین)

## حضورؐ سے پہلے شادی کا طریقہ

جب تک آمنہ کے لال در یتیم نہیں آئے' عرب میں اس طرح شادی کا انتظام نہیں تھا۔ ایک نوجوان لڑکی بن سنور کر آتی۔ ادھر سارے نوجوان جمع ہو جاتے' نہ جانے کیا ہوتا' نہ نکاح' نہ ایجاب و قبول' نہ ولیمہ' نہ حق مہر' نہ گواہ' نہ کوئی خطبہ' لڑکی آکر جس کو مینگنی مارتی کہ یہ میرا خاوند ہے بس اس سے بندھ جاتی۔ یا جس کو وہ پسند کر لیتی' اس کی ہو جاتی کوئی اس طرح باعزت طریقے پر منگنی نہیں تھی' کسی کی عزت کے مطابق فیصلہ نہیں تھا۔ آج یہ جو کچھ ہمیں شادی کا سلسلہ ملا ہے یہ کملی والے در یتیم کے جوتے کے صدقے ملا ہے۔

میں ایک تو یہ آپ کو تحفہ دینا چاہتا ہوں' کیونکہ ہر روز ہمارے گھروں میں اور مسلمانوں کے محلوں میں شادیاں ہوتی ہیں' مگر کہیں بینڈ باجے' کہیں گانے بجانے' ترانے' کہیں ہیجڑوں کا ناچ' کہیں تالیاں' کہیں شور شرابا' خون خرابا' کہیں فائرنگ' کہیں ساری رات بتیاں' کہیں عورتوں کی آوازیں اور گیت' دعا کرو اللہ ہمیں شادی میں غمی میں رسول اللہ کا طریقہ عطا فرمائے (آمین)

## دین کو پرکھنے کی کسوٹی

میرے مسلمان روپے کو چکمک پر کھرا کرو' سونے کو زرگر کے پاس کسوٹی پر کھرا کرو' اپنے دین کو محمدؐ کی شریعت پر کھرا کرو (سبحان اللہ)

دیکھو پیغمبر کریمؐ نے شادی کیسے فرمائی۔ حضور کریمؐ کی رفتار' گفتار' کردار' افکار' لیل و نہار' محبت پیار' پیغمبرؐ کی گفتگو' حضورؐ کا انداز' حضورؐ کا راز' حضور انور کی عبادت' پیغمبرؐ کی ریاضت' پیغمبرؐ کی سخاوت' پیغمبرؐ کی صورت' محمدؐ کی سیرت' نبیؐ کی سخاوت' پیغمبرؐ کی دیانت' امانت' صداقت' ریاضت' شرافت کیسی تھی' اللہ ہمیں اپنے محبوب کی صحیح سیرت عطا فرمائے (آمین)

## تین کاموں میں دیر نہ کرو

میں آپ کو شادی کا تھوڑا سا سلسلہ سمجھا دوں۔ کیونکہ آنے والوں میں ہم بھی شریک ہو رہے ہیں۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھایا کہ اگر میرے امتی میں کسی کی بچی حد بلوغ تک پہنچ جائے تو شادی جلدی کر دے۔ آقا نے فرمایا کہ تین کاموں میں دیر نہ کرو' میں آپ سے بڑا ہوں اس لئے آپ کو سبق سمجھا رہا ہوں۔

فرمایا قرضہ ادا کرنے میں دیر نہ کرو' نماز ادا کرنے میں دیر نہ کرو' اور بچی کی شادی کرنے میں دیر نہ کرو۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقروض کا جنازہ نہیں پڑھایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں کچھ ایسے لوگ فوت ہو گئے جنہوں نے قرضہ دینا تھا' قرضہ ادا نہ کیا تو میرے پیغمبر نے ناراض ہو کر فرمایا ان کا جنازہ کوئی اور پڑھے میں کملی والا اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا کیونکہ اس نے قرضہ نہیں دیا' یہ حقوق العباد ہے۔ پہلے تو قرضہ نہ لو۔ اگر لو تو اس کو وقت پر ادا کرو۔ آج ہم سے کوئی قرضہ مانگے تو اس کو خنجر گھونپتے ہیں' دو گھر برباد کر دیتے ہیں۔ ایک اپنی بہن کا گھر' ایک اپنا گھر' اتنے پاگل میں نے کہیں نہیں دیکھے۔ حاضرین کرام ایک تو

قرضہ جلدی ادا کرو' دوسرا فرمایا نماز میں دیر نہ کرو' پھر نماز قضا ہو گی' قضا قضا ہوتی ہے' ادا ادا ہوتی ہے۔

## مسجد میں نماز کا ثواب

اگر نماز مسجد میں پڑھو گے تو ستائیس نمازوں کا ثواب جامع مسجد میں نماز پڑھو تو فرمایا کہ پانچ سو نمازوں کا ثواب۔

مسواک کر کے وضو کر کے نماز پڑھو تو ستر گنا مزید ثواب ہو گا۔

بیت المقدس میں نماز پڑھو تو پانچ سو نمازوں کا ثواب ایک روایت میں ہے ایک ہزار نماز کا ثواب۔ ایک روایت ہے پچاس ہزار کا ثواب۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب۔

ہمارے ان پاکستانی مولویوں کو خدا ہدایت دے (آمین) جنہوں نے اپنے پیٹ کے مسئلے کے لئے قوم کو الجھا دیا اور فتویٰ دیا کہ یہاں کے امام صحیح ہیں مدینے کے امام منافق ہیں۔ (نعوذ باللہ) مدینے کے امام غلط ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہمارے پیچھے ہو جاتی ہے۔ یہ فتنہ ملک میں اٹھا ہوا ہے' اللہ ہمیں مدینے کی ہواؤں سے' فضاؤں سے' اداؤں سے' مدینے کی ریت کے ذروں سے خدا محبت عطا کرے (آمین)

## مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

حضور ﷺ نے فرمایا۔ صلٰوۃ فی مسجدی ھذا خیر من خمسین الف صلٰوۃ فیما سواہٗ جو میری مسجد میں ایک نماز باجماعت ادا کرے' محراب و منبر کو دیکھے' ریاض الجنتہ میں آئے' باب الجیدی' باب النساء' باب الصدیق' باب الحمیدی' باب الصلوۃ' باب الرحمت' باب جبرئیل سے اندر آئے اوپر گنبد خضریٰ چمک رہا ہو' ادھر مصلّٰی رسول مقبول ہو' ادھر مسجد نبوی کے شاندار فانوس چمک رہے ہوں۔ وہاں ایک نماز ادا کرو تو پچاس ہزار کا

ثواب ملے گا۔

اللہ ہم کو زندگی میں محبوب کی مسجد میں نماز نصیب فرمائے (آمین)

## مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب

فرمایا مسجد حرام جو کعبے کے قریب ہے' اس میں ایک نماز باجماعت آج بھی نصیب ہو تو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا۔

## موتی

بیت اللہ پر نگاہ ہو' بیت اللہ کا طواف ہو' ہاتھ میں کعبے کا غلاف ہو' دل ہو صاف ہو' پھر کیوں نہ گناہ معاف ہوں۔ بیت اللہ کا جلال ہو' پھر جلال میں کمال ہو' پھر فضل ذوالجلال ہو' پھر کیوں نہ رحمت سے مالا مال ہو' اللہ ہمیں بیت اللہ میں نماز نصیب فرمائے۔ (آمین)

ان مولویوں کی بات نہ مانو۔ ہم جھوٹے نبی کو نہیں مانتے۔ (اشارہ غلام احمد قادیانی کی طرف) ہم نبی کو خدا؟ (نہیں مانتے)' ہم محمد عربی ﷺ کو اللہ (نہیں مانتے)' ہم نبی کو مشکل کشا؟ (نہیں مانتے)۔ ہم مصطفیٰ کو معبود و مسجود و مطلوب و مقصود؟ (نہیں مانتے)' ہم محمدؐ کو غفار و قہار و جبار؟ (نہیں مانتے) ہم نبی کو خالق و مالک و رازق و مالک؟ (نہیں مانتے) ہم محمد عربیؐ کو رب العالمین (نہیں مانتے) احسن الخالقین (نہیں مانتے) میں آپ کو گمراہ نہیں کروں گا۔ ہم نبی کو مالک یوم الدین؟ (نہیں مانتے) ہم نبی کو ایاک نعبد وایاک نستعین؟ (نہیں مانتے)

## ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل مانتے ہیں

ہم نبی کو امام نہیں بلکہ امام الانبیاء مانتے ہیں' ہم محمد کریم ﷺ کو افضل الانبیاء مانتے ہیں' ہم نبی ﷺ کو شریفوں میں اشرف' حسینوں میں احسن' جمیلوں میں اجمل' کاملوں میں اکمل' رسولوں میں افضل مانتے ہیں۔ سبحان اللہ

میں علماء حقہ کا نمائندہ ہوں' میں اپنے پیغمبر کو پیغمبر مانتا ہوں کائنات کا دلبر مانتا ہوں' سب کا سرور مانتا ہوں' محبوب رب اکبر مانتا ہوں' رسولوں سے برتر مانتا ہوں' انبیاء کا افسر مانتا ہوں' اپنے دلوں کا پیغمبر مانتا ہوں (انشاء اللہ)

یہ آپ کا عقیدہ ہے یا کہ نہیں' اگر میں غلط بیانی کروں تو مجھے یہاں شوٹ کر دو (گولی مار دو) میرا خون معاف ہے' دین پوری کو ختم کرو' مجھے جینے کا کوئی حق نہیں' ہم جیتے ہیں تو مصطفیٰ کے عشق میں جیتے ہیں۔ (انشاء اللہ)

ہم بات کرتے ہیں تو ان کی بات کرتے ہیں' مجھے تیس سال ہوئے ہیں اس میدان میں۔ ہم نے اپنے باپ کی تعریف نہیں کی تعریف محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔

ہم قادیانی کو نہیں مانتے' شیطانی کو نہیں مانتے' اس ویرانی کو نہیں مانتے' اس کی نادانی کو نہیں مانتے' اس کانے دجال کو نہیں مانتے' اس ٹٹی میں مرنے والے کو نہیں مانتے' انگریز کے پٹھو کو نہیں مانتے' مذل فیل کو نہیں مانتے' اس جھوٹے کو نہیں مانتے۔

## ہم کس کو مانتے ہیں

ہم محمد کے پسینے کو کستوری سے بھی افضل مانتے ہیں' میں نبی کے اشارہ کو معجزہ مانتا ہوں' محمدؐ کے چہرے کو جنت کی ضمانت مانتا ہوں' ان کی گفتگو کو حدیث مانتا ہوں' پیغمبر کی دعا کو مقبول مانتا ہوں' پیغمبر کے قدم کو سنت مانتا ہوں' نبی کے عمل کو شریعت مانتا ہوں' نبی کی مسکراہٹ کو جنت مانتا ہوں' میں محمد مصطفیٰؐ کے شہر کو مدینہ منورہ مانتا ہوں' نبی کی جائے ولادت کو مکہ مکرمہ مانتا ہوں' پیغمبر کے پسینے کو کستوری سے زیادہ معطر مانتا ہوں' جبرئیل سے زیادہ محمدؐ کو مطہر مانتا ہوں' یہ ہمارا عقیدہ ہے' (بے شک)

ہمارے پیغمبر سب سے اعلیٰ ہیں۔ ایک نکتہ سمجھ لو' جس طرح میرا مصطفیٰ

تمام انبیاء میں افضل ہے اسی طرح صدیق تمام خلفاء میں افضل ہے۔ امت میں صدیق کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا' نبوت میں مصطفیٰ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ (بے شک)

## آج کل کی شادیوں میں رشتہ دار خوش رب ناراض

صرف شادی کا نقشہ سمجھ لیں۔ شادی ویسی کریں جس طرح آقا نے سکھایا ہے' ہماری شادیوں کے طریقے غلط ہیں۔

ہماری شادیوں میں چاچے خوش' مامے خوش' میخانے خوش' یہ سارے خوش اللہ ناراض رسول اللہ ناراض' اگر شادی میں طبلے سرنگی ہیں' اگر شادی میں ڈانس ہے' اگر شادی میں ناچ ہے' اگر شادی میں عورتیں بے پردہ ہیں' اگر شادی میں ہیجڑے ہیں' اگر شادی میں وی سی آر ہے' اگر شادی میں بے پردگی ہے اگر شادی میں عورتوں کے گیت ہیں' خدا راضی ہے؟ (نہیں) یہ شادی ہے یا بربادی ہے؟ (بربادی ہے) یہ تو آزادی ہے' یہ تو بربادی ہے۔

شادی کا معنی خوشی ہے' ہم اس وقت خوش ہوں گے جب اللہ عرش پر خوش ہو' رسول اللہ فرش پر خوش ہوں۔ (سبحان اللہ)

ہم شادیوں میں سب کچھ کرتے ہیں۔

لاہور میں ایک شادی ہوئی' مجھے اطلاع ملی' آٹھ دن شادی چلتی رہی' زردے چلتے رہے' پلاؤ چلتے رہے' مرغن غذائیں چلتی رہیں' بھنے ہوئے گوشت چلتے رہے' گیت ہوتے رہے صرف نکاح نہیں ہوا۔ عالم کو نہیں بلایا گیا۔

## علماءِ حق کی ضرورت ہے

تم تو کہتے ہو کہ مولوی کی ضرورت نہیں' جب تک عالم نہ آئے نکاح نہیں ہوتا' ہم سارے بائیکاٹ کر دیں تو جنازے پڑے رہیں گے' علماء کی ضرورت ہے۔ اللہ ہر عالم کو فتنے سے بچائے' میں علماء کو کہتا ہوں' اے علماء نہ بکنے والے

نہ طاقت کے سامنے جھکنے والے بنو' نہ حق کہنے سے رکنے والے بنو۔ حق پر لٹکنے والے بنو۔ اللہ ان علماء کو شاہ ولی اللہ" کا وارث بنائے (آمین)

یا اللہ ہمیں شیخ الہند" کا وارث بنا۔ جس نے فتویٰ دیا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے۔

## اعلیٰ حضرت

ایک اور مولوی صاحب تھے' وہ اعلیٰ حضرت بن گئے۔ ابوبکرؓ کو حضرت ابوبکر کہتے ہیں' ناراض نہ ہونا میری بات پر۔ عمرؓ کو حضرت عمر کہتے ہیں' وہ اعلیٰ حضرت بن گئے۔

حضور ﷺ کا نام لیں تو کہتے ہیں حضرت محمدؐ اور وہ اعلیٰ حضرت۔

ہمارے اعلیٰ حضرت یہ نہیں (احمد رضا خاں) ہمارے اعلیٰ حضرت۔ حضرت محمد رسول اللہ ہیں' سب سے اعلیٰ کون ہیں؟ محمد رسول اللہ۔

## قائد اعظم کون

ہمارے قائد اعظم بھی حضور ﷺ ہیں' سارے انبیاء کے قائد کون؟ (حضرت محمد ﷺ) حضورؐ نے فرمایا انا قائدھم اذا وفدوا' جب قیامت کے دن سارے انبیاء محشور ہونگے اٹھیں گے۔ سارے میری اقتدا میں ہوں گے سب کا قائد میں محمد ہوں گا۔

پاکستان میں کوئی قائداعظم بن گیا وہ تمہاری مرضی' پوری کائنات میں' سارے انبیاء میں' سارے رسولوں میں' پوری دنیا کا قائداعظم' میرے مدنی کی ذات ہے۔ دل خوش ہو رہا ہے یا گھبرا رہے ہو؟ (خوش ہو رہا ہے) یہ حقیقت ہے۔ کچھ حضورؐ کے اوصاف ہیں وہ حضورؐ تک رہنے دو۔ سید الرسل حضورؐ ہیں' سید الانبیاء حضورؐ ہیں۔ امام الرسل حضورؐ ہیں' شافع محشر حضور ہیں۔ شفیع المجرمین حضورؐ ہیں' رحمتہ اللعالمین حضورؐ ہیں۔ تاج المرسلین حضورؐ ہیں۔ خاتم

النبیین حضورؐ ہیں۔ امام النبیین حضورؐ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں عرض کر رہا ہوں کہ اللہ ہمیں ان علماء کا نام لیوا بنائے' ان کا علمبردار بنائے' ان کا خادم بنائے' ان کا وفادار بنائے' جنہوں نے چابک تو کھائے مگر جھکے نہیں' بکے بھی نہیں۔

## شاہ جیؒ کو وزارت کی پیش کش

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو گورنر نے بلایا کہ میں آپ کو سارے پنجاب کی پورے ہندوستان کی وزارت دیتا ہوں آپ ہمارے ساتھ مل جائیے ان تقریروں کو چھوڑیں' چھوڑیں اس کلہاڑی کو' چھوڑو اس جہاد کو' عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کھڑے ہو کر کہا "او کانے" او انگریز! بلی کی آنکھوں والے! اور پتلون والے سن! تو محمدؐ کے نواسے کا اسلام خریدنا چاہتا ہے' ایمان لینا چاہتا ہے سن! میں تختہ دار پر چڑھ جاؤں گا تختہ دار کو چوم لوں گا۔ گلے میں رسہ ڈال کر گھسیٹو برداشت کروں گا۔ نہ بکوں گا نہ حق سے رکوں گا' میں تیری وزارت عظمیٰ کو جوتی کی نوک کی ٹھوکر مارتا ہوں جب تک زندہ رہوں گا محمدؐ کا قرآن پڑھتا رہوں گا۔ سبحان اللہ۔

توجہ کریں بھائی۔ صرف شادی پر بات کر رہا ہوں۔ اللہ ہماری شادی میں آقا کی سنت عطا فرمائے (آمین)

ایک تو شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ بیٹی کی شادی جلدی کر دو۔

ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری بیٹی ذرا تھرڈ ائیر پڑھ لے' ذرا بڑی ملازمت پر چلی جائے' ابھی تو بیس سال کی ہے' ابھی تو اس کے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے' کسی نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کہا کہ میری لڑکی کے منہ سے ابھی دودھ کی خوشبو آتی ہے' ذرا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا جملہ سننا' بخاری نے کہا اگر دودھ خراب ہو گیا' اگر دودھ میں بدبو مچ گئی' اگر دودھ کو کسی پلید کتے نے منہ لگا دیا تو دودھ استعمال کے قابل نہیں رہے گا' کوڑا کرکٹ میں ڈالنے کے قابل رہے گا۔ بات

سمجھو۔

## حضرت فاطمہؓ کی شادی

میرے محبوبؐ نے فرمایا کہ بچی بالغ ہو جائے تو دیر نہ کرو' بی بی بتول کے متعلق میں نے پڑھا ہے کہ ابھی پندرہ سال کی تھیں' آؤ پیغمبر کی سنت کو دیکھو' مدنی کی شریعت کو دیکھو' حضورؐ کے گھر کو دیکھو' پیغمبرؐ کے شہر کو دیکھو۔ خدا کی قسم بتول کے نکاح کو دیکھو۔

کسی نے کہا کہ حضرت بتول! تو ابھی بچی ہے فرمایا میں اگر ایک ہفتہ دیر کروں تو امت سالوں دیر کرے گی۔ میں اس عمر میں اس کا نکاح کر کے امت کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ شریعت ہے جس پر محمدؐ خود عمل کر رہا ہے۔

حضرت علیؓ اکیس برس کے تھے' بی بی بتولؓ پندرہ سال پانچ مہینے کی تھیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ان کو اندر بٹھاؤ' اس کے سر پر دوپٹہ ڈالو۔

آج مجھ سے یہ موتی لے لو' اس وقت بتولؓ کی اماں خدیجہؓ قبر میں جا چکی تھی' بی بی فاطمہؓ یتیم تھی' جب حضرت علیؓ سے نکاح ہوا تو بی بی بتول کو تیار کرنے والی' سرمہ لگانے والی' تیل لگانے والی' کپڑے پہنانے والی' اماں کی جگہ خدمت کرنے والی ابوبکر کی بیوی اسماء بنت عمیسؓ تھی۔

جب حضرت علیؓ کا نکاح ہوا تو مسجد نبوی میں ہوا وہاں جو قریب گواہ تھے وہ صدیقؓ و عمرؓ تھے اگر گواہ غلط ہیں تو نکاح غلط' نکاح غلط تو سادات کا خاندان غلط' سادات کا خاندان بچاؤ' تب بچے گا جب گواہوں کو صحیح مانو گے۔

آج میں گرج کر کہتا ہوں کہ گواہ صدیقؓ و عمرؓ تمام کتابوں میں یہ واقعات موجود ہیں۔

مدینے کے بازار سے جو ولیمے کا سامان لایا' کھجوریں وغیرہ' گوشت وغیرہ ولیمے کا سامان صدیق لایا۔

حضرت علیؓ کو آقاؐ نے فرمایا کہ ذرا حق مہر کے لئے پیسے لے آؤ تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ زرہ لے کر بازار چلے، آگے بھائی عثمانؓ مل گئے، آج سبق یاد کرلو۔ ہم ذمہ دار ہیں کہ آپ کو حوالے دیں۔

حضرت عثمانؓ دہرا داماد ہے، علیؓ کو ایک بیٹی ملی، عثمانؓ کو دو دیں میں باوضو بیٹھا ہوں، حضورؐ نے فرمایا لو کان عندی اربعۃ بنات، لو کان عندی اربعین بنات، لو کان عند مائۃ بنات لزوجتک یا عثمان۔ اگر میری چار بیٹیاں ہوتیں، اگر چالیس ہوتیں، اگر سو ہوتیں میں مصطفیٰ، عثمان کے سوا کسی کو داماد نہ بناتا، یہ آقاؐ نے فرمایا۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبر پر جو مولوی جھوٹ کہے یہ مولوی جہنمی ہے، من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار کملی والے نے نہ فرمایا ہو اور جو مولوی منبر رسول پر کہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ یہ مولوی جہنمی ہے۔ یہ منبر رسول ہے یہاں ہوش سے بولا کریں۔ میں ہوش سے بول رہا ہوں نہ کہ جوش سے بول رہا ہو۔

حضرت علیؓ زرہ لے کر بازار کی طرف چل دیئے، سوچا کہ زرہ بیچ دوں، جنگ کے لئے تھی، حضرت عثمانؓ راستے میں ملے۔ حضرت عثمانؓ مدینے کے بہت امیر تھے۔ ان کی کپڑے کی دکان تھی۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا اے ابن ابی طالب کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا آج مصطفیٰ کریم سے رشتہ مل رہا ہے، نبی کی بیٹی میرے گھر میں آرہی ہے اور میرے پاس حق مہر کے پیسے نہیں ہیں ایک زرہ ہے، عثمانؓ نے پوچھا کہ کتنے کی ہے؟ کہنے لگے ساڑھے چار سو درہم کی۔ مجھے اگر کوئی اتنے پیسے دے دے تو میں بیچ دوں گا۔ عثمانؓ نے کہا تشریف رکھیں میں پیسے لے آتا ہوں۔ پیسے دیئے اور زرہ لے لی۔ جب حضرت علیؓ پیسے لے کر جانے لگے تو عثمانؓ نے کہا۔ ابن ابی طالب! علی المرتضیٰؓ بھائی، عثمانؓ نے بھائی علی کہا، یا علی

نہیں کہا۔

بھائی علی ٹھہر جاؤ' واپس آگئے فرمایا یہ پیسے بھی لے لو زرہ بھی لے لو' زرہ بھی لے لو تم جنگ کیسے لڑو گے' زرہ بھی آپ کی جو پیسے دیئے ہیں یہ بھی شادی تیری' خرچ میرا (سبحان اللہ)

اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں تو یوں کہوں گا کہ حضرت علیؓ ان کے مشکل کشا ہیں۔ عثمان حضرت علیؓ کے مشکل کشا ہیں فرمایا تیری مشکل میں حل کر رہا ہوں۔

نکاح میں گواہ کون تھے؟ (صدیق و عمرؓ) ولیمے کا سامان صدیق لایا۔ بی بی بتول کو سنوارنے والی' دلہن بنا کر حضرت حیدر کے گھر بھیجنے والی ابو بکر کی اہلیہ تھی۔

حق مہر کے پیسے دینے والا حضرت عثمانؓ۔ ولیمہ کھانے والے صحابہ کرام' اور مصطفیٰ نے دعا کی تو آمین کہنے والے محمدؐ کی جماعت' نکاح پڑھانے والی پیغمبر کی ذات' سمجھ آگئی میری بات؟ یہ آپس میں صحابہ کا پیار ہے یا تکرار ہے؟ (پیار ہے) بادل چھٹ رہے ہیں الحمدللہ باطل ہٹ رہے ہیں اور دین ڈٹ رہا ہے۔

## نبیؐ کی بیوی کا انتخاب خود اللہ کرتا ہے

میں شادی پر بات کر رہا تھا۔

بی بی عائشہؓ سے حضورؐ کی شادی ہوئی' یہی سمجھا کر بات کو ختم کروں' نبی کریمؐ کے گھر ابو بکرؓ کی بیٹی صدیقہؓ آئی یہ خود نہیں آئی یہ کس نے بھیجی ہے؟ (اللہ نے) پیغمبر کا نکاح ہو تو مشورہ کون دیتا ہے' پیغمبر کے لئے بیوی منتخب کون کرتا ہے۔؟ اللہ

یَاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ' محبوب مکرم جو بیوی آپ کے بستر پر آتی ہے یہ آپ کا انتخاب نہیں' یہ انتخاب اللہ کا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیل آئے' ذرا غور سے سنیں'
بخاری' مسلم' ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ احادیث کا ذخیرہ لے کر بیٹھا ہوں۔
آقا نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے' آکر فرمایا مجھے اللہ نے بھیجا ہے کہ خدیجہ کے بعد میرا محبوب ذرا اداس ہے۔ پیغمبر کی خدیجہ چلی گئی' حضور اکیلے ہیں' اب میں ان کا گھر آباد کروں گا۔ جاؤ جبرئیل! بی بی عائشہؓ کا میرے محبوب کو خواب میں نقشہ دکھاؤ' بی بی عائشہؓ کی صورت دکھاؤ کہ محبوب عنقریب ابوبکرؓ کی بیٹی صدیقہ جو تیرے گھر کے لائق ہے' وہ اللہ کے حکم سے تیرے گھر تیری اہلیہ بن رہی ہے۔ یہ انتخاب کس نے کیا؟ (اللہ نے)

## نبیؐ کی حرم عام عورتوں جیسی نہیں

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ' اے محمدؐ کی حرم تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو تم محمدؐ کی عزت ہو۔
پیغمبر کی حرم امت پر حرام ہے۔
میں کل رخصت ہو جاؤں تو میری بیوی کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے' بیوہ ہے نکاح کر لے۔ مگر محمدؐ کی بیوی مومنوں کی اماں ہے کوئی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اتنی حقیقی ماں' ماں نہیں جتنی محمدؐ کی گھر والی ہماری ماں ہے۔ ٹھیک ہے؟ (جی)

## نبی کی بیوی کو جو اماں نہ مانے وہ مومن نہیں

ایک جملہ کہہ دیتا ہوں' جو مصطفیٰؐ کی حرم کو اماں کہے وہ مومن ہے جو سب کچھ کرے' مگر مصطفیٰؐ کی حرم کو اپنی اماں نہ کہے' اماں تو اماں ہے' انکار کرنے والا مومن نہیں ہے۔ جو نبی کے حرم کو اماں نہ کہے وہ مومن؟ (نہیں ہے) زور سے بولو! (مومن نہیں)
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُہٗ

[illegible] سمجھ گئے ہو تم؟

ہمارے مصطفیٰ ؐ کی حرم مومنوں کی مائیں ہیں' بی بی عائشہؓ ہماری اماں ہے؟ (ہے) جو اماں مانتے ہیں ہاتھ اٹھادیں دعا کرو اماں عائشہؓ ہمیں اپنا بیٹا بنا لے۔ وہ ہماری اماں ہیں۔ قیامت کے دن حقیقی ماں نہیں پہچانے گی مگر وہ ماں پہچانے گی۔ کہے گی کملی والے! عبدالشکور اور ندیم کو کچھ نہ کہو یہ میرے دوپٹے کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ یہی اماں کہے گی کہ مجلس والے یہ جو آرہے ہیں' دین پوری اور مجلس علماء اہلسنت' یہ جماعت آرہی ہے محبوب میں سفارش کرتی ہوں کہ ان کو حوض کوثر کا پانی پلاؤ' مجھے یقین ہے کہ اماں کی سفارش سے ہمیں جنت کا ٹکٹ مل جائے گا (انشاء اللہ) ہم اپنی ماں کی تعریف نہیں کرتے محمد ؐ کے حرم کی تعریف کرتے ہیں۔

تھوڑا سا نکاح کا نقشہ دکھادوں۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کنت علی ارجوحة میں بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ تقدیر اور تدبیر کی بحث ہو رہی تھی۔ تدبیر کہہ رہی تھی کہ عائشہ بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی' لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی اور تقدیر بی بی عائشہؓ کو محمد ؐ کے گھر' مومنوں کی اماں' نبی کی عزت اور صدیقہ بنا رہی تھی' تقدیر غالب آئی' بی بی کہتی ہے کہ مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ کیا فیصلہ ہو رہا ہے۔ اللہ نے حضور ؐ کے دل میں ڈالا' خدا نے جبرئیل کو بھیجا۔

## وحی کی اقسام

حضور ﷺ پر کئی قسم کی وحی آتی تھی' کبھی خواب' کبھی الہام' کبھی کشف' کبھی نیند میں' کبھی حضور ؐ کی زبان پر خدا کے کلمے جاری ہو جاتے تھے' (سبحان اللہ)

اللہ نے آقا کو اطلاع دی کہ محبوب' گھبرائیے نا! تیرے گھر میں ایک عورت

آرہی ہے وہ صدیقہ ہوگی' تیرا گھر اس وقت گھر نہیں رہے گا بلکہ دین کا مرکز بن جائے گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بی بی عائشہؓ کو دو ہزار دو سو دس احادیث یاد تھیں۔

آپ کو کتنی حدیثیں یاد ہیں؟

## حضور کی شادی

حضورؐ فرماتے ہیں کہ خدا نے حکم دیا کہ محبوب آج تم صدیق کے گھر جاؤ۔ دلہا بن کر صدیق کے گھر جاؤ' لوگو! کیا منظر ہوگا' تمام صحابہ کو جمع کیا۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی کنت علی ارجوحة اذا اتتنی امی فاخذتنی بیدی' فجاءتنی نساء الانصار فصالحتنی شانی فقالت بارك الله' علی طائر وعلی خیر وعلی بر کته خیئك یاعائشه' (سبحان اللہ)

بی بی کہتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی' مجھے پتہ ہی نہیں تھا' ادھر چمکتا ہوا چاند' ستاروں کے ساتھ' پیاروں کے ساتھ' وفاداروں کے ساتھ' صدیق کا گھر تو قریب ہی تھا۔

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میری اماں نے آکر میرا ہاتھ پکڑا عائشہؓ کی جب شادی ہونے لگی تو بتاؤ ڈھول بجا؟ (نہیں) کوئی تالیاں؟ (نہیں) کوئی ناچ؟ (نہیں) کوئی بینڈ؟ (نہیں) یہ صحیح شادی تھی۔

## یہ بھی شادی ہے

مولانا احمد علی لاہوریؒ ہمارے دین پور آئے تو فرمانے لگے کہ لاہور میں ایک شادی ہوئی آٹھ دن چاول چلتے رہے' ڈانس ہوتا رہا' بتیاں جلتی رہیں' نکاح نہیں ہوا تھا' لڑکی کو بھیج دیا گیا' لڑکی قرآن پڑھی ہوئی تھی' اس نے اندر سے کنڈی لگالی خاوند نے رات دروازہ کھٹکھٹایا' کہ میں آرہا ہوں اس نے خاوند سے

کہا کہ مجھے تو تم سے پردہ ہے خبردار اگر اندر آیا' میں تو تمہیں ٹھیک کر دوں گی۔ میرے ساتھ تو بات بھی نہ کر' میں تیرے اوپر حرام ہوں' اس نے کہا کہ ہمارا کئی لاکھ خرچ ہو گیا ہے' لڑکی نے کہا کہ سب کچھ ہوا مگر نکاح نہیں ہوا' باپ کے پاس گیا جا کر کہنے لگا ابا جان میری دلہن تو بگڑی ہوئی ہے' اس نے کہا I am Sorry نتیجہ خواری' باپ نے کہا اوہو نکاح تو پڑھا ہی نہیں' یہ پاکستان کی بات ہے۔

## یہ بھی شادی ہے

یہ بھی ہوا کہ باہر نکاح ہو رہا ہے اور دلہن کار پر بیٹھ کر چلی گئی۔ کیا پاکستانی لوگ ہیں۔

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی کہ میری اماں آئی میرے سر پے ہاتھ رکھا میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ کچھ مدینے کی نیک عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں' صحابیات فرمایا یہ ہے عائشہ' ایک عورت نے مجھے سرمہ لگایا ایک نے مجھے زعفران ملا' ایک نے مجھے خوشبو لگائی' ایک نے میرے سر پر نیا دوپٹہ رکھا' ایک نے میرا کرتہ بدلا' مجھے اندر لے جا کر میرے اوپر پانی ڈالا' مجھے نئے کپڑے پہنائے میں بیٹھ گئی اور عورتیں رو رہی تھیں میں نے ان سے پوچھا کہ خیر تو ہے؟ کہنے لگیں کہ تیری قسمت پر آج رشک ہو رہا ہے کہ کوئی کسی کی بیوی ہے کوئی کسی کی' آج تو اللہ کے رسول کے گھر جا رہی ہے۔ مبارک ہو۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں حیران ہوں' کھلونے بھی ساتھ تھے۔ اذ آن برسول اللّٰه حضورؐ کی خدمت تھی۔ میرے اوپر دوپٹہ ڈال دیا گیا' حضور ﷺ نے خطبہ پڑھا' حق مہر مقرر ہوا۔ ولیمے کا سامان تیار ہوا۔

حضور ﷺ نے دودھ پیا' بچا ہوا دودھ واپس دیا اور فرمایا میری عائشہ کو پلاؤ' میں شرم کرنے لگی' ابا نے کہا بیٹا پی لو! یہ تم دودھ نہیں پی رہی یہ جنت کا دودھ مل رہا ہے۔ میں نے دودھ پیا' تھوڑی دیر کے بعد حضورؐ کی خدمت میں

تھی' اذ آن برسول اللّٰہ نہ کوئی ڈھول' نہ کوئی تالیاں' نہ کوئی بینڈ' نہ کوئی باجے' نہ کوئی گانے' نہ کوئی ترانے' ہر چیز سے بے گانے' میں حضورؐ کی خدمت میں بیٹھی تھی اور ابوبکر مجھے رو رو کر چوم رہا تھا کہ عائشہؓ! تیری قسمت' تجھے مبارک ہو کہ اللہ کے رسول نے تجھے چن لیا۔ یہ شادی ہے۔

میں اپنے بھائیوں کو یہی کہوں گا کہ شادی اس طرح کرو جس طرح نبی نے سکھایا۔

آج تو شادی میں کئی عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں' کئی بے چاری گیت گاتی ہیں' کئی عورتیں ناچتی ہیں۔

## شادی میں ناچنے والیوں کا حال

سکھر میں شادی ہو رہی تھی' عورتیں ناچ رہی تھیں مکان گرا تو ناچنے والی اکیس عورتیں سب نیچے اور چھت اوپر' سیدھی جنت میں' ناچتی ہوئی چلی گئیں' سیدھی گئیں' کلمہ بھی نصیب نہ ہوا' انہیں کپڑوں میں گیت گاتی گاتی' جنت بالکل کھلی ہوئی تھی' استغفراللہ' دعا کرو اللہ ہمیں ان برائیوں سے بچائے (آمین)

میری تقریر اصلاحی ہوتی ہے آج مجھ سے وعدہ کرو اس میدان میں کہ ہماری شادیوں میں مقدم سنت ہو گی' محمد کی شریعت مقدم ہو گی۔

## بچوں کے نکاح بروقت نہ کرنے پر وعید

دو حدیثیں سن لو۔

نبی ﷺ نے فرمایا جس کی لڑکی بالغ ہو چکی ہے' حد بلوغ میں پہنچ چکی ہے' ماں باپ اس کی شادی کے لئے کوشش نہیں کرتے تو لڑکی کو جتنی ماہواری آتی ہے ایک ایک نبی کے قتل کا گناہ ماں باپ کے حصے میں لکھا جا رہا ہے' نبی کے قتل کا گناہ' لعنتوں کی بارش ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور والدین شرائط طے

کر رہا ہے کہتے ہیں کہ ابھی مکان بناؤ، کہتے ہیں کہ ابھی لڑکے نے بی اے نہیں کیا بی اے کر لے تو پھر نکاح کریں گے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر لڑکی سے قدم پھسل گیا، غلطی ہو گئی تو اس زنا کا گناہ ماں باپ کے حصے میں لکھا جائے گا۔ عذاب ماں باپ کو دیا جائے گا۔

یاد رکھو! نکاح میں دیر نہ کرو آج تو پردہ بھی نہیں گندے ناول ہوتے ہیں، گندے فوٹو ہیں گندا ماحول ہے۔

میں کہتا ہوں کہ شیشے سے زیادہ عزت نازک ہے، جان سے زیادہ عزت کی قیمت ہے میری دعا ہے کہ اللہ میرے ملک کے تمام دوستوں کی عزت کی حفاظت فرمائے (آمین)

جو کچھ میں نے شادی کے متعلق عرض کیا ہے اس پر غور کریں جس کی تقریب میں یہ جلسہ ہے اللہ اس شادی کو بھی مبارک بنائے، اس جوڑی کو آپس میں محبت دے۔ اولاد صالح عطا کرے، شادی کو سنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ اس محفل کو قبول فرمائے اور عملی زندگی عطا فرمائے اور میرے پاکستان کی فضا کو خدا صحیح فرمائے (آمین)

میری مجلس کے لئے دعا کریں کہ اللہ اس کو پورے ملک میں ترقی اور کامیابی عطا فرمائے (آمین)

ہم جو مل کر کام کر رہے ہیں خدا اس میں برکت عطا فرمائے (آمین)

جو کچھ میں نے عرض کیا ہے حق ہے؟ (حق ہے) یا آپ کو شک ہے؟ قرآن اور اسلام پر پورا پک ہے۔ (ہے) جو کہتے ہیں کہ پک ہے ہاتھ کھڑا کر دیں۔ شکریہ۔

واقول قولی هذا واستغفر اللّٰه العظیم

# فاروق و حسین رضی اللہ عنہما

مقام: کراچی

بشکریہ حنفی اسلامی کیسٹ ہاؤس خانپور

# فاروق و حسین رضی اللہ عنہما

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا' ومن سیات اعمالنا' من یہدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ' ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ونبینا ورسولنا ومولانا واولانا وافضلنا وامامنا وامام الھدیٰ وامام الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین ومحبوب رب العالمین والسلام علی خلفاءہ الراشدین المھدیین الذین ھم ھداۃ الدین' وعلی آلہ الطیبین الطاھرین' وعلی من تبعھم اجمعین الی یوم الدین۔

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقاً۔ "

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب ولکن لا نبی بعدی۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حسنات عمر کعدد نجوم السماء ماسلک عمر فجا الاسلک الشیطان فجا غیرہ اوّل من اسلم جہرا عمر' اوّل من فتح باب الکعبہ عمر' اوّل من ھاجر علانیۃ عمر۔

وقال علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ فی شان عمر نور اللّٰہ قبر عمر کما نور مساجد اللّٰہ طیب اللّٰہ قبر عمر کما طیب مساجد اللّٰہ۔

وقال عبداللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنہ کان اسلام عمر فتحًا وکان ھجرتہٗ نصرا' وکان خلافتہٗ رحمہ۔

وقال عمر ابن الخطاب رضی اللّٰہ تعالی عنہ حبب الی من الدنیا ثلاث الامر بالمعروف' والنھی عن المنکر والثوب الخلق۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الاسلام یبکی علی موتک الی یوم القیامۃ یا عمر۔

وکان عمر یدعو کثیرا فی مسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتَنَا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهادة سبع سوى القتل فى سبيل الله المطعون شهيد والغريق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون شهيد وصاحب الحريق شهيد والذى يموت تحت الهدم شهيد والمراة تموت بجمع شهيد- (مشكوٰة : ص۱۳۶)

وقال النبى صلى الله عليه وسلم الا ان مثل اهل بيتى فيكم مثل سفينة نوحؑ من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك- (مشكوٰة : ص۵۷۳)

وقال النبى صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمة واحبونى لحب الله واحبوا اهل بيتى لحبى او كما قال النبى صلى الله عليه وسلم (مشكوٰة: ص۵۷۳)

وقال النبى صلى الله عليه وسلم ادبوا اولادكم على ثلث خصال حب نبيكم وحب اهل بيته وتلاوة القرآن-

وقال النبى صلى الله عليه وسلم حسين منى وانا من حسين احب الله من احب حسينا- هما ريحانى من الدنيا وكان رسول الله يشمهما ويضمهما اليه ويقول ابناى وابنا ابنتى- صدق الله مولانا العظيم وصدق رسوله

النبی الکریم۔

خالی ہے تیرا دل' ادب و شرم و حیا سے
ناداں تجھے کیوں بغض ہے ارباب وفا سے
اے شاتم فاروق تجھے اتنی بھی خبر ہے؟
فاروق کو مانگا ہے محمد نے خدا سے

----------

احساس صداقت رکھتا ہوں' آئین عدالت رکھتا ہوں
آنکھوں میں حیا' دل میں غیرت' توفیق شجاعت رکھتا ہوں
اسلام سے مجھ کو الفت ہے' ایمان کی حلاوت رکھتا ہوں
ابوبکر و عمر و عثمان و علی' چاروں سے محبت رکھتا ہوں

----------

محمد را خدا دادست لشکر ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر
عمر قابل و عمر قبول و عمر مقبول عمر دعائے پیغمبر' عمر مراد رسول
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے اور ہدایت نبی کے یاروں سے

رضی اللہ عنہم اجمعین

نہ نازی کی ضرورت ہے نہ نیازی کی ضرورت ہے
زمانہ جنگ میں مردان غازی کی ضرورت ہے
ندا آتی ہے اب بھی کربلا کے ذرہ ذرہ سے
حسین ؓ ابن علی ؓ جیسے نمازی کی ضرورت ہے

----------

ماان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بحمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود شریف محبت سے پڑھ لیں.......

صدر جلسہ' غیور مسلمانو' شمع نبوت کے پروانو' طلباء عظام' علماء کرام' برادران اسلام' ارباب خاص و عام' رات سے میں حاضر تھا اب میں ناظر ہوں۔ دو راستے تھے یا مکہ کے محاصرہ سے نکل کر مدینے روانہ ہو جاتا یا فاروق کی طرح کھڑے ہو کر للکار کر میدان میں آ جاتا مگر جماعتی فیصلہ کا احترام کرنا ضروری تھا۔

کئی دنوں سے میرے رفقاء' جماعت کے مرکزی مبلغین تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کتاب و سنت کی روشنی میں آپ کو بہت کچھ پہنچایا' سمجھایا' اور آپ کو جگایا۔ ابھی سپہ سالار' سپاہ فاروقؓ اعظم کوہاٹ کے مسافر اور ہمارے عزیز دوست پروفیسر نیازی صاحب آپ سے مخاطب تھے۔ ان کی تقریر دلپذیر اور بڑی قیمتی باتیں تھیں جو قابل عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدتاً اور عملاً صحیح انسان سے صحیح مسلمان بنائے۔ (آمین)

آج کا موضوع عشرہ فاروقؓ و حسینؓ کے متعلق ہے۔ میں تو اسی کا قائل ہوں کہ اس طرح کے جلسے رکھے جائیں۔ صدیقؓ و علیؓ' فاروقؓ و علیؓ' عثمانؓ و علیؓ' صدیقؓ و حسینؓ' فاروقؓ و حسینؓ' عثمانؓ و حسینؓ' بتولؓ و زوجہ رسولؓ' چونکہ یہ ایک ہی خاندان' ایک ہی خانوادے' ایک ہی چشمے سے تعلق رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں تمام صحابہ کرامؓ' تمام آل رسول کی عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پورے ملک میں' بلکہ فارن کنٹری میں عشرہ فاروقؓ و حسینؓ منائیں گے اور منا رہے ہیں۔ آپ لوگوں سے رخصت ہو کر مجھے لاہور' فیصل آباد و دیگر شہروں کے سفر پر جانا ہے۔

## فرانس میں مسجد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

آج ہماری جماعت کے علماء نے فرانس میں مسجد فاروق اعظمؓ کی بنیاد رکھی۔ فرانس جیسے ملک میں فاروق اعظمؓ کے نام پر مسجد تعمیر ہو رہی ہے' وہاں پر

فاروق اعظمؓ کے مناقب کے جھنڈے، ہماری جماعت کے مبلغین لہرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## ہم قرآن کی بات کرتے ہیں

میں انشاء اللہ اپنے موضوع پر بات کروں گا۔ ہم الحمدللہ نہ گانے بجانے والے ہیں، نہ افسانے والے ہیں، نہ ترانے والے ہیں۔ ہم نے وہ بات کرنی ہے جو رب رحمان کے قرآن سے نکلے، جو مصطفیٰؐ کے فرمان سے نکلے۔

میں بازار سے گزرا۔ بس بازار اور لوگ دین سے بیزار، قطار اندر قطار، کوئی منسرگرٹ میں ہے کوئی مست سگریٹ میں ہے۔

جلسے جلوس، نہ للہیت نہ خلوص، پیسے اور فلوس، اس کے سوا کچھ نہیں۔

## ہمارا اسٹیج

ہمارا اسٹیج ہمیشہ اسلام کی آواز بلند کرتا ہے، لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ غلط کوشش کی۔

دین پوری دین پوری ہے مگر اکثر لوگوں کی نیت بری ہے۔

ان کا ارادہ ہے، ارادہ زیادہ ہے، فساد پر آمادہ ہے۔

مگر الحمدللہ ہم کامیاب ہوئے۔ میں زیادہ تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ شکر ہے کہ ہماری سرکار کو کچھ خیال آ گیا کہ واقعی یہ لوگ حق بات کہتے ہیں۔ یہ صحیح پیغام، مصطفیٰ کا اسلام، حضور کریم ﷺ کا نام، اور آقائے نامدار ﷺ کی سیرت کا صحیح نقشہ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، اور یہی ہمارا مشن ہے۔ پورے ملک میں ہم یہی مشن پہنچانا چاہتے ہیں اور جب تک زندہ رہیں گے، شہداء زندہ کی زندگی بیان کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

## لقب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

عزیزان مکرم! حضرت فاروق اعظمؓ ، سب کہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، یہ فاروق کا لقب بھی نبوت کی زبان سے ملا۔

قیامت تک یہ لقب زندہ ، تابندہ ، درخشندہ ، پائندہ رہے گا۔ (انشاء اللہ)

تم نے جس کو قائداعظم کہا اس کو شاید لوگ قائداعظم کہیں ، کوئی قائد ملت بنا ، کوئی مادر ملت بنی ، کوئی بے چارہ فخر ایشیا بنا ، بنتے رہیں ، جس کو میرے آقا نے صدیقؓ کہا ، وہ صدیقؓ ہی رہے گا۔ صدیقؓ ہے ، پیغمبرؐ کا رفیقؓ ہے ، نبوت اس پر شفیق ہے ، صحابہ میں لئیق ہے ، میری تحقیق ہے ، جو کچھ کہہ رہا ہوں بالکل ٹھیک ہے۔

پورے صحابہؓ میں صدیقؓ کا لقب حضرت ابوبکرؓ کو ملا۔ ایک جملہ کہہ دوں:

## صدیق لقب کی وجہ

ابوبکرؓ کو بھی لقب ملا ، عمرؓ کو بھی لقب ملا۔ صدیق کو اس طرح لقب ملا ، ایک جملہ کہہ کر آپ کے ایمان کو تازہ کر دوں ، جب معراج کی رات آقا آسمانوں پر سے گزر رہے تھے ، تو حضور ﷺ نے فرمایا ، جبرئیل! میرے خلیل! سید الملائکہ !--- جی حضور! فرمایا تم رات کو مجھے لے کر جا رہے ہو جب کہ کوئی دیکھنے والا نہیں۔ میری تصدیق کون کرے گا؟ کون مانے گا کہ نبوت کو معراج ہوئی۔ کون تائید کرے گا؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا ، یہ احادیث میں موجود ہے۔ ان قومک یکذبک ، ابوبکر یصدقک وھو صدیق دلبر ، سرور آپ پریشان نہ ہوں ، جب ابوجہل والے انکار کریں گے ، واحد ابوبکر تیری معراج کا اقرار کرے گا۔ اور وہ صدیق ہے ، اور واقعی ابوبکر نے ابوجہل سے سن کر معراج کی تصدیق کی تو حضور ﷺ نے فرمایا انت صدیق الیٰ یوم القیامۃ۔ قیامت تک ابوبکرؓ تیرا لقب نبوت کی طرف سے "صدیق" ہو گیا۔

## فاروقؓ لقب کب ملا

عمر فاروقؓ کو "فاروق" کا لقب اس وقت ملا جب کعبے کا در کھلا۔ اسی کعبے میں تین سو ساٹھ بت' نہ موسم نہ رت' پتھر کے خدا' پیتل کے خدا' پتلے خدا' موٹے خدا' بڑے خدا' چھوٹے خدا' عزیزو سارے کھوٹے خدا۔ (بے شک)

کوئی اٹکے ہوئے' کوئی لٹکے ہوئے' کوئی پڑے ہوئے' کوئی کھڑے ہوئے' عجب قسم کے خداؤں کا ایک مرکز ایک ڈھیر تھا۔

حضرت عمر نے اس وقت یہ بات کہی جب ابھی صرف چالیس آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ سولہ عورتیں نبوت کا کلمہ پڑھ چکی تھیں۔ میرا حیدر کرار بھی کلمہ پڑھنے والوں میں شامل تھا۔ مگر ابھی مسلمانوں میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ مسلمان کعبے میں جا کر نماز پڑھیں۔ حضرت فاروقؓ نے جب کلمہ پڑھا تو نعرۂ تکبیر بلند ہوا۔ جب بھی فاروقؓ کا تذکرہ آئے آپ لوگ نعرۂ تکبیر لگایا کرو تاکہ نبوت کی یادگار زندہ رہے۔ (نعرے.......)

حدیث میں آتا ہے کہ جب فاروق نے کلمہ پڑھا تو کملی والے کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشان سے یہ اعلان نکلا: اللہ اکبر' اور یاروں نے' تابعداروں نے' جانثاروں نے' وفاداروں نے بھی ہم نوائی کی۔ اس موقعہ پہ حدیث میں آتا ہے کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

وہ عمائدین کفر' ابوجہل' ابولہب' عتبہ' عتیبہ' شیبہ' عقبہ بن معیط' نذر بن حارث' عبدالمغوث' ابوالبختری تمام دوڑ کر آئے کہ کیا ہوا ہے؟ آقا نے فرمایا کہ ان کو بتا دو کہ آج عمرؓ پیغمبرؐ کا غلام بن چکا ہے۔ (سبحان اللہ)

عمرؓ کی آمد پر نعرۂ تکبیر لگا۔ جب بھی فاروقؓ کا تذکرہ آئے گا یہ نعرہ بلند ہوتا رہے گا۔

## ہماری جماعت کا نعرہ

ہماری جماعت نے جو نعرہ بنایا ہے وہ یہ ہے:

گلی گلی نگر نگر ، عمر عمر عمر عمر

عمر ہے تو سب کچھ ہے، عمر نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ عمر ہے تو بازار ہے، عمر ہے تو مکان آباد ہیں۔ عمر ہے تو ہمارے ماں باپ سلامت ہیں، عمر ہے تو زندگی ہے، عمر نہیں تو موت ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کی عمر دراز کرے۔ (آمین) عمر سے زندگی ہے، عمر نہیں تو قبرستان ہے، عمر نہیں تو پھر پریشان ہے، عمر کی ضرورت ہے۔

عمر کی اسلام کو ضرورت ہے، عمر کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ (بے شک)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا عمرؓ کے لیے

عزیزان مکرم! حضرت عمرؓ کی آمد پر چند موتی دے دوں۔ ایک تو عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے:

دو جملے نوٹ کرلو۔ کراچی کے در و دیوارو! دکاندارو! میرے پیارو! ایماندارو! عمرؓ پیغمبر کی دعا ہے، فاروقؓ انتخاب خدا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کو اختیار دیا کہ رب ذوالجلال! کہتا ہے آمنہؓ کا لال، کر دے مجھے خوشحال، میری گود کو مالا مال، یا عمر کو کلمہ پڑھا دے یا عمرو بن ہشام ابو جہل کو کلمہ پڑھا دے۔ اللہ نے فرمایا، دعا کرنا آپ کا کام، قبول کر کے وفا کرنا میرا کام، میں ابو جہل کو کتے کی موت مرواؤں گا، ابو جہل کو ابو جہل بناؤں گا، اس کی لاش کا نام و نشان مٹاؤں گا، ابو جہل کو زندیق بناؤں گا، ابو جہل کو تیری دشمنی میں مشہور کراؤں گا۔

عمرؓ کو تیرے دروازے پر لاؤں گا، استقبال کرواؤں گا، نعرۂ تکبیر لگواؤں گا، کعبے کا در کھلوا کر نماز پڑھواؤں گا، عمرؓ کی بیٹی تیرے گھر بساؤں گا، تیرا خسر بناؤں گا، تیرا وزیر و مشیر بناؤں گا، تیرا جرنیل بناؤں گا، خلیفہ ثانی بناؤں گا، اسے شہادت کا

جام پلاؤں گا' میں گنبد خضریٰ میں اسے سلاؤں گا' دیکھ لینا قیامت کے دن تیرے ساتھ اٹھاؤں گا' تیرے ساتھ جنت میں روانہ کروں گا۔ (سبحان اللہ) یہ انتخاب کس کا ہے؟ (اللہ کا)

## دنیا کو اسلام کی اور اسلام کو عمرؓ کی ضرورت ہے

آج مجھ سے دین سن کر دیندار بن جاؤ۔ ساری دنیا کو اسلام کی ضرورت ہے۔ اسلام کو فاروقؓ کی ضرورت ہے۔ کل بھی فاروقؓ کی ضرورت تھی' آج بھی ضرورت ہے۔

ایک اور بات کہہ دوں' عمر کے کل بھی دشمن تھے' آج بھی دشمن ہیں۔ میں نے کسی کو کچھ نہیں کہنا اور نہ ہی ہماری عادت ہے۔ لوگ خواہ مخواہ ہمارے ساتھ ناراض ہیں۔

جو فاروقؓ کے کل دشمن تھے' وہ آج بھی ہیں۔

ایک جملہ اور سن لو۔ عمرؓ منافقت کو برداشت نہیں کرتا۔ منافق عمرؓ کو برداشت نہیں کرتا۔ (بے شک)

سمجھ آئی ہے تو سبحان اللہ کہہ دو ورنہ ڈیڑھ کلو کا سر تو ہلا دو۔

ابھی آپ کو یقین نہیں آیا کہ عبدالشکور آیا ہے بلکہ ضرور آیا ہے۔ کل سے آپ لوگ میرا انتظار کر رہے تھے۔ الحمدللہ میں زندہ بیٹھا ہوں۔ ہم جب تک زندہ ہیں' زندہ شہیدوں کی بات کرتے رہیں گے۔ منافقت عمرؓ کو برداشت نہیں کرتی۔ (بے شک) منافق عمر کو برداشت؟ (نہیں کرتا)

## عمرؓ کے نام سے شیطان بھاگتا ہے

بلکہ میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر نے فرمایا نبوت کی طرف جھوٹ منسوب کروں تو خدا میرا منہ کالا کر دے۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ فاروق! جس گلی سے' جس راستے سے تو چلتا ہے' شیطان کی ماں مرجاتی ہے' شیطان وہ گلی چھوڑ

دیتا ہے۔

قیامت تک شیطان صفت عمرؓ کو برداشت نہیں کرے گا۔ عمرؓ اور شیطان کی یاری کبھی نہیں لگی۔

بلکہ بزرگوں نے لکھا ہے کہ عمرؓ کا نام دل پر لکھ کر سو جاؤ یعنی شہادت کی انگلی سے۔ یہ بزرگوں سے مجھے چیز ملی ہے۔ اگر کوئی شہادت کی انگلی سے اپنے دل پر تین دفعہ عمرؓ لکھ کر قبلہ رو' باوضو' یکسو' ہوبہو' توبتو' خدا کے روبرو' لگا کر خوشبو' قبلہ رو اگر سو جائے تو عمرؓ کے نام کا آج بھی اثر ہے۔ عمرؓ کے رعب کا آج بھی اثر ہے۔ برا خواب نہیں آئے گا۔

## تمہاری بہادری

ہم تو ویسے ہی بہادر ہیں۔ بلی کرے میاؤں تو کہتے ہیں کہ میں اندر کیوں آؤں۔

سکھر میں ایک عورت سے گھڑا گر پڑا صدر ایوب کے دور میں۔ سارے لوگ بھاگے' بھاگو بھاگو' بم پھٹ گیا ہے۔ جب مشہور ہوا کہ بم پھٹا ہے تو کسی کی جوتی کہاں' پگڑی کہاں' ٹوپی کہاں' دکانیں بند' بھاگو بھاگو۔ بعد میں پتہ چلا کہ ایٹم بم نہیں تھا۔ ایک مائی کو اپنے گھڑے کا غم تھا۔ وہ گرا یکدم تھا اور گھڑا ایسے تھا' جیسے ڈرم تھا۔ دھماکہ ہوا' یہ خاکہ ہوا۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں بہادر بنائے۔ آمین۔

میرے نزدیک دامن اسلام میں صرف حیدر بہادر نہیں' عمرؓ بھی بہادر ہے۔ (بے شک)

## عمرؓ جس نے دنیائے کفر کو للکارا

جس نے اکیلے جا کر کعبے کا در کھولا وہ بہادر نہیں؟ اور کھڑے ہو کر ابو جہل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ او عمائدین کفر! سب کو للکارا' سب کو پکارا' سب کو اشارہ' سب کی طرف کھڑے ہو کر تلوار ننگی کر کے کہا' آج جس نے

بیوی کو بیوہ' بچوں کو یتیم' آج جس نے مولی گاجر کی طرح اپنے ٹکڑے دیکھنے ہیں' وہ ذرا آئیں۔ آج میں کلمہ پڑھ چکا ہوں۔ محمدؐ کا غلام' خادم اسلام بن چکا ہوں۔ آج کے بعد کعبے پر ہمارا تسلط رہے گا اور میرا محمدؐ عربی نماز کعبۃ اللہ میں پڑھائے گا۔ (نعرے)

## صحابہ میں سب سے بہادر صدیق

توجہ کیجئے ابھی ابتداء ہے۔ میں میدان میں' علی الاعلان' برسر میدان دنیا کے مسلمانوں میں کہتا ہوں کہ تمام صحابہ سے بہادر صدیق ہے۔

## حضرت علیؓ کے نزدیک بہادر کون؟ :

ایک شخص نے حضرت حیدر کرارؓ سے پوچھا کہ انت اشجع الناس؟ آپ تمام عرب سے بہادر ہیں؟ حیدر نے گردن اوپر کی' رنگ سرخ ہوگیا۔ فرمایا میں کیسے بہادر ہوں۔ بہادر تو وہ ہے جس نے اس وقت بہادری دکھائی جب پورا مکہ تلاش کر رہا تھا۔ قدم قدم پر محاصرہ تھا' گھر گھر چھاپہ تھا۔ سی آئی ڈی بھاگ رہی تھی' سات سو آدمی ننگی تلواریں لے کر گھر گھر تلاشی لے رہے تھے۔ اس وقت بہادر وہ تھا جو اکیلا نبوت کو کندھوں پر اٹھا کر سفر کر رہا تھا۔ (نعرے)

(کسی نے بلند آواز سے نعرہ لگایا تو مولانا نے فرمایا کہ پتہ چلا ہے کہ ڈالڈا نہیں' دیسی ہے۔ یہ یہاں کا نہیں کوئی پردیسی ہے)

عزیزان مکرم! صدیق بھی بہادر ہے۔

## اسلام کے دامن میں لاکھوں شہید

لوگوں نے بہادری کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ شہادت کو صرف حسنینؓ تک محدود کر دیا۔ اسلام کے دامن میں لاکھوں شہید ہیں۔

بدر والے ۱۴ شہید' احد والے ۷۰ شہید' بنی مصطلق والے شہید' غزوہ

خندق والے شہید' حنین والے شہید۔

## سب سے پہلی شہید

آج میں گرج کر کہتا ہوں مصطفیٰؐ کے قدموں میں' اسلام کے دامن میں' مکہ میں سب سے پہلی شہیدہ بی بی سمیہؓ ہے۔ وقت نہیں ہے کہ میں اس کی تشریح کروں ورنہ ساری رات گزر جائے۔ پہلی شہیدہ جس کا مکہ میں خون گرا' نبی کے دین پر خون پیش کرنے والی بی بی سمیہؓ ہے۔ بیٹے کا نام عمار بن یاسرؓ ہے۔

اسلام میں مصطفیٰؐ کی عزت کے لیے' دین کے لیے' کفر کے ہاتھوں سے مظلومانہ حالت میں جن کے دو ٹکڑے کیے گئے' جن کو چیرا گیا' جن کو زندہ پھاڑا گیا' وہ بی بی سمیہؓ ہے۔

ابو جہل نے کہا کلمہ پڑھنا چھوڑ دے۔ مصطفیٰ کریم سے غلامی کا تعلق توڑ دے۔ رخ ہماری طرف موڑ دے۔

بی بی نے کہا ابو جہل! تجھے طاقت پہ ناز ہے۔ مجھے صداقت پہ ناز ہے۔ تجھے اپنی سرداری پہ ناز ہے' مجھے محمدؐ کی تابعداری پہ ناز ہے۔ ابو جہل! تجھ جیسا بے ایمان کوئی نہیں' مجھ جیسا مسلمان کوئی نہیں۔

ابو جہل! تو کافروں کا سردار ہے۔ میں محمدؐ کی تابعدار ہوں۔ ابو جہل نے کہا کہ میں اونٹوں سے پاؤں باندھ کر ہاتھ میں خنجر لے کر تمہیں دو ٹکڑے کر دوں گا۔ کہنے لگی فاقض انت ماقاض تو اپنی طاقت دکھا' میں صداقت دکھاؤں گی۔ ابوالحکم ابو جہل سنو! میں دو ٹکڑے ہو سکتی ہوں' مصطفیٰؐ کے دیے ہوئے عقیدے میں فرق نہیں آ سکتا۔ یہ شہیدہ ہے۔ نہ اس بے چاری کا کوئی یوم مناتا ہے' نہ خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

## ہم سب شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

ہم تمام شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ آج میں کڑک کر'

کھڑک کر' میدان میں کہتا ہوں خلافت راشدہ میں' پیغمبر کے خلفاء میں شہید مدینہ' شہید نماز' شہید قرآن' شہید مظلوم جو ایرانی ظالم کے ہاتھ سے شہید ہوا' خلفاء میں پہلے شہید حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔

آج یکم محرم کو ختم کیا جاتا ہے کہ یکم محرم کی تاریخ۔تاریخِ محرم کی ابتدا فاروق کے خونِ شہادت سے ہوتی ہے۔ رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت حسینؓ کا آپس میں پیار ہے' پیار ہے یا تکرار ہے؟ (پیار ہے)

## حضرت حسینؓ سے حضرت عمرؓ کی محبت

حضرت حسینؓ کے گھر شہربانو آئی۔ یعنی اس سے شادی ہوئی۔ یہ فاروقؓ کا ثبوت خدمت ہے۔ یہ فاروق اعظمؓ کا انتخاب ہے۔

فاروق اعظمؓ کے دور میں حسنینؓ نے بڑے آرام سے وقت گزارا۔ کسی کوفی لا یوفی کو جرات نہیں ہوئی' کسی بلوائی کو جرات نہیں ہوئی' کسی حلوائی کو جرات نہیں ہوئی' کسی دشمن اہل بیتؓ کو اتنی جرات نہیں ہوئی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ فاروقؓ کے دور میں اہل بیتؓ بڑے آرام و سکون سے باعزت زندگی گزارتے رہے۔

حضرت فاروقؓ اپنے بیٹے عبداللہ ابن عمرؓ کو ماہانہ پانچ سو درہم دیتے تھے۔

ہم نے بڑا مطالعہ کیا ہے' بہت کتابیں چھانی ہیں۔ اس کے بعد آپ کے پاس ایک گلدستہ لے کر' آپ کے پاس ایک نعمت لے کر' مصطفیٰ کریم ؐ کے دین کا خزانہ لے کر' ایک گنجینہ لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہوش عطا فرمائے۔ (آمین)

میں تم پر ناراض ہوں۔ مانتے ہو تو مرثیے مان لیتے ہو۔ نہیں مانتے تو قرآن بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہو کہ قرآن بھی بکری کھا گئی اور بکری کو خود کھا گئے۔ ہنسا نہ کرو۔ یہ سب چیزیں غلط ہیں۔

قرآن سچا ہے، رحمٰن سچا ہے، نبی آخر الزمان سچا ہے۔ قیامت تک محمدؐ کا فرمان سچا ہے۔

(نعرے)

سرفراز و سربلند - دیوبند دیوبند

ہوش مند دانش مند - دیوبند دیوبند

کفر کا دشمن - دیوبند دیوبند

ہماری حالت یہ ہے کہ پان ختم، نوجوان ختم۔

(نوٹ) نعرہ لگانے والے کے بارے میں فرمایا یہ عبدالغفور ہے، بڑا مسرور ہے، نعروں سے بھرپور ہے۔ ذرا گلے میں رنجور ہے۔

عزیزان مکرم توجہ کیجئے۔ میں ابھی میدان میں نہیں آیا۔ چونکہ موضوع شہادت فاروقؓ و حسینؓ ہے۔

## محرم میں لوگوں کی حالت

حضرت حسینؓ اب بھی زندہ ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کیونکہ آپ بھی اہل سنت ہیں، میں بھی اہل سنت ہوں۔ ہم بھی حسینی ہیں، حضرت حسینؓ دو محرم کو کربلا میں پہنچے۔ کچھ لوگ یکم محرم سے چارپائی اوندھی کر کے، کالے کپڑے پہن کر کارروائی شروع کر دیتے ہیں۔ وہ یکم کو کربلا میں پہنچے بھی نہیں، یہ پہلے کام شروع کر دیتے ہیں۔ میں اس بات پر حیران ہوں، بلکہ پریشان ہوں۔

پتہ نہیں میں سمجھ دار ہوں یا وہ نادان ہیں۔

عزیزان مکرم! حضرت حسینؓ دسویں محرم کو دو بجے شہید ہوتے ہیں۔ یہ چار بجے سارے کاغذوں کو سمندر میں ڈبو کر گھر آکر آرام کرتے ہیں۔ صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح کہہ رہے ہو)

شہید دو بجے ہوئے۔ اب لاشیں پڑی ہیں۔ اب بے گور و کفن، بے دفن،

اب بلوائیوں کا قبضہ ہے۔ اب بیبیوں کو خطرہ ہے کہ ہماری بے پردگی نہ ہو۔ اب خطرہ ہے کہ ہم قیدی ہوں گے۔ اب حالات خراب ہیں۔ یہ شام غریباں سنا کر اور وہ بھی خاص سٹائل کے ساتھ۔ عجیب انداز ہوتا ہے۔ پتہ نہیں یہ اجتہادی ہیں یا فسادی ہیں۔

## اہل بیتؓ اور صحابہؓ کا آپس میں تعلق ہے

عزیزان مکرم! میں عرض کر رہا تھا بات غور سے سنئے۔ حضرت حسینؓ اور فاروقؓ کا تعلق ہے۔ صحابہ و اہل بیت کا آپس میں تعلق ہے۔ بی بی صدیقہؓ کے اولاد ہوتی تو وہ اولاد بھی اہل بیت ہوتی اور جتنی آل رسول ہے' ان کی اماں' بی بی عائشہؓ ہے۔ بتولؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ۔ بی بی زینبؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ۔ بی بی رقیہؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ۔ ام کلثومؓ کی اماں کون ہے؟ عائشہؓ حسنین کی نانی' بی بی عائشہؓ ہے۔ حضرت علیؓ کی رشتہ میں ساس بی بی عائشہؓ ہے۔ ان کا آپس میں پیار ہے۔

## زوجہؓ رسول اور بنتؓ رسول

میں تو مدینہ دیکھ آیا ہوں۔ آپ بھی ضرور جائیں۔ ادھر بی بی عائشہؓ کا گھر ہے' ادھر بی بی فاطمہؓ کا گھر ہے۔ یہ زوجہ رسول ہے۔ یہ بنت رسول ہے۔ آپس میں محبت معقول ہے' ہر بات بااصول ہے۔ نہایت معقول ہے' ادھر مادر رہتی ہے' ادھر دختر رہتی ہے۔ درمیان میں چھوٹی سی ونڈو ہے' اماں تحفے دیتی ہے' بیٹی تحفے لیتی ہے۔ ان کے گھر بھی قریب ہیں۔

کچھ لوگوں نے اہل بیت کو لڑانے کی کوشش کی۔ صحابہ و اہل بیت میں تشدد و افتراق ڈالا۔ صحابہ و اہل بیت کا آپس میں پیار ہے۔ خدا کی قسم باوضو بیٹھا ہوں۔ روبرو بیٹھا ہوں' حیدر کے بیٹوں کا نام ابوبکر بن علی ہے۔ عمر بن علی ہے' عثمان بن علی ہے۔

## پیاری بات

آج بڑی پیاری بات بتاتا ہوں۔ جس طرح مدنی کے روضے میں ابوبکرو عمر سو رہے ہیں' اسی طرح حضرت حسینؓ کے روضے میں ابوبکرو عمر سو رہے ہیں۔ (سبحان اللہ) آپ انصاف کریں ان کا آپس میں پیار تھا۔ آج عمرؓ اور حسینؓ پر بات کر رہا ہوں۔

## حسنینؓ حضرت عمرؓ کی نظر میں

حضرت عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہؓ کو پانچ سو درہم دیتے تھے۔ ازواج مطہراتؓ کو' ہماری ماؤں کو' مصطفیٰ کی عزت بی بی عائشہؓ کو بارہ ہزار دینار دیتے تھے۔ میرے حسینؓ کو ایک ہزار سے دس ہزار تک دیتے تھے۔

عمر کا بیٹا عبداللہؓ بول اٹھا' حقیقت کھول اٹھا' اثبات کو توڑ اٹھا۔ کہنے لگا میرا عیال زیادہ ہے۔ آپ کو حسنینؓ کا خیال زیادہ ہے۔ اس میں کیا کمال زیادہ ہے؟ حضرت فاروقؓ جوش میں آ گئے۔ ہاتھ اٹھایا اور فرمایا بیٹا سنو!

تو عمر کا بیٹا ہے۔ وہ حیدر کا بیٹا ہے۔ تیری اماں وہ ہے جو چکی پیستی چلی گئی۔ اس کی اماں وہ بتول ہے کہ سیدۃ النساء ہے۔ اس کی پیشانی کو حضورؐ کھڑے ہو کر چومتے تھے اور وہ بضعۃ من جسد رسول اللّٰہ ہے۔ بیٹا! میں تجھے دیکھوں تو عمر کی شکل یاد آتی ہے حسنؓ و حسینؓ کو دیکھوں تو محمدؐ کی صورت یاد آتی ہے۔

بیٹا! تو میرے سینے پر کھیلتا رہا۔ میں نے حسین کو نبی کے سینے پر دیکھا۔ میں نے محمدؐ کو حسنین کی زبان چوستے ہوئے دیکھا۔ میں نے پیغمبر کو حسن و حسین کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے دیکھا۔ تجھ سے پیار عمر کرتا ہے۔ ان سے پیار پیغمبر کرتا ہے۔ تیری نانی عام نانی ہے' اس کی نانی خدیجۃؓ الکبریٰ ہے۔

بیٹا تو عام آدمی ہے۔ حسینؓ کا خاندان وہ ہے جس پر پوری دنیا درود پڑھتی

ہے۔ ہمیں آل رسول سے پیار ہے۔ آل رسول کا دشمن بھی لعنتی ہے۔ صحابہ کا دشمن بھی لعنتی ہے۔ ہمارا ایک ہاتھ صحابہ کے دامن میں ہے' ایک ہاتھ اہل بیت کے دامن میں ہے۔ صحابہ کو چھوڑیں تو رافضی بن جاتے ہیں' اہل بیت کو چھوڑیں تو خارجی بن جاتے ہیں۔ دونوں پر یقین کریں تو اہلسنّت والجماعت بن جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شاندار حلہ آیا' ایک چولہ آیا' بہترین کپڑا آیا' حضرت عمر نے ہاتھ میں اٹھایا' ان کو ہوا میں لہرایا' بار بار لوگوں کو دکھایا۔

## حسنینؓ حَسِیُن تھے

ایک جملہ دل میں آیا۔ حَسَنؓ میں حُسن تھا' حُسَینؓ حَسِین تھے۔ اتنی بہترین بات میں نے کہہ دی آپ کو سمجھ نہیں آئی۔ تم ابھی ٹرینڈ نہیں ہو۔ دعا کرو اللہ آپ کو بھی سوچ عطا فرمائے۔ (آمین)

حسنؓ میں حُسن ہے۔

ایک بات بتا دوں شاید پھر یاد نہ رہے۔ خدا کی قسم ایک علمی بات آپ کو بتا رہا ہوں۔ سر مبارک سے لے کر ناف تک۔ یہ ٹکڑا پیغمبرؐ کے چہرے کا نقشہ حضرت حسنؓ میں تھا' زیادہ حَسِین حسنؓ تھا۔

حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ سے صلح کر لی اور بیعت کر لی۔ لوگ ناراض ہیں کہ حسنؓ صلح نہ کرتا تو اچھا تھا۔ جنگ ہوتی' گڑبڑ ہوتی۔ شبیہ پیغمبرؐ ہونے کی وجہ سے عورتوں نے حسنؓ کے ساتھ نکاح کیا۔

سر سے لے کر ناف تک نبی کی صورت کا نقشہ' حسنؓ ہیں۔ ناف سے پاؤں تک پیغمبر کے وجود کا نقشہ حضرت حسینؓ میں تھا۔ جب دونوں بھائی کھڑے ہوتے کانا شبیھین برسول اللہ معلوم ہوتا کہ محمدؐ ہمارے سامنے آ گئے ہیں۔ یہ صحابہؓ کہتے ہیں۔

آج ایک علمی بات کہہ دوں۔ انشاء اللہ گھر جا کر سوچو گے۔ جتنے اہل بیت کے مناقب ہیں، جتنی آل رسول ﷺ کی تعریف ہے، جتنی احادیث ہیں، روایات ہیں، ان سب کے راوی صحابہؓ ہیں۔

آج لوگ راوی کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم روایت کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ نہیں سمجھتے۔

راوی تو غرق کرتا ہے۔ لاہور میں راوی ہے۔ (دریائے راوی) راوی بس آوی آوی، آوی تے جاوی، راوی غرق کرتا ہے۔ روایت فرق کرتی ہے۔ ہم حدیث کی روایت کو مانتے ہیں۔ سب کہو سبحان اللہ۔

عزیزان مکرم! حَسَنؓ میں حُسن ہے۔ حُسَینؓ حَسِین ہے۔ بڑا بہترین ہے، دلنشین ہے، نازنین ہے، ان کا نانا رحمت للعالمین ﷺ ہے، ان کے حسن پر ہمیں یقین ہے، ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی) ہم تاریخ صحیح بتائیں گے۔

ہم جب نام لیں گے تو کہیں گے ابن رسول ﷺ، فرزند بتولؓ، جن کا نانا محمد ﷺ مصطفیٰ، جن کا ابا علیؓ المرتضیٰ، جن کا بھائی حسنؓ مجتبیٰ جو خود ہے شہید کربلا، دین کا باوفا، جو حسینؓ ہے، وہ حَسِین ہے۔

حضرت عمر فاروق کے پاس ایک لباس آیا۔ جو مال غنیمت میں آیا تھا۔ مجاہدین سامنے بیٹھے تھے۔ سب نے سوچا کہ ہمیں دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ بہترین لباس، یہ چمکدار لباس، یہ شاندار لباس میں آج اُس کو دوں گا، جو مدینے میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم سمجھ تو گئے۔ فرمایا میں آج یہ لباس اس کو دوں گا جس کو دیکھ کر مصطفیٰ ﷺ خوش ہوتے تھے۔ جس کو دیکھ کر کملی والے خوش ہوتے تھے۔ آج میں عمر اس کو لباس پہنا کر دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہوں۔ یہ پیار ہے۔

حضرت عمر کی آمد پر نعرہِ تکبیر بلند ہوا۔ ان کی آمد پر آقا نے خوشی منائی۔ فاروقؓ کی آمد پر آپ بھی خوش ہیں یا ناراض ہیں؟ (خوش ہیں)

## آسمان والے بھی حضرت عمرؓ سے خوش

عرش والے بھی عمر کی آمد پر خوش تھے مگر فرش والوں میں آج کچھ ناراض ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب فاروقؓ نے کلمہ پڑھا تو سید الملائکہ اترا۔ سید الملائکہ حضرت جبرئیل اترے اور آتے ہی آقاؐ کے کانوں میں فرمایا انا اھل السماء نستبشر باسلام عمر۔ کملی والے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے مجھے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے۔ آج پورے آسمان میں خوشی کی لہر ہے' آسمان میں فرشتے جھوم رہے ہیں۔ آسمانوں میں گھوم رہے ہیں' ایک دوسرے کا ماتھا چوم رہے ہیں۔ خوشی میں مست ہیں کہ آج عمرؓ' محمدؐ کا غلام بن چکا ہے۔ فاروقؓ کی آمد پر آسمان خوش ہے' رحمان خوش ہے' نبیؐ آخر الزمان خوش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان خوش ہے۔

## عمرؓ کی آمد پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشی منائی

یہاں ایک موتی دے دوں۔ جب حضورؐ مدینے آئے تو استقبال صحابہ نے کیا۔ مختصر بیان کر رہا ہوں' تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ جب کملی والے مکہ سے مدینہ آئے تو پانچ سو انصار مردوں' عورتوں اور ننھے ننھے بچوں نے استقبال کیا۔ صحابہ نے کہا ۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
ایها المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

ننھی ننھی بچیاں' عمر کی کچیاں' بہت ہی اچھیاں' سب کی سب بچیاں' ہماری [illegible] بچیاں نہیں تھیں۔ جو ابھی سے گڑیوں کی شوقین ہیں' ابھی سے کہتی ہیں اماں وہ نئی ڈی پر لیا تھا۔ یہ بچیاں نہ' بلکہ مدینے کی بچیاں' حضور

ؐ کے سامنے دوڑ رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں ۔

نحن جوار من بنی نجار

یاحبذا محمدا من جار

"ہم بنی نجار کی بچیاں ہیں۔ (بنی نجار حضورؐ کے ننھیال ہیں) اور مدینے والو! مبارک ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حصہ آ گئے"۔

ایک موتی دینا چاہتا ہوں۔ جب کملی والے مکہ سے مدینے آئے تو انصار' قطار اندر قطار' ہماری ماؤں' بہنوں اور بچیوں نے خوشی منائی۔ رب ذوالجلال کی قسم' جب عمر نبی کے در پر آیا تو محمدؐ نے خوشی منائی۔ حضرت حمزہؓ اٹھے' تلوار اٹھائی۔ عمر! عمر!! خیال کر! رک جا! ان کنت جئت بالخیر فمرحبا' وان کنت جئت غیر ذٰلک فالحمزۃ اسد اللّٰہ و اسد رسولہ ! تلوار لے کر آنے والے رک جاؤ' مجھے حمزہ کہتے ہیں۔ میں نبی کا چچا ہوں۔ میں مسلمان ہوں۔ عمر! اگر اچھے ارادہ سے آیا ہے تو آ' اگر ارادہ مقابلے کا ہے تو تیار ہو جا۔ تیرا اور میرا مقابلہ ہوگا۔۔ دو ہاتھ ہوں گے۔ دنیا دیکھے گی' میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر' میں ہوں مکہ کا دلیر۔ حضورؐ نے مسکرا کر دیکھا اور ہاتھ اٹھایا۔ فرمایا چچا اجلس چچا لا تحزن۔ چچا لا تعجل چچا جلدی نہ کر' ناراض نہ ہو'۔ آج اس طرح عمر کو آپ مخاطب نہ ہوں۔ عمر خود نہیں آیا' عمر کو نبی کی دعا نے منگوایا ہے۔ عمر خود نہیں آیا۔ عمر محمدؐ کی دعا بن کر آیا ہے۔

## تدبیر سے تقدیر نہیں بدلتی

مجھ سے علمی بات سنو۔ خوش ہو جاؤ گے۔ تدبیر اور تقدیر کی بحث شروع ہو گئی۔ تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔ تدبیر انسان کی ہوتی ہے اور تقدیر رحمان کی

ہوتی ہے۔ جو بندہ کام کرے' وہ تدبیر ہے جو خدا فیصلہ کرے' وہ تقدیر ہے۔ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں! سنو! تقدیر نہیں بدل سکتی۔ کیا نوح کے بیٹے کی تقدیر بدل گئی؟ ابو طالب کی تقدیر بدل گئی؟ کیا مکہ والوں میں ابو جہل' ابولہب کی تقدیر بدل گئی؟ (نہیں) حضورؐ نے نام لے کر کوشش کی' پر تقدیر نہیں بدلتی۔

اگر تقدیر میں ہو کہ اس کو موت آئے گی۔ میں نے تعویذ دیا' کسی نے پانی دم کر کے دیا۔ ہم نے دعا کر دی۔ ڈاکٹر نے ٹیکہ لگایا' حکیم نے پڑیا دی' مسجد میں صحت کی دعا ہوئی' اماں رو رہی ہے۔ جب تقدیر نے حملہ کیا تو اس کو موت آئے گی' نہیں بچ سکے گا۔ تقدیر وہ ہوتی ہے جو قدرت نے فیصلہ کیا ہو۔

نبی فرماتے ہیں کہ تقدیر پر ایمان لاؤ والقدر خیرہ وشرہ تقدیر برحق ہے۔ قدرت جو فیصلہ کرے' وہ صحیح ہے۔

عمر فاروق کی تدبیر یہ تھی کہ پیغمبر کر حملہ کروں گا۔ ابو جہل سے انعام لوں گا' مقابلہ کروں گا۔ تقدیر کہتی تھی عمر ہوش میں آ! آج تو غلام بن کے آئے گا۔ خادم اسلام بن کے آئے گا فائز المرام بن کے آئے گا۔ تو شکار کرنے نہیں آیا' تو شکار ہونے آیا ہے۔ یہ تقدیر تھی۔

میں کہتا ہوں کہ اسلام کو فاروقؓ کی ضرورت تھی۔ ایک حدیث سن لو اور دل پر لکھ کر جاؤ۔ لوگوں نے غلط باتیں کر کے آپ کا ذہن خراب کیا۔ کوئی کہتا ہے کہ عمر باغ کھا گئے۔ تم تو ہمارا دماغ کھا گئے ہو۔

## عمر تیری موت پر اسلام روئے گا

کوئی کہتا ہے کہ بی بی کو ناراض کیا۔ یہ غلط کہتے ہیں۔ یہ غلط پروپیگنڈہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ان الاسلام یبکی علی موتک الی یوم القیامۃ یاعمر سنئے! پیغمبر کی زبان سے اعلان۔ فرمایا عمر سن لو! جب ابا

فوت ہوگا تو بچے روئیں گے۔ بچے کی موت پر والد' والدہ روئیں گے۔ بیوی کی جدائی میں خاوند پریشان ہوگا' خاوند کی جدائی میں بیوی بیوہ ہوگی۔ عمرؓ جس دن تو دنیا سے رخصت ہوگا' قیامت تک محمدؐ کا اسلام روتا رہے گا۔

## آج پھر عمرؓ کی ضرورت ہے

آج بھی اسلام کو عمرؓ کی ضرورت ہے۔ دعا کرو کوئی صدر عمرؓ جیسا آئے۔ رعایا سو رہی ہو صدر جاگ رہا ہو۔ رعایا آرام کرے' صدر پہرہ دے۔ کسی کے گھر وضع حمل کی تکلیف ہو تو صدر کی بیوی دائی بن جائے۔ صدر کو تلاش کرو تو مسجد میں چٹائی پر سو رہا ہو' صدر بیت المال کے اونٹ چرا رہا ہو' صدر ڈاک لے کر مجاہدین کے گھر گھر جا کر ڈاک سنا رہا ہو' ان کی بیویوں سے پیسے لے کر بازار سے سودے کر کے گھر پہنچا رہا ہو۔ ایسا صدر ہو' رات کو مصلے پر قرآن پڑھ رہا ہوں۔ رات کو گلیوں سے گزرے تو ایک گھر سے آواز آئے کہ دودھ میں پانی ملاؤ' ہمارے ملک میں ملاوٹ حرام ہے۔ کلمہ میں ملاوٹ جائز ہے؟ (نہیں) اذان میں؟ (نہیں) قرآن میں؟ (نہیں) عقیدے میں؟ (نہیں) دودھ میں؟ (نہیں) میرے عزیزو! دین میں ملاوٹ زیادہ حرام ہے۔ اس ملاوٹ میں جان کا خطرہ ہے' اس میں ایمان کا خطرہ ہے۔

ملاوٹ حرام ہے۔ میری حکومت ملاوٹ کو بند کرو۔ ارباب اختیار ملاوٹ کو بند کرو' ملاوٹی کلمہ بند کرو۔ ملاوٹی درود بند کرو۔ ملاوٹی اذان بند کرو' ملاوٹی عقیدہ بند کرو۔ یہاں ملاوٹی کوئی چیز نہیں چلے گی۔ یہاں کھری چیز چلے گی۔ آپ میری بات کو سمجھ رہے ہیں؟ (جی)

حضرت عمرؓ رات کو گشت کرتے تھے۔ آج کل تو ہم بھی گھر سے نہیں نکلتے۔ کوئی دروازے پر دستک دے تو پوچھتے ہیں کون ہو؟ کیوں آئے ہو' کیا نام ہے؟

## غیرت مند عورت کو حضور ﷺ کی مبارک باد

ایک بات یاد آگئی۔ ذرا بتاتا جاؤں کہیں میں دنیا سے رخصت نہ ہو جاؤں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان عورت کو سمجھاؤ کہ اگر گھر میں اکیلی ہے' یہ حدیث گھروں میں جاکر سنا دینا۔ بڑے کام کی حدیث ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان عورت' کلمہ خواں عورت' صاحب ایمان عورت' مصطفیٰ ؐ کو ماننے والی عورت اگر گھر میں اکیلی ہے کوئی غیر مرد آکر کنڈی کھٹکھٹائے تو اس کو جواب سختی سے دے' کون ہو؟ کیوں آئے ہو؟ میرا خاوند گھر نہیں ہے۔ بیٹھک نہیں کھلے گی۔ وہ آئے تو آنا۔ چلے جاؤ میرے دروازے میں نہ کھڑے ہو! حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس بچی کو مبارک دو اس کی غیرت کو میں محمدؐ مبارک دیتا ہوں۔

اور جو عورت پوچھے کون ہو' بیٹھک کھولوں' چائے پکا دوں؟ تشریف رکھیں گے؟ میں ابھی حاضر ہوتی ہوں' بس پھر حالات وہی ہوں گے جو ہوتے ہیں۔

بڑے کام کی بات کر رہا ہوں۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جو عورت کہے کون ہو' چلے جاؤ میرے گھر کا مالک یہاں نہیں ہے۔ وہ آئے تو آنا میں دروازے پر کسی کو نہیں بیٹھنے دوں گی۔ نبی فرماتے ہیں کہ اس عورت کی غیرت کو میں محمد مبارک باد دیتا ہوں۔

یہ بد اخلاق نہیں ہے۔ یہ غیرت مند ہے۔ میری تقریر سمجھ آ رہی ہے؟

(جی) ہماری تقریر اصلاحی ہے' فلاحی ہے' بھلائی ہے' سمجھ آئی ہے؟ (جی)

آج فاروقؓ کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ آج فاروقؓ کی سیرت کی جھلک' فاروق کی سیرت کی چمک' قوم کو ایک سبق دینا چاہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ جتنے بادشاہ ہیں' جتنی حکومتیں ہیں' امریکہ کی حکومت' چین کی حکومت' روس کی حکومت' یہ سب فاروقؓ کی خوشہ چین ہیں۔ اصل عادل حاکم گزرا ہے تو وہ فاروقؓ گزرا

ہے۔ فاروقؓ کے بعد اس دھرتی نے فاروقؓ جیسا خلیفہ نہیں دیکھا۔

جو عمرؓ کے نہیں وہ ہمارے بھی نہیں' جو صحابہؓ کے نہیں' وہ ہمارے نہیں۔ ہمارے وہی ہیں جو صحابہؓ کے غلام ہیں۔ ہمارے دونوں ہاتھ روشن ہیں۔ میں کانا نہیں ہوں' میری دونوں آنکھیں ہیں۔ میں صدیقؓ کی صداقت دیکھتا ہوں' حیدرؓ کی شجاعت دیکھتا ہوں۔ بتولؓ کی عفت دیکھتا ہوں' عائشہؓ کی عزت دیکھتا ہوں' میں عمرؓ کی عدالت دیکھتا ہوں' حسینؓ کی شہادت دیکھتا ہوں۔

میرے دونوں ہاتھ وابستہ ہیں۔ ہم اہل بیتؓ کے بھی غلام ہیں۔ صحابہؓ کے بھی غلام ہیں' میری کوئی تقریر' میرا کوئی وعظ' ہماری کوئی حدیث اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک یہ نہ پڑھیں اللھم صل علی محمد و علی آل محمد طبیعت خوش حال رہے۔ ان کی محبت میں مالا مال اے۔ آپ کا خیال اے؟

## اس دور کا سید

ہمارے نزدیک سید وہ نہیں جو نیت کا کھوٹا ہو' گائے کی طرح موٹا ہو' رنگ کالا ہو' اندر سے گندہ ہو' جو صحابہؓ کا دشمن ہے' وہ سید نہیں ہے۔ جو قرآن کا دشمن ہے' وہ سید نہیں ہے۔

## اصلی سید

آل رسولؐ اور قرآن کی یاری ہے۔ میں نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو دیکھا جو آل رسولؐ میں سے ہے۔ بخاری کے چاروں بیٹے حافظ' بیوی حافظ' والدہ حافظ' والد حافظ' بچی حافظ' خود بھی حافظ۔

میں نے عطاء اللہ شاہؒ کو دیکھا' سید بہادر ہوتا ہے۔ آج کوئی کہے میں آل رسول' عقیدہ بالکل فضول' یہ تو ہے نامعقول۔ سید کا عقیدہ صحیح ہوتا ہے۔

عطاء اللہ شاہؒ سید تھے یا نہیں؟ (تھے) حق کہتے تھے یا نہیں؟ (کہتے تھے)

اس میں نانے کے خون کا اثر تھا یا نہیں ہے؟ (تھا)

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ انگریز کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے تھے' انگریز گولی مارا تیری گولی سینے سے گزر سکتی ہے' عشق محمدؐ میرے دل سے نہیں نکل سکتا۔ (سبحان اللہ)

انگریز' فتنہ انگیز' بہت تیز' ن والقلم و ما یسطرون' الذین یبدلون الکوٹ و الپتلون۔ سنو انگریز بے وقوف! میرا ہاتھ کٹ سکتا ہے نبیؐ کا دامن نہیں چھوڑ سکتا۔ آنکھ نکل سکتی ہے' محمدؐ کو دیکھنے سے نہیں رک سکتی۔

## شاہ جی کا قیمتی ملفوظ

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک جملہ سنا دوں۔ فرمایا کرتے تھے کہ علیؓ میرا ابا ہے' فاطمہؓ میری اماں ہے مگر عائشہؓ کو میں بتولؓ سے بھی افضل مانتا ہوں۔ علیؓ میرا ابا ہے مگر عمرؓ کی شان زیادہ مانتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

## حضرت عائشہؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا گھرانہ پاک

آج لوگ بی بی عائشہؓ پر تبرا کرتے ہیں۔ یہ کون ہیں بی بی پر تبرا کرنے والے۔ میں نے قرآن سے پوچھا کہ بی بی عائشہؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عرش والے نے مدینے میں اتر کر کہا اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ فرمایا جو کچھ دنیا بکواس کر رہی ہے مدنی کریم! تیری عائشہؓ ان تمام بہتانوں سے پاک ہے۔

لوگ اعلان کر رہے ہیں کہ پنج تن پاک۔ ہم کہتے ہیں کہ پانچ کو بھی حضورؐ نے پاک کیا۔ ہمارا اہل سنت و الجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبیؐ کا سارا خاندان پاک ہے۔ نبیؐ کا لباس بھی پاک ہے' پیغمبرؐ کا بستر بھی پاک ہے۔ میرے پاس قرآن کی آیات ہیں' وقت نہیں پڑھوں' تو ساری رات گزر جائے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک بھی پاک

فرمایا یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ پیغمبرؐ کے کپڑے بھی پاک ہیں۔ علماء موجود ہیں' پوچھ لیں۔

ایک دفعہ حضورؐ مدینے میں جا رہے تھے کہ جبرئیل جلدی سے اترے۔ حضرت حضرت' نعلین' نعلین۔ حضورؐ نے فرمایا کیا ہوا؟ کہا' حضرت! نعلین کو مدینے کی گلی سے تھوڑا سا گوبر لگ گیا ہے۔ اللہ نے بھیجا ہے کہ جا کر محمدؐ کے نعلین کو پاک کر آؤ۔ نبیؐ کے نعلین بھی پاک ہیں۔ پیغمبرؐ کے کپڑے بھی ہر وقت پاک ہیں۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی پاک

پیغمبرؐ جس محفل میں بیٹھے ہیں' وہاں دیوانے' پروانے' مستانے' تابعدار' جانثار' وفادار' قطار اندر قطار' پیغمبرؐ کے یار' طالب دیدار' محمدؐ کے حب دار' نبیؐ کے رضاکار سارے پاک ہیں۔

قرآن کہتا ہے فِیْہِ رِجَالٌ لوگوں نے مشہور کر دیا کہ پنجتنؓ پاک' نبیؐ کا سارا گھرانہ پاک ہے۔ سارے صحابہؓ پاک ہیں۔ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ پیغمبر جو آپ کے پیچھے مسجد قبا میں نماز پڑھ رہے ہیں' یہ سارے پاک ہیں۔

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ[1] پاک مرد پاک عورتوں کے لیے' پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے۔ محمدؐ بھی پاک' محمدؐ کی ازواج بھی پاک۔ پیغمبرؐ کا بستر بھی پاک' نبی کا لباس بھی پاک' پیغمبرؐ کی محفل بھی پاک' قیامت تک نبیؐ کا روضہ بھی پاک ہے۔ کیا حضورؐ کے روضے میں صدر جا سکتا ہے؟ (نہیں) شاہ فہد؟ (نہیں) شاہ حسین جا سکتا ہے؟ (نہیں) نبیؐ کا روضہ بھی اوروں سے پاک ہے۔

# دین پوری کے موتی

حضورؐ نے فرمایا ابوبکر و عمرؓ ... شران بین النبیین
ادھر عیسیٰؑ ادھر خیرالانامؐ' درمیان میں جوڑی غلامؓ' فرماتا ہے خیرالانامؐ۔
نبیؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں اٹھوں گا۔ ادھر عیسیٰؑ ہوں گے' ادھر میں ہوں گا۔ درمیان میں میرے غلام ہوں گے۔ ادھر عیسیٰ روح اللہ' ادھر نبی اللہ' درمیان میں دو اہل اللہ (سبحان اللہ)
ادھر پیغمبرؑ' ادھر پیغمبرؐ' درمیان میں ابوبکرؓ و عمرؓ (سبحان اللہ)
حضورؐ کا روضہ بھی پاک' پیغمبرؐ کی ازواج بھی پاک' نبیؐ کا مدینہ بھی پاک۔
مدینے میں دجال جائے گا؟ (نہیں)
مجھے حدیث یاد ہے لا یدخل المدینۃ الدجال ولا الوباء ولا الطاعون ولا الزلازل ولا الفتن۔ نبیؐ نے فرمایا مدینے میں وبا نہیں آئے گی' زلزلہ نہیں آئے گا' خدا کا عذاب نہیں آئے گا۔ میرے مدینے میں قحط نہیں آئے گا' دجال کافر نہیں آئے گا۔ دابۃ الارض نہیں آئے گا۔ خدا میری وجہ سے میرے مدینے کو بھی پاک رکھے گا۔ (سبحان اللہ)
مدینے میں شرک نہیں ہے۔ قوالی شریف نہیں ہے' قل شریف نہیں ہوتے۔ گانا ترو رو ڑو---- نہیں ہے۔ یہ ہائے ہائے نہیں ہے' یہ مرثیے نہیں ہیں' یہ ملنگ نہیں ہے' کپڑوں میں کالا رنگ نہیں ہے۔ اتنی بھنگ نہیں ہے۔ صحابہؓ سے جنگ نہیں ہے۔ یہ ننگ دھڑنگ نہیں ہے۔ مدینے میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ سچ کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہو)
مدینے میں قبروں کو سجدے ہوں گے؟ (نہیں) میلے ہوں گے؟ (نہیں) طبلے ہوں گے؟ (نہیں) قبروں کا طواف؟ (نہیں)
قریب جا کر جیب صاف؟ (نہیں ہوگی)

## موتی

مدینہ' مدینہ ہے' ٹھنڈا سینہ ہے' رحمت کا گنجینہ ہے' خدا کی رحمت کا خزینہ ہے۔ وہاں مرنا بھی جینا ہے۔ (سبحان اللہ) وہاں کچھ لوگوں نے ڈھنگ دکھائے' چار سو آدمیوں نے دم مست قلندر' سارے جیل کے اندر (سبحان اللہ) مدینہ پاک رہے گا۔ حضورؐ کی دعائیں آج بھی پہرہ دے رہی ہیں۔ آج میں ہاتھ اونچا کرکے' گردن سیدھی کر کے ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ میرا اور امام مدینہ کا عقیدہ ایک ہے۔ ہمارا اور امام حرم کا عقیدہ ایک ہے۔ (بے شک) مدینے میں شرک؟ (نہیں ہے) مدینے میں بدعت؟ (نہیں ہے) مدینے میں منافق؟ (نہیں ہے) مدینے میں یہود و نصاریٰ؟ (نہیں ہیں) اخرجوا الیھود و النصاری من جزیرۃ العرب حضورؐ نے فرمایا میرے عرب کے جزیرہ سے یہود و نصاریٰ کو نکال دینا۔ یہاں صرف مسلمان آ سکتا ہے۔ یہودی کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (بے شک)

اب تو سارے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں ہمیں مدینے سے بڑا پیار ہے۔ کوئی کہتا ہے (میرے آقا بلا لو مدینے مجھے.... یہاں جینے نہیں دیتے کمینے مجھے)

کبھی کہتے ہیں بلا لو' کبھی کہتے ہیں تو خود آ جا۔

آ گئے راج والے' مدینے کے تاج والے۔ یہ عقیدہ نہیں' یہ تماشا ہے۔ میرا مدینہ (پاک ہے) شرک سے؟ (پاک ہے) بدعات سے؟ (پاک ہے) رسومات سے؟ (پاک ہے) رواجات سے؟ (پاک ہے) لغویات سے؟ (پاک ہے) اغلوطات سے؟ (پاک ہے) خرافات سے؟ (پاک ہے) نقلیات سے؟ (پاک ہے) (الحمدللہ)

ہمارا تو ملک پاکستان ہے لیکن مدینہ خود پاک ہے۔ اللہ میرے ملک پاکستان کو بھی ہر برائی سے پاک کرے (آمین) میرے پاکستان کو خدا شرک و بدعات سے پاک کرے (آمین) رشوت سے پاک کرے (آمین) سود سے پاک کرے (آمین)

ظالم حاکموں سے پاک کرے (آمین) غلط رویے سے پاک کرے (آمین) ظلم سے پاک کرے (آمین) چوری ڈاکہ سے پاک کرے (آمین) ہمارا دل یہی چاہتا ہے کہ پاکستان بھی پاک ہو' پاکستان کے دشمن کے سر پر خاک ہو۔

یہ ہمارا اپنا ملک ہے۔ ہم نہ کوئی جاسوس ہیں نہ ایجنٹ آف روس ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہم ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔ (انشاء اللہ) ملک ہمارے بڑوں نے بنایا ہے' ہمیں اس سے پیار ہے۔

بات دور چلی گئی۔ حضور ؐ کا مدینہ بھی پاک ہے' حضرت عمر فاروق ؓ مدینے میں گشت کر رہے تھے۔ بات یاد ہے؟ (جی)

## موتی

یہ فاروق ؓ ہے کہ جس کے کارنامے خدا کی قسم ہفتہ پورا بیان کروں تو ختم نہیں ہو سکتے۔ (الحمد للہ)

میں ایک پیارا سا جملہ بولتا ہوں۔ آپ جھوم اٹھیں گے۔ فاروق ؓ آیا تو قرآن سنتے ہوئے' فاروق ؓ رخصت ہوا تو قرآن پڑھتے ہوئے۔ (سبحان اللہ)

حضرت عمر ؓ آئے تو بہن سے قرآن سن کر' روانہ ہوئے تو قرآن پڑھ کر' مصلیٰ رسول ؐ پر۔

شہید مدینہ فاروق ؓ بھی ہے۔ شہید مدینہ عثمان ؓ بھی ہے۔ ان دونوں کی شہادت مدینہ میں ہوئی ہے۔

میرا موضوع فاروق ؓ و حسین ؓ تھا۔ وقت کی قلت کے باعث اس پر زیادہ عرض نہیں کر سکا۔

فاروق ؓ اور حسین ؓ کا آپس میں پیار تھا۔ اللہ ہمیں بھی پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

اقول قولی ھذا واستغفر اللّٰہ العظیم

# آمد حضرت عمر فاروقؓ

تمہیں یارو مبارک ہو عمر ابن خطاب آیا
خدا سے میں نے مانگا تھا دعاؤں کا جواب آیا

وہ آیا ہے تو آنے دو بچھا دو پلکیں راہوں پر
وہ پہلا سا نہیں لگتا کرو نہ شک نگاہوں پر
وہ آیا ہے نہ جانے دو خدا کا انتخاب آیا....

وہ کیسی چیز ہے جو تجھ کو میری محفل میں لائی ہے
اچانک آج تبدیلی بتاؤ کیسے آئی ہے
سنی میں نے بہن سے وہ جو لے کر تو کتاب آیا....

میرے اسلام لانے سے یہ چھپ کر کیوں عبادت ہو
پڑھیں گے آج کعبہ میں وہ روکے جس میں طاقت ہو
اڑا دوں گا میں سر اس کا' کفر کا جو نواب آیا....

خدا کے دین کے گلشن میں بن کر تو بہار آیا
کھلے اسلام کے غنچے' گلوں پر بھی نکھار آیا
فلک جھوما زمین جھومی میرے دین پر شباب آیا....

شجاعوں کا شجاع آیا' شجاعت نے سلامی دی
فحاشی پر زوال آیا' شرافت نے سلامی دی
جبر ٹوٹا' مٹی ظلمت' عدل کا آفتاب آیا....

# موت اور حقوق والدین

بمقام: جامع مسجد غلہ منڈی خانپور

برموقع: انتقال پرملال

والد محترم حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہ

بشکریہ حضرت ندیم صاحب مدظلہ

# موت اور حقوق والدین

الحمدللّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ امابعد

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

و قال اللّٰہ تبارک و تعالی فی کلامہ القدیم۔ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رضا اللّٰہ فی رضا الوالدین۔ سخط اللّٰہ فی سخط الوالدین طاعہ اللّٰہ فی طاعۃ الوالدین۔ معصیۃ اللہ فی معصیۃ الوالدین۔ وسئل عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن حقوق الوالدین قال النبی ؐ صل امکؑ صل امکؑ صل امکؑ ثم اباکؑ۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا ان

الجنۃ تحت اقدام الامہات۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انت ومالک لابیک۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم۔

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتنم خمسًا قبل خمس۔ حیاتک قبل موتک' شبابک قبل ہرمک' صحتک قبل مرضک' فراغک قبل شغلک' غنائک قبل فقرک۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علٰی امتی زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القران الا رسمہ مساجدہم عامرۃ وہی خراب من الہدی۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المراۃ اذاصلت خمسہا و اطاعت بعلہا و صامت شہرہا واحصنت فرجہا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت او کما قال النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاھلہٖ وانا خیرلاھلی۔

نعم متاع الرجل المراۃ الصالحۃ او کما

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعن اللّٰہ النائحۃ والمستمعۃ۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصبر عند الصدمۃ الاولی و الصبر علی ثلثۃ اقسام الصبر علی البر والصبر عن الشر والصبر علی البلاء

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یداللّٰہ علی الجماعۃ من شذ فی النار۔

و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان من سعادۃ المرء ان یکون زوجتہ صالحۃ و ان یکون اولادہ باریۃ وان یکون خلطاءہ صالحین و ان یکون رزقہ فی بلدۃ او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذلک لمن الشاھدین و الشاکرین و الحمد للّٰہ رب العالمین۔

یامن بدنیاہ اشتغل قد غرہ طول الامل
اولم یزل فی غفلۃ حتی دنٰی منہ الاجل
والموت یاتی بغتۃ والقبر صندوق العمل
اصبر علی اھوالھا لا موت الا بالاجل

...............

میں نے پوچھا جو زندگی کیا ہے
ہاتھ سے جام گر کے ٹوٹ گیا

زندگی ہے کشمکش موت ہے کامل سکوت
شہر میں ہے شور و غوغا مقبرہ خاموش ہے

کشمکش ہوتی رہی دن رات مرگ و زیست میں
انتہاء میں موت جیتی اور ہاری زندگی

پیام مرگ سے اے دل کیوں تیرا دم نکلتا ہے
مسافر روز جاتے ہیں یہ راستہ یوں ہی چل رہا ہے

عمل سے زندگی پر غافلوں کا فخر کرنا ہے
یہ جینا کوئی جینا ہے کہ جس کے ساتھ مرنا ہے

نہ پوچھو میری انتہاء موت ہے
میں وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے

---

لو كانت الدنيا تدوم لواحد
لكان رسول الله فيها مخلدا

اگر کس در جہاں پاینده بودے
ابو القاسم محمد زنده بودے صلی اللہ علیہ وسلم

اے دل دریں جہاں تو چرا بے خبری
روز و شب طالب سیم و زری
قسمت ازیں جہاں ترا یک کفن است
آں ہم بگمان است بری یا نہ بری

---

ما ان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

درود شریف پڑھ لیں۔

## تمہید:

اھلیان خانپور' برادران مکرم' حاضرین محترم! مجھ سے پہلے دو خطیب عجیب و غریب بیان فرما چکے ہیں۔

مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی نے موت کے موضوع پر فکر آخرت پر ہمیں جگا دیا' سمجھا دیا' بہت کچھ پہنچا دیا' سب کو رلا دیا' قبرستان کا نقشہ دکھا دیا۔

میں کچھ والدین کے حقوق پر عرض کروں گا اور ساتھ ساتھ فکر آخرت بھی بیان کروں گا۔

پتہ نہیں کب تک طوطی بولتا ہے۔ موت ایسی چیز ہے جس کا خدا کے سوا کسی کو پتہ نہیں۔ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ

ابھی ہم اماں کے پیٹ میں ہوتے ہیں کہ خالق کائنات فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ واکتب رزقہ وعملہ وعمرہ ابھی ہم اماں کے پیٹ سے باہر نہیں آتے کہ ہماری قبر کا نقشہ پہلے بتا دیا جاتا ہے۔

## امام مالک کا واقعہ

حضرت امام مالکؒ نے خواب میں آقا ﷺ کی زیارت کی تو پوچھا کہ میرے محبوبؐ میں سترہ برس سے مدینے میں ہوں۔ فرما دیجئے کہ میری موت کب آئے گی۔ پیغمبرؐ نے مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھا اور ہاتھ کی پانچ انگلیاں اٹھا دیں۔

امام مالک حیران ہوئے کہ کیا ہے' پانچ مہینے ہیں' پانچ ہفتے ہیں یا پانچ دن ہیں۔ علامہ ابن سیرین جو خواب کی تعبیر کے وقت کے بہت بڑے امام تھے' ان کے پاس امام مالکؒ نے آدمی بھیجا کہ حضرت سے جا کر پوچھ کر آؤ کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ علامہ ابن سیرین خواب سن کر حیران ہو گئے۔

کہنے لگے یہ خواب کسی عام آدمی کا نہیں ہے بلکہ وقت کے امام اور کسی بڑے عالم کا خواب ہے۔ آدمی سے پوچھا ذرا بتاؤ یہ خواب کس نے دیکھا ہے۔ راز ظاہر ہوا کہ یہ خواب امام مالک نے دیکھا ہے۔ علامہ ابن سیرین نے کہا کہ آقا نے قرآن کی وہی آیت پڑھ دی خمس لا یعلمہ الا اللّٰہ یہ موت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ایک ہے کہ جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

## پانچ چیزیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں

۱۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ قیامت کب آئے گی' اس کا کس کو علم ہے؟ اللہ۔

۲۔ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ بارش کب آئے گی؟ کس کو علم ہے اللہ۔

۳۔ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ عورت کے رحم میں بچہ ہے' بچی ہے' کچا ہے' پکی ہے' سچا ہے' بچی ہے' ایک ہے دو ہیں' کالا ہے' بھورا ہے' پورا ہے؟ ادھورا ہے' تندرست ہے' ست ہے' چست ہے' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)

۴۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا کل کیا کرو گے' زندہ رہو گے' مردہ ہوں گے' درد گردہ ہو گا' بیٹھا ہو گا' ٹردا ہو گا' یہاں ہو گا' وہاں ہو گا' کہاں ہو گا' کل کیا ہونے والا ہے۔ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ)

لوگوں نے بلی کو عالم الغیب بنا دیا ہے۔ خدا نے فرمایا ہے کہ کل کا بھی کسی کو پتہ نہیں ہے۔ کل کیا ہو گا' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)

ہم کل اس وقت کہاں ہوں گے؟ اس وقت کیا کر رہے ہوں گے' کل ہم

زندہ رہیں گے؟ آگے ہے ثبوت۔

۵۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ موت تمہیں کہاں آئے گی' یہ علم کس کو ہے؟ (اللہ کو)

لوگ کہتے ہیں جانے یا علی' خدا کہتا ہے اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ لوگ کہتے ہیں کہ علی جانتا ہے۔ خدا کہتا ہے کہ جانتا وہی ہے' جو تمہارا خالق ہے۔ خالق کون ہے؟ (اللہ) ہم مخلوق ہیں۔

## موت کی تیاری کرو

عزیزو! موت کی تیاری کرو۔ ہم سفر پر جاتے ہیں تو باقاعدہ ایک تھیلہ ہوتا ہے' بستر ہوتا ہے' کرایہ ہوتا ہے' انتظام ہوتا ہے' اہتمام ہوتا ہے' طعام ہوتا ہے۔ جب ہمیں باہر کام ہوتا ہے۔ ایک لمبا سفر ہے قبر سے لے کر حشر تک۔

صدیق اکبرؓ کے ایک جملے نے میرے سینے کو ہلا کر رکھ دیا۔

فرمایا من دخل القبر بلا زاد فکانما رکب البحر بلا سفینة پیغمبر کے رفیق ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ جس کے پاس کوئی عمل نہیں' نہ نماز' نہ روزہ اور کفن پہن کے جا رہا ہے' یوں سمجھے کہ دریا میں بغیر کشتی کے جا رہا ہے۔ اب غرق ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

## موت کے وقت تین چیزیں

جب ہم دنیا سے رخصت ہوں گے تو تین چیزیں ہمارے ساتھ جانے کو تیار ہوں گی۔ دولت و مال' اہل و عیال' نیک اعمال۔

دولت اور مال گھر رہ جائے گا' اہل و عیال ہاتھوں سے مٹی ڈال کر دفن کر آئیں گے۔ یہ دونوں واپس آ جائیں گے۔ ایک اعمال قبر میں جنت کا بستر بن جائیں گے۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میرے امیرو! دولت مندو! لین لاڈو! سیٹھو! دکاندارو! تاجرو! جب تمہیں

دولت کا زیادہ نشہ چڑھے' تھوڑا سا چل کر قبرستان کو دیکھ لیا کرو- یہ میں نہیں کہہ رہا' گنبد خضریٰ کا مکین رحمتہ للعالمین فرما رہے ہیں- زوروا القبور' فانہ تذکر الموت لوگوں نے قبرستان میں بھی ناچنا' قوالی' تھرکنا' کبڈی' بنی پکڑنا وغیرہ شروع کر دی ہے- قبرستان کو بھی لوگوں نے میلہ بنا دیا ہے-

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کو قبرستان جاتے تھے

میرے نبی ہر جمعہ کو مسجد نبوی سے نکل کر جنت البقیع جایا کرتے تھے- فرمایا کرتے تھے آؤ صحابہ تم بھی چلو تاکہ اس شہر خاموشاں کو دیکھیں جو سوئے تو اٹھے نہیں- چپ ہیں تو بولتے نہیں- گئے تو آئے نہیں' گم ہوئے تو نظر آئے نہیں-

عزیزو! یہ موت ہے- زوروا القبور فرماتے ہیں حضور' سن لو اہل نور' کر لو منظور' زوروا القبور' قبر کی زیارت کرو' سجدہ نہ' طواف نہ' طبلہ نہ' سرنگی نہ' وہاں ناچ نہ' خلاف نہ' زوروا القبور' آنکھوں سے دیکھو کہ وہ کتنا عظیم آدمی تھا جو تخت پر بیٹھتا تھا' مرنے کے بعد' جو تین کپڑے کروڑ پتی کو ملے' وہی فقیر کو ملے-

## قیامت میں بادشاہ اور فقیر ایک ہوں گے

جب قیامت کے دن اٹھیں گے' کوئی بادشاہ بن کر' تاج و تخت پہن کر نہیں اٹھے گا- اجڑا ہوا فقیر بن کر اٹھے گا- قبرستان کی زیارت کرو تاکہ تمہیں موت یاد آئے- موت کو یاد کرو- کبھی بادشاہ ایسے ہوتے تھے کہ علماء کو بلاتے تھے- کہتے تھے کہ ہمیں فکر آخرت کی بات سناؤ تاکہ شاہی کی فکر نہ رہے' آخرت کی فکر رہے-

## دین میں عورتوں کا بھی حصہ ہے

میں چار یاروں پر چار موتی دیتا ہوں- میں نے سنا ہے کہ میری مائیں'

بیٹیاں کثیر تعداد میں تشریف لائی ہیں۔ چونکہ عورتوں کا بھی دین میں حصہ ہے۔

حضور ؐ فرماتے ہیں کہ میں دو آدمیوں کا احسان نہیں اتار سکتا۔ مردوں میں صدیق کا اور عورتوں میں بی بی خدیجہ کا۔ (رضی اللہ عنہما)

اللہ نے مریم ؑ کا حیا قرآن میں بیان فرمایا۔ بی بی ہاجرہ کا چلنا اتنا پسند آیا کہ کسی حاجی کا حج مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہاجرہ کا نقشہ نہ دکھائے۔

عورتوں کا دین میں حصہ ہے۔ عورت نیک ہو تو یہ نبی کی ماں بھی بن جاتی ہے۔ میں جب آمنہ کو یاد کرتا ہوں تو محمد ؐ یاد آ جاتے ہیں۔ آمنہ' آمنہ ہے۔ آمنہ کو اس لیے آمنہ کہتے ہیں کہ وہ محمد ؐ کی امین ہیں اور امین اس کی گود میں ہے تو آمنہ' آمنہ بن گئی۔ حلیمہ نے حلم کیا' تو سعدیہ بن گئی۔ بڑی اونچی بات کہہ گیا ہوں۔ عورتوں کا بھی بہت بڑا مقام ہے۔ آج عورتوں کو دنیا ذلیل سمجھتی ہے اور پیغمبر نے فرمایا کہ جنت مردوں کے قدموں میں نہیں' جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

چونکہ مولانا ندیم کے والد آج رخصت ہوئے' آج یہ جلسہ دعائیہ ہے۔ ہم مل کر دعا کرنے آئے ہیں کہ یااللہ ایک عاجز بندہ کفن پہن کر' سفید داڑھی سے آیا ہے۔ اس پر رحم و کرم کیجئے۔ اس کو قبر کے عذاب سے بچانا' اس کو اپنے عتاب سے بچانا (آمین) دعا کریں اللہ ان کی قبر کے حساب کو آسان فرمائے۔ (آمین)

## پانچ منزلیں ہیں

پہلی منزل سکرات ہے۔ دوسری منزل قبر ہے' تیسری منزل حشر ہے' چوتھی منزل میزان ہے' پانچویں منزل پل صراط ہے۔ پھر گرفتار ہے یا پار ہے۔ اللہ پانچوں منزلوں کو آسان کر دے۔ (آمین) ایک ایک منزل کی تشریح کروں تو وقت چاہیے۔

## قبر کے نقشہ سے سب کچھ چھوٹ جائے

حضورؐ فرماتے ہیں واللہ لو تعلمون ما اعلم اگر تمہیں علم ہو جائے جو مجھے علم ہے' اگر میں محمدؐ قبر اور حشر کا نقشہ بتا دوں تو لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا تمہارے چہرے پر مسکراہٹ نہ آئے گی' چیخیں آئیں گی۔ یہ حضور کے الفاظ ہیں۔

ولا تلذذتم بالنساء علی الفرشات نوجوانو! اگر قیامت کا منظر محمدؐ تمہیں بتا دے تو تم اپنی بیویوں کے ساتھ پیار محبت بھی چھوڑ دو گے اور تم مردوں کو قبرستان میں دفن بھی نہ کرو گے۔ جنگل میں چیختے ہوئے روتے ہوئے نکل جاؤ گے۔ اللہ ہمیں فکر آخرت عطا فرمائے۔ (آمین)

فکر آخرت کا تھپڑ لگا تو دنیا بھول گئی۔

## ابراہیم بن ادھمؒ کا واقعہ

ایک بادشاہ نے اپنی لونڈی سے کہا کہ بستر ابچھاؤ۔ اس نے بستر بچھایا اور خود اس پر سو گئی۔ نیند میں کھو گئی۔ ابراہیم بن ادھم نے آ کر دو چار چابک مارے اور کہا کتی! میرے بستر ے پر سو گئی۔ لونڈی نے بادشاہ کی طرف دیکھا اور رونے لگی۔ پھر اوپر کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی۔ بادشاہ نے پوچھا کہ رونے اور ہنسنے کا فلسفہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہنے لگی روئی اس لیے کہ چابک مارے۔ ظالم تو نے مار ڈالا۔ ہنسی اس لیے کہ قادر! میں اس بستر پر پانچ منٹ سوئی تو پانچ چابک لگے ہیں۔ جو شراب پی کر ساری رات سوتا رہتا ہے' خبر نہیں اس کو کتنے چابک لگیں گے۔ اللہ' اللہ اللہ! بادشاہ کی زبان سے آواز آئی۔ تاج کہیں' تخت کہیں' جوتی کہیں' سیدھا مسجد میں آیا رو کر کہا بادشاہ میں نہیں' بادشاہ یا اللہ تو ہے۔ میں گداگر ہوں۔ منی کا قطرہ ہوں' میں عاجز محتاج ہوں۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ تو ہی ہے۔ مجھے اس لونڈی

نے سبق دے دیا۔ مولیٰ اب بستر پہ شراب نہیں پیئوں گا۔ اب تنہائیوں پہ رو رو کر تیرا قرآن پڑھوں گا اور تیری عبادت کروں گا۔ سمجھ آ گئی۔ دعا کرو اللہ ہمیں بھی سمجھ عطا فرمائے۔ ہم آپ کو سمجھانے آئے ہیں۔

## ہر چیز میں اختلاف ہے

عزیزان مکرم! موت برحق ہے۔ ایک جملہ علماء کے لیے بھی کہہ دوں۔ ہر چیز میں اختلاف ہے۔ دہریے کہتے ہیں کہ خدا ہی نہیں ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو ہے مگر ریٹائر ہے۔ کوئی کہتا ہے یا علی مشکل کشا' کوئی کہتا ہے یا بہاؤ الحق بیڑہ تک۔ کوئی کہتا ہے یا معین الدین چشتی میری پار لگا دے کشتی۔ پتہ نہیں کیا کیا کہتے رہتے ہیں۔

خدا ہے مگر بے چارہ ریٹائر ہے۔ نہ وہ مدد کر سکتا ہے' نہ وہ عالم الغیب ہے۔ کچھ لوگوں کا خدا ریٹائر ہو چکا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ خدا ہے مگر ایک نہیں۔ ہر کنڈی جنڈی خدا ہے۔ خداؤں میں اختلاف' نبی میں اختلاف۔ قادیانی نبی' نہ مانا تو محمد ﷺ کو نہ مانا۔ مانا تو کانے کو مان لیا۔ جس کی ایک آنکھ بھی چیٹ۔ جس بدھو کو سلسل بول کی بیماری ہے' جو مڈل فیل ہے' جو ٹٹی خانہ میں مر گیا۔ کچھ اس کو نبی مانتے ہیں' ہم اس کو غبی مانتے ہیں۔ مانا کس کو تھا اور کس کو مان لیا نبی کے مقابلہ میں۔

ابوبکر میں اختلاف کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔ ابوبکر (العیاذ باللہ) منافق ہے۔ کہتے ہیں قرآن بکری کھا گئی۔ مدینہ دین سے خالی ہے۔ ہمارا امام شاندار ہے۔ مدینے کا امام کافر ہے۔ (نعوذ باللہ) تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ہر چیز میں اختلاف ہے' ایک موت ہے جس میں اختلاف نہیں۔ موت برحق ہے۔

بادشاہوں کو موت' خدا کی قسم امیروں کو موت' فقیروں کو موت' جو بھی آیا ہے' اس کو موت۔

نہ آیا جو کہ باقی رہا
نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا
نہ پوچھو میری انتہا وہ موت ہے
وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے ..

## اللہ والے کا جواب

کسی نے ایک اللہ والے سے کہا کہ حضرت میرا ابا حادثے میں مر مر کے بچا ہے۔ حضرت مرتے مرتے بچ گیا۔ اللہ والے نے کہا کہ بچ بچ کے مرے گا۔ بچ بچ کے مرے گا۔

صدر کے پاس اتنی فوج کھڑی ہے (جنرل ضیاء کے پاس) عزرائیل ایسا آئے گا کہ فوج دیکھتی رہ جائے گی۔ اسی طرح میرے لیے عزرائیل آئے گا۔ موت برحق ہے۔

## موت مکے یا مدینے آئے

دعا کرو اللہ خاتمہ بالخیر کرے۔ (آمین) موت مکہ میں آئے' موت مدینے میں آئے (آمین)

میرے خانپوریو! کبھی فاروق کی دعا پڑھ لیا کرو۔ اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک ہماری موت دکان پر' مرلے پر' ایک بوتل سیون اپ پر' چائے کے ایک کپ پر موت' چھوٹی چھوٹی باتوں پر موت' عورتوں پر موت' چکلے میں موت' زنا کرتے موت۔ یہ کتے کی موت ہے۔

آج مجھ سے ایک حدیث سن لو! تمہارے پیغمبر نے' دلبر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' کائنات میں سب سے بہتر نے' پیغمبر نے' محبوب رب اکبر نے فرمایاﷺ کما تموتون تحشرون جس حالت میں موت آئی' اسی حالت میں حشر ہوگا۔ زنا میں موت آئی تو ننگے اٹھو گے۔ صحابہ کو گالیاں دیتے

موت آئی تو گالیاں دیتے اٹھو گے۔ چوری میں موت آئی تو چوری کا مال گردن پر ہو گا۔ مجرم بن کر اٹھو گے۔ شراب میں موت آئی تو شرابی بن کر اٹھو گے۔

کہروڑ پکا میں ایک آدمی عورتوں کو پاس ننگا سلاتا تھا۔ نہ جانے ان کے ساتھ کیا کیا کرتا تھا۔ اسی حالت میں اس کی موت آئی۔

ابوجہل کی جیسے کتے کی موت آئی' اسی طرح اٹھے گا۔ صدیق کی جیسے کلمہ پڑھتے ہوئے موت آئی' اسی طرح کلمہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔ تو عزیزوا علی ماتموتون تحشرون۔

## شہادت کی موت سب سے اچھی موت

سب سے شاندار موت شہادت کی موت ہے۔ حضرت فاروق کی دعا پڑھ لیا کرو۔ سب یاد کر لو اللھم ارزقنا شہادۃً فی سبیلک و اجعل موتنا فی بلد حبیبک محمد

یااللہ بستر ے کی موت نہ دینا' بزدلوں والی موت نہ دینا۔ ہمیں بہادروں والی شہادت کی موت دینا۔

آج وہ مائیں بہنیں کہاں سے تلاش کریں۔ میرے نبی کے دور میں مائیں اپنے بچوں کو لوریاں دیتی تھیں۔ یااللہ! میرے بچے کو جوانی دے' غازی و مجاہدوں والی' موت دے میدان شہادت والی۔

## ایک صحابیہ کا واقعہ جس کے چاروں بیٹے شہید

ایک بی بی خنساء تھی۔ مصطفیٰ ؐ کی خادمہ تھی۔ اس کے چار بیٹے اجازت مانگتے ہیں۔ چاروں اپنی جان محمد ؐ کے فرمان پر قربان کر دیتے ہیں۔ نبی کے اسلام پر قربان ہوتے ہیں۔ ماں نے سب کو بوسہ دیا۔ سب کی پیشانی چومی اور سب کو تھپکی دی اور تلواریں دیں اور فرمایا میرے بیٹو! خدا کی قسم میں نے کبھی بغیر وضو کے اور بغیر قرآن کی تلاوت کے آپ کو دودھ نہیں پلایا اور بیٹو! جب سے میں

نے تمہارے ابا سے نکاح کیا ہے' اس کے سوا کسی کے بستر ے پر نہیں گئی۔ میں نے سر سے پاؤں تک اپنی عزت کی حفاظت کی ہے۔ بیٹا میرے بال سفید ہو چکے ہیں۔ خیال کرنا میرے بالوں کی لاج رکھنا۔ میری دعا ہے کہ خدا میرے چاروں بیٹوں کو میدان میں شہادت عطا فرمائے (آمین) اب تو لوگ شہداء کو روتے ہیں۔ یہ بزدل ہیں۔ اب تو کہتے ہیں ہائے حسین! اب تک یہ رو رہے ہیں۔ رونے والا ٹبر ہے۔ ہم روتے نہیں۔ ہم واہ حسین کہتے ہیں۔

## شہداء کو ہم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

جنہوں نے نماز نہیں چھوڑی' تیمم خون سے کیا اور نماز تلواروں کے سائے میں پڑھی' سارا خاندان دے کر صبر کا دامن نہیں چھوڑا' طاقت سے ٹکرلی' روزے کی حالت میں رہے' آخر تک گھر کا پردہ سنبھالا' حسین تو نے نانے کے دین کو سینے سے لگایا۔ واہ حسین' واہ حسین (سبحان اللہ) ہم زندہ و جاوید کا ماتم نہیں کرتے۔ ہم ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

اگر ہم ماتم کرنا ثواب سمجھتے تو اس دن کرتے جس دن سمیہ" دو ٹکڑے ہوئی' جب عمار" ابن یاسر ٹکڑے ہوا۔ ماتم اس دن کرتے جب حمزہ" کی لاش کے گیارہ ٹکڑے ہوئے۔ ہم صبر کرتے ہیں۔ بہترین موت شہادت کی موت ہے۔ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ مجھے شہادت کی موت عطا فرمائے۔

## حضرت دین پوری" پر حملہ

چار دفعہ مجھ پر حملہ ہوا ہے مگر بچ گیا ہوں۔ حیدر آباد میں حملہ ہوا' شجاع آباد میں سات آدمیوں نے حملہ کیا۔ چار مرتبہ حملہ ہوا ہے۔ کلوروالا میں حملہ ہوا۔ تین چار مرتبہ لوگ آئے مگر قدرتی بچ گیا۔

## شاہ جی کی تمنائے شہادت

عطاء اللہ شاہ بخاری جب پھانسی کی کوٹھڑی میں تھے اس کے بعد لدھے رام کی کچہری میں گئے۔ اس نے شرمندہ ہو کر اپنے بیان واپس لے تو بخاری جیل سے روتا ہوا واپس آیا۔ کسی نے پوچھا حضرت روتے کیوں ہو؟ فرمایا میں تو تیاری کر چکا تھا کہ میری موت شہادت کی آئے گی۔ میں پھانسی کے تختے پر رسے کو چوم لوں گا۔ فرمایا ادھر آنکھ بند ہوتی تھی' ادھر محمد ؐ کی زیارت ہو جاتی تھی۔ (سبحان اللہ)

## خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا واقعہ

یہی حال حضرت خالد ابن ولید ؓ کا ہے۔ اس کے وجود پر اسی زخم تھے۔ تلواروں کے زخم۔ جب بستر پر رخصت ہونے لگے تو بے حد روئے۔ سارے صحابہ ملنے گئے۔ پوچھا خالد کیوں روتے ہو۔ کتنے بہادر ہو۔ کئی جنگوں میں تو نے جہاد کیا ہے۔ ۴۲ ملک تو نے فتح کیے۔ آج بزدلوں کی طرح رو کیوں رہے ہو؟ فرمایا موت کے خوف سے نہیں رو رہا۔ رو اس بات پر رہا ہوں کہ میری موت بستر پر آئی ہے' میدان میں نہیں آئی۔ میرے جھنڈے کے نیچے ہزاروں شہید ہوئے۔ ہائے خالد شہادت کی نعمت سے محروم جا رہا ہے۔

شہادت عجیب موت ہے۔ میرے پیغمبر نے بھی شہادت کی موت مانگی۔

ایک موت شہادت کی ہے۔ ایک موت مکہ کی ہے۔ ادھر پاؤں ہو طواف ہو' ہاتھ ہو' غلاف ہو۔ گناہ ہو' معاف ہو' دل ہو' صاف ہو۔ زبان پر ذکر اللہ ہو' دل میں اللہ اللہ ہو۔ عشق رسول اللہ ہو' سامنے بیت اللہ ہو اور زبان پر کلمہ لا الہ الا اللہ ہو۔

ایک موت مدینے کی ہے۔ لوگ مدینے کی موت کے لیے ترستے ہیں اور کچھ مدینے میں جا کر پکڑے جاتے ہیں یا وہاں سے نکالے جاتے ہیں۔ ایک کو اللہ

نے جنت سے نکالا (شیطان کو) یہ مدینے سے خود بخود نکل رہے ہیں۔ انہوں نے عجیب تماشا بنا رکھا ہے۔

نوٹ: نورانی اور رضا خانی زریت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ان دنوں اس کو وہاں سے نکال دیا گیا تھا)

اللہ ان کو ہدایت بخشے۔ مدینے کی موت' سبحان اللہ!

## مدینے میں دفن ہونے والا حضورؐ کا ہمسایہ

حضورؐ فرماتے ہیں جو مدینے میں رخصت ہوگیا' وہ میرا ہمسایہ بن گیا۔

من دفن فی مدینتی فھو من جاری

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت البقیع سے ستر ہزار آدمی اٹھیں گے' جن کا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ چمکے گا۔ خدا مصطفیٰؐ سے پوچھیں گے کہ محبوب مکرم یہ کون ہیں؟ ستر ہزار کی قطار۔ فرمائیں گے تابعدار' جانثار' جنہوں نے گھربار کو' کاروبار' اہل و عیال کو' تن من' دھن کو چھوڑ کر' تعلق توڑ کر' مجھ سے تعلق جوڑ کر' مسجد میں نماز ادا کی اور کفن پہن کر میری جنت البقیع میں دفن ہوگئے تھے۔

خدا کی قسم حدیث میں ہے اللہ فرمائیں گے جئت ھٰولاء ما حساب علیہ محبوب جو تیرے سائے میں سو گئے' ان سے بھی حساب لوں؟ جاؤ کملی والے! آپ کی برکت سے میں نے ان ستر ہزار کو جنت کی ٹکٹ عطا کر دی ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ ہمیں مدنے کی موت عطا فرمائے (آمین)

## امام مالک کی پسندیدہ چیزیں

یہی بات امام مالکؒ کہتے تھے۔ المجاورۃ بروضۃ رسول اللّٰہ و المدارسۃ بحدیث رسول اللّٰہ والدفن فی بلدۃ رسول

الـلّٰـہ (سبحان اللہ)

آپ میرے لیے' میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں اچھی موت نصیب فرمائے۔ دعا بڑی چیز ہے۔

جہاں خدا کہتا ہے' دعا کرو' وہاں قبروں پر چلے جاتے ہو۔ جہاں حکم ہو کہ نہ کرو' وہاں کرتے ہو۔ اگر کوئی نہ کرے تو کہتے ہیں:

مر گئے مردود' فاتحہ نہ درود

پورے پاکستان میں موجود

یہ عجیب و غریب باتیں بنائی ہوئی ہیں۔ جنازہ میں گڑ بڑ کرتے ہیں۔ ایک پہلے مر گیا' دوسرے مسائل پر مرنے کو تیار ہیں۔ جہاں خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو' وہاں کہتے ہیں لے ککڑ' تے دے پتر۔ واہ پتر۔

جہاں اللہ سے مانگنا ہے' وہاں ککڑ لے کر کھڑے ہیں اور جہاں نہیں مانگنا وہاں تماشا کرتے ہیں۔ جنازوں پر جھگڑا کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں ہر وقت دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## ماں باپ کا حق

میں اپنی ماؤں بہنوں سے کچھ باتیں کرتا ہوں۔ ماں باپ کا بڑا ادب ہے۔

اللہ کے حقوق کے بعد ماں باپ کا حق ہے۔ پھر باپ سے ماں کا حق زیادہ ہے۔

چونکہ مولانا ندیم کے والد محترم چلے گئے' میں تو دونوں نعمتیں دے چکا ہوں۔ اتنی عمر ہو جانے کے باوجود اپنے آپ کو یتیم تصور کرتا ہوں۔ باپ عجیب رشتہ ہوتا ہے۔ باپ کے جانے سے بیٹا یتیم ہو جاتا ہے' خاوند کے جانے سے بیوی بیوہ ہو جاتی ہے۔

بے واہ جس کا کوئی واہ نہیں۔ یہ موت کر دیتی ہے۔

عزیزو! موت کو یاد کرو۔ دولتمندو آخرت کی تیاری کرو۔ تمہارے ساتھ یہ دولت' یہ مکان' یہ دکان' یہ سامان نہیں جائے گا۔ خدا کی قسم تمہارے ساتھ قرآن ہوگا' نبی کا فرمان ہوگا' ایمان ہوگا' محمد کا شان ہوگا۔ اللہ یہی نعمتیں ہم سب کو عطا فرمائے۔ (آمین)

## عورتوں کو خطاب

حاضرین کرام! میں کیا سمجھاؤں' میں اتنا عرض کرتا ہوں' کیونکہ میری مائیں بہنیں بھی سن رہی ہیں' ان کو کچھ سمجھا رہا ہوں ان میں سے کچھ دل کی کمزور ہوتی ہیں' اگر کسی کا بیٹا یا بھائی یا بہن فوت ہو جائے تو یہ بین کرتی ہیں' بال نوچتی ہیں۔

حضور انور ﷺ نے بتول بنت رسول کو اصول سمجھایا' قریب بلا کر فرمایا' بیٹی! جی بھر کے ابا کی زیارت کر لو' اسی بیماری میں تیرا ابا تجھ سے جدا ہو جائے گا۔

صحابہ کو بھی بتا دیا' مابقائی فیکم میرے یارو! جی بھر کر میری زیارت کر لو پتہ نہیں کب مجھے پیغام آ جائے۔

## حضرت معاذؓ کی حضورؐ سے جدائی

تھوڑا سا آپ کو تڑپا دوں۔

حضرت معاذؓ لما بعثه الی الیمن حضورؐ نے یمن میں ایک مبلغ کو بھیجا اور اس کے لیے آپؐ نے اونٹنی منگوائی' اونٹنی کو بٹھایا' معاذؓ کو اونٹنی پر چڑھایا خود رکاب کو تھاما' خود نکیل کو پیغمبر نے فٹ کروایا اور اونٹنی کھڑی ہو گئی۔ لکھا ہے کہ معاذؓ راکب ورسول اللہ اخذ بلجامه ' معاذ سوار اور مصطفیٰ کے ہاتھ میں اونٹنی کی مہار' چلتے چلتے آقا نے فرمایا معاذ! لبیک' فرمایا جی بھر کر اپنے محمدؐ کو دیکھ لو۔ میرے عاشق صادق جب تو یمن سے آئے گا منبر ہو گا زینت منبر نہیں ہو گا۔ معاذ مصلیٰ ہو گا زینت مصلیٰ

نہیں ہو گا' جب تو آئے گا لعلک ان تمر منبری و قبری منبر ملے گا زینت منبر نہیں ہو گا' میرا مزار ملے گا یار نہیں ملے گا۔ معاذؓ رونے لگے' بکی بکی من فراق برسول اللّٰہ سسکیاں بند گئیں فرمایا معاذ! گھبراؤ نہ' ان اولی بی یوم القیامۃ المتقون این ماکانوا حیث ماکانوا معاذؓ چند دن کی جدائی میرے بعد متقی بن کر گزارنا' تمہیں جہاں بھی موت آئے گی محمدؐ تمہیں وفاداری کرتے ہوئے جنت میں ساتھ لے کر جائیں گا' اللہ ہمیں متقی بنائے (آمین)

## جس سے محبت ہو گی اس کے ساتھ حشر ہو گا

میں ایک حدیث سنا کر آپ کا ایمان تازہ کر دوں' المرء مع من احب جس سے پیار ہے اسی کے ساتھ جاؤ گے۔ کتے سے پیار ہے تو کتے کے ساتھ جاؤ گے' رنڈی سے پیار ہے تو رنڈی کے ساتھ جاؤ گے' شراب سے پیار ہے تو شرابیوں کے ساتھ جاؤ گے' ٹی وی سے پیار ہے تو ٹی وی کے ساتھ جاؤ گے' عزیزان مکرم! تیتر بٹیر سے پیار ہے تو ان کے ساتھ' تاج سے پیار ہے تو تاج کے ساتھ جاؤ گے' اولیاء اللہ سے پیار ہے تو اولیاء اللہ کے ساتھ جاؤ گے' پیغمبر سے پیار ہے تو محمدؐ کے دامن کے ساتھ ہو گے۔ (سبحان اللہ)

ایک صحابی نے کہا حضرت آپ تو مقام محمود اعلیٰ علیین میں ہونگے آپ کے سوا مجھے جنت میں کوئی مزہ نہیں آئے گا' پیغمبر نے دلبر نے' سرور نے' مسکرا کر کہا المرء مع من احب میرا یار! گھبرا نہ' اگر محمدؐ سے تمہیں پیار ہے تو جنت میں بھی میرے ساتھ جاؤ گے' (سبحانہ اللہ)

## موت کسی کے مقام کو نہیں دیکھتی

میرے عزیزو! موت یہ نہیں دیکھتی کہ یہ نوجوان ہے' موت جوانوں کی بھی گردان مروڑ دیتی ہے موت یہ نہیں دیکھتی کہ بادشاہ ہے' گورنر ہے' صدر

ہے' آئی جی ہے' ڈی آئی جی ہے' یہ سپرنٹنڈنٹ ہے' یہ پیر ہے۔ جب موت آتی ہے تو گھر کے گھر اجاڑ دیتی ہے' بستر خالی کر دیتی ہے۔

موت یہ نہیں دیکھی کہ یہ بچہ ہے۔ ابھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ابھی وہ ننھا سا منہ کھولتا ہے' روتا ہے' کوئی مجھے سینے سے لگائے' کوئی مجھے دودھ پلائے' کوئی مجھے ہاتھوں پے اٹھائے' دودھ پینے والا رو رہا ہے' پلانے والی کفن پہن کر جا رہی ہے۔ عزرائیل کہتے ہے اس بچے پر مجھے بھی ترس آتا ہے' جب اس بچے کی چیخ نکلتی ہے' اور سینے سے لگانے والا کوئی نہیں ہوتا' موت یوں بھی آتی ہے کہ دودھ بہہ رہا ہوتا ہے' بچہ اماں نے نو مہینے پیٹ میں رکھا' سارا محلہ آگیا کہ بچہ آیا ہے' اچھا آیا' سچا آیا' حسین ہے' دلنشین ہے' ماہ جبین ہے' نازنین ہے' بہترین ہے' جمال ہے' لال ہے' لوگ مبارک دے رہے ہوتے ہیں اور دودھ پینے والا ننھا سا بچہ' ایک چسکی بھری اور دودھ بہہ رہا ہے اور پینے والا کفن پہن کر جا رہا ہوتا ہے' موت برحق ہے۔ موت پیغمبر کا گھر نہیں چھوڑتی۔ اگر بتاؤں تو آپ کانپ جائیں گے۔

ابھی مدنی اماں کے پیٹ میں ہے۔ ابا نہیں۔ سن رہے ہو علمی بات کر رہا ہوں۔ لوگوں کو مولویوں نے لڑا دیا اللہ ان کو ہدایت دے (آمین)

خانپور کی فضا اچھی تھی دعا کرو پھر بھی خدا اچھی رکھے (آمین)

حضرت درخواستیؒ نے نصف صدی یہاں کام کیا ہے دعا کرو اللہ ہمیں حق کہنے اور سب کو حق پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

عزیزان گرامی! موت پیغمبر کے گھر تک پہنچ جاتی ہے' کبھی ستر جنازے بیر معونہ سے اٹھے' کبھی غزوہ احد سے ستر جنازے اٹھے۔

حضورؐ نے ستر دفعہ اپنے چچا حمزہ کا جنازہ پڑھا۔

## حضرت خدیجہؓ کی جدائی کا حضورؐ کو غم

جب حضرت خدیجہؓ کا میرے نبی کے گھر سے جنازہ اٹھا تو آقا نے فرمایا۔ عام الحزن فاطمہؓ کی اماں جا رہی ہے۔ یہ محمد کے لیے غم کا سال ہے۔
بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کی آواز اماں خدیجہؓ سے ملتی تھی۔ آقاؐ نے فرمایا: صدیقہ! لبیک یا رسول اللہ فرمایا یہ عورت کون ہے عرض کی حضرت یہ خدیجہؓ کی بہن ہے۔ آپ کی سالی ہے۔ فرمایا اس کو دودھ پلاؤ اس کو بٹھاؤ' اس سے خیریت پوچھو۔ حضرت آپ اس کا اتنا احترام کر رہے ہیں۔ فرمایا اس کی آواز سے مجھے خدیجہ کی یاد تازہ ہو گئی ہے۔ پیغمبر رو رہے ہیں۔

## موت نے حضورؐ کے ابا اور اماں کو بھی نہ چھوڑا

حضور ﷺ اماں کی گود میں ہیں ابا چلا گیا۔ دو سال کے ہیں اماں چلی گئی۔ مجھے آج بھی آمنہ پاک کے وہ الفاظ یاد ہیں۔ جب محمد ﷺ کا چہرہ آمنہ نے دیکھا تو آسمان کی طرف منہ کر کے کہا' محمد! تو اتنا حسین بچہ ہے' کاش کہ تیرے حسن کو تیرا ابا عبداللہ بھی دیکھ لیتا۔
عورتیں آئیں کہنے لگیں آمنہ اتنا حسین دلنشین ماہ جبین بچہ اتنا پیارا' آنکھوں کا تارا' انعام تو دو' گردن جھکا کر کہا' آمنہ تمہیں انعام کیسے دے' خود بیوہ ہو چکی ہے۔ محمد یتیم ہو چکا ہے۔ کیا انعام دوں میں تو بیوہ ہو چکی ہوں' یہی بات عبدالمطلب نے آ کر کہی۔

## حضرت آمنہؓ کی موت

آپ کو ایک اور بات بتا دوں علماء بھی بیٹھے ہیں' اماں آمنہ کو ایک بار عبداللہ کی یاد نے ستایا' ابھی آمنہ بیس سال کی تھیں' عبداللہ بھی اکیس سال کا جوان تھا۔ آمنہ کہنے لگی اے پیارے محمد تجھے ابو کی قبر پر لے چلوں' تیرے ابا

نے وعدہ کیا تھا کہ اونٹ کے گردن کی گھنٹی بجے گی۔ آمنہ نکل کر استقبال کرنا' تیرا عبداللہ شام سے تحفے لے کر آئے گا' بڑے قافلے آئے' نہ گھنٹی بجی نہ عبداللہ آئے' موت کی گھنٹی پہلے بج چکی تھی' سینے میں درد سے کہہ رہا ہوں۔ محمد ﷺ کی انگلی پکڑی اور مدینے لے گئی عبداللہ کی قبر پر جا کر کہا' عبداللہ' عبداللہ وعدہ کیا تھا کہ آؤں گا' سال گزر گیا' دو سال گزر گئے تو آیا نہیں' رو رو کر میری آنکھیں سرخ ہو گئیں محمد ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا کسی ابا کی شفقت نے سینہ سے نہ لگایا۔

عبداللہ! ذرا قبر سے نکل کر دیکھ محمد تجھے ملنے آیا ہے' اتنا کہا اور وہاں ہی حضرت آمنہ گریں اور بے ہوش ہو گئیں۔ اسی صدمہ پر موت آ گئی۔ پھر نہ بول سکی۔

پیارے عبداللہ! نکل کر دیکھو۔ تیرا بیٹا محمد حسین تجھے ملنے آیا۔ اتنا کہا اور فرط غم سے اتنی بھر گئی کہ وہیں بے ہوش ہو گئی۔ موت برحق ہے' اللہ ہمیں موت کی فکر عطا کرے۔ (آمین) اچھی موت آئے۔ (آمین)

دعا کیا کرو اللھم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک یا اللہ اپنے راستے میں شہادت عطا کر' یہ جو موت ہے القاتل والمقتول کلاھما فی النار یہ زمین کے مرلے پر' دکان پر' نالی پر' سڑک پر' دیواروں پر لڑنا' یہ دیواریں کیوں کی' کلہاڑیاں' تلواریں نکال لینا اس حالت میں قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں' یہ کوئی اچھی موت نہیں دعا کرو' موت فی سبیل اللہ ہو' شہادت کی موت ہو' قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ میں موت ہو۔

میں تو کہتا ہوں بندہ خوش نصیب ہو' زندگی عجیب ہو' روضہ رسول کے قریب ہو' سامنے روضہ حبیب ہو' کلمہ نصیب ہو' یہ اچھی موت ہے۔

میں مولانا زکریاؒ کی زندگی بتاؤں تو آپ کی چیخیں نکل جائیں' بھائیو موت برحق ہے موت خاوند بیوی کو جدا کر دیتی ہے۔ بچوں کو باپ سے جدا کر دیتی ہے'

بچوں کو باپ سے جدا کر دیتی ہے' آباد گھر اجاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

## حضرت علیؓ کے چار جملے

حضرت علیؓ قبرستان سے گزرتے تو رو کر چار جملے فرماتے یا اهل القبور اموالکم قسمت دیارکم سکنت ونساء کم زوجت واولاد کم حرمت مختصر ترجمہ سنو۔ تھکا ہوا ہوں ساری رات آرام نہیں کیا۔ بہرحال چند موتی' چند تحفے چند علمے' چند مسائل' چند دلائل' چند فضائل' چند بینات' چند ہدایات' چند ارشادات سنا رہا ہوں' پہنچا رہا ہوں' جگا رہا ہوں' اللہ ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ خاتمہ بالخیر ہے تو خیر ہے۔ خاتمہ خیر نہیں تو خیر نہیں۔

## عذاب قبر

ہم نے قبروں سے آگ کے نکلتے ہوئے شعلے دیکھے' ہم نے قبروں میں سانپ دیکھے' اللہ کی قسم' قبروں سے نکلتا ہوا دھواں دیکھا' قبر کا عذاب برحق ہے۔

میرے آقا نے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ جس طرح میں محمد انگلیاں ڈال رہا ہوں اس طرح قبر کے عذاب سے پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر مردہ قبر سے نکل کر قبر کا حال بتائے تو دنیا مردوں کو دفنانا چھوڑ دیں اللہ ہم سب کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ (آمین)

## بھائی مرنا ہے! موت کی تیاری کرو

حاضرین کرام بات لمبی ہو گئی کیا کیا بتاؤں کتنا رلاؤں' موت کا بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ جدائی کا بڑا صدمہ ہوتا ہے۔

مجھے ایک دوست کان میں کہہ رہا تھا کہ بی بی بتولؓ کے جملے سنا دو' بی

بی بتول بنت رسول نے جب ابا جان کو سفید چادر میں حجرہ عائشہؓ میں دیکھا تو فرمایا
یا ابتاہ اجاب ربہ یا ابتاہ الی جنت الفردوس ماواہ یا
ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ موتی دے رہا ہوں' بی بی بتول نے بال
نہیں نوچے نبیؐ نے فرمایا بیٹی میری جدائی کا صدمہ ہوا آپ کا منہ پہ تمانچے نہ
مارنا' اللہ بھی ناراض محمد بھی ناراض ہو گا' بیٹی بال نہ نوچنا' بے خبری میں ہوش میں
یہ کام نہ کرنا' بیٹی کالے کپڑے نہ پہننا' بیٹی گریبان نہ پھاڑنا' بتول! میری جدائی
میں صبر کرنا' خدا بھی راضی مصطفیٰ بھی راضی (سبحان اللہ)

## ماتم دین نہیں ہے

آج کل تو ماتم دین بن گیا ہے میں سمجھانے آیا ہوں۔ اللہ ہمیں اور ہماری ماؤں بہنوں کو بی بی بتولؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ہمارے ہاں کوئی بچہ فوت ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مرنے کے قابل نہیں تھا' آپ تو بے اولاد ہے ایک عورت کہہ رہی تھی "آپ تاں اوترا نکھترا اے میرا پتر لے لیا سو اپنا ہوئے آتے پھر پتہ چلے آ۔ (نعوذ باللہ)

اللہ ہماری عورتوں کو بھی بی بی خدیجہؓ کے نقش قدم پہ چلائے (آمین)
تربیت کی ضرورت ہے۔

میرے عزیزو! ایک عورت کہہ رہی تھی کہ کیا کروں میں ذرا مجبور ہوں ورنہ دل چاہتا ہے کہ قبر میں سوراخ بنا کر دیکھتی رہوں۔ اس کو سوراخ تو دکھاؤ یہ خود ہی ختم ہو جائے گی۔ کب دیکھ سکتی ہے۔ غلط باتیں نہ کیا کرو۔

بعض کہتی ہیں کہ میرا بیٹا مرنے کے قابل نہیں تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا کی قلم چھین لوں کہ اس نے موت لکھ دی' ذات کی کوڑھ کرلی اور شہتیر کو جپھا۔
میں آج عام تقریر کر رہا ہوں چونکہ دیہاتی بیٹھے ہیں۔ رل مل کر کہتی ہیں آئی' فلانی کو رو آئیں۔ اتوں کپڑا سٹ لیا۔ رو' رو میں تے توں' نہ کوئی انجو' ناک

صاف کرتی رہتی ہیں' اللہ ان کو نیک فرمائے۔ (آمین)

## بین کرنے والیوں کے لیے حضورؐ کا ارشاد

میرے نبیؐ نے فرمایا لعن اللّٰہ النائحات جو عورت بین کرے اور ساری بستی کو ملا کر رونے میں سر ملائے اس پر خدا کی لعنت ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں نے عورتوں کے ایک گروہ کو دیکھا۔ گلے تک انسانی شکل تھی گردن کے اوپر کتیوں کی شکل تھی۔ بھونک رہی تھیں' اور ایک دوسرے کو نوچ رہی تھیں' میں نے پوچھا کہ یہ کون عورتیں ہیں' فرمایا یہ وہی عورتیں ہیں' جو بین کرتی تھیں۔ جو بین کر کر کے پوری بستی کو جمع کرتی تھیں' آج جہنم میں کتی کی شکل میں بدل گئی ہیں' (استغفراللہ) آپ کو دین سنا رہا ہوں' اللہ مجھے آپ کو صبر کی توفیق بخشے۔ (آمین)

## دین پوریؒ کا صبر

میری ماؤں بہنو! میں نے بھی اٹھارہ سال کا بیٹا اپنے ہاتھوں سے دفن کیا ہے' اب تک مجھے یاد ہے وہ دورہ حدیث پڑھتا تھا۔ اب تک اس کے کپڑے دیکھتا ہوں مگر جب شریعت سامنے آتی ہے تو صرف آنسو بہہ جاتے ہیں زبان کچھ نہیں کہتی' (انشاء اللہ)

## حضرت طلحہؓ کے بچے کا واقعہ

آؤ حضرت طلحہ کی بی بی سے سبق سیکھو' محمدؐ کی صحابیہ تھیں' حضرت طلحہؓ ایک صحابی ہیں۔ سنو میرے بھائیو! بخاری کھول کر بیٹھا ہوں خدا کرے آپ کا بخار ٹھیک ہو جائے۔ بخاری میں ہے کہ حضرت طلحہؓ کا بیٹا بیمار تھا۔

بچہ بھی بڑھاپے میں ہوا' بچہ بھی ایک ہی۔ بچہ' بچا بھی ایک (باقی فوت ہو گئے) بچا بھی ایک' تقریر سمجھ آ رہی ہے! (آ رہی ہے)

حضرت علیؓ کے دو جملے بڑے شاندار۔ جب حضرت علیؓ مرحب کے مقابلہ میں نکلے تو مرحب نے کہا کہ بچہ ہے، علیؓ نے کہا کہ ذرا بچ کر جاؤ' اس نے کہا کہ لڑکا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ ذرا لڑ کر دیکھو۔ (سبحان اللہ) کبھی الفاظ نکل جاتے ہیں۔

تو بچوں میں بچہ بچا بھی ایک' دعا کرو اللہ آپ کے بچوں کو بھی گناہوں سے بچائے (آمین) دعا کر رہا ہوں حضت طلحہ شام میں تھے' سنو میرے بیٹو! سنو میری ماؤں! سنو میری بیٹیوں! حضرت طلحہ کو بیوی نے اطلاع بھیجی' جب بچہ بالکل بیمار' کمزور' لاغر ہو گیا' کھانا پینا بند کر دیا' حالات خراب ہوئے' تو بیوی نے اطلاع دی کہ طلحہ جو بچہ بڑھاپے میں ہوا' وہ بچہ سخت بیمار ہے' آپ کا انتظار ہے' تشریف لائیں' جس حالت میں بھی آپ ہیں آئیں' اگر علاج کریں یا کم از کم بچے کو سینے سے تو لگائیں۔

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے' محدث بھی بیٹھے ہیں کہ جب چھوٹا خوبصورت بچہ ماں کی گود میں سے چلا جاتا ہے۔ عزرائیل اس کی روح لے کر جاتا ہے' تو اللہ فرماتے ہیں هل قبضت ثمرة فواد عبدی کیا میرے بندے کا جگر کاٹ کر' سینے کو چیر کر' ماں کی گود برباد کر کے آیا ہے؟ خدا عزرائیل سے کہتا ہے' پھر خدا عزرائیل سے پوچھتا ہے۔ ما قال العبد میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ عزرائیل کہتا ہے حمدک واسترجع اللہ اس بندے نے تیرا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور اس تیرے بندے نے کہا' انا للہ وانا الیہ راجعون میرے محبوب نے جب کسی سے تعزیت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی 'جس نے بچہ دیا اس نے لے لیا' دینے والا بھی وہ اور لینے والا بھی وہی' اولاد دینے والا کون؟ (اللہ) لینے والا کون؟ (اللہ) ھو یحی ویمیت زندگی موت کا مالک کون؟ (اللہ) حضرت طلحہ کو اطلاع ملی کے بیٹا بیمار ہے' توجہ کیجئے بات مختصر کروں۔

حضرت طلحہ کو اطلاع ملی تو حیران ہو گئے' پریشان ہو گئے' گردان ہو گئے اور اسی وقت سواری پر بیٹھے نہ کھانا نہ پینا' نہ آرام نہ سکون' تین سو میل اونٹ دوڑا لیا۔

ہم تو دو میل پر جائیں تو تھک جاتے ہیں۔

تین سو میل اونٹ دوڑا کر مغرب کے وقت پہنچے' پتہ چلا کہ حضرت طلحہؓ آگئے ہیں' بیوی کو پتہ چلا بیوی سمجھدار تھی' اس نے کہا کہ تین سو میل سے آیا ہے' بھوک و پیاس' طبیعت اداس' حیران و پریشان' اب آتے ہی اس کو اطلاع دے دوں اور بچہ عصر کے وقت فوت ہو گیا تھا۔ موت کا شکار ہو گیا۔

بیوی نے سوچا کہ نہ رات کو آرام کرے گا نہ روٹی کھائے گا' ساری رات طلحہؓ روتا رہے گا' پریشان ہو گا۔

حضرت طلحہؓ اندر آئے۔ ما بال الولد بچے کا کیا حال ہے' بچے کا کیا حال ہے۔ بیوی نے کہا قد ھدأ نفسہ مولانا ذرا حدیث سنیئے۔ فرمایا اس کے سانس کو آرام آگیا ہے۔ اس کی جان کو آرام آگیا ہے۔ عربی لفظ ہے۔

آپ سو جاؤ' اس کو ایسا آرام آیا ہے کہ چپ ہو گیا ہے۔ وہ جو حرکت تھی' وہ جو بے تابی تھی ٹھیک ہو گیا۔ فرمایا ایسا سویا ہے کہ اب جاگے کا بھی نہیں۔ میں اس بیوی کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں' میں اس کی جوتی کے ذروں کو آنکھوں کا سرمہ بناؤں' یہ نہیں کہ چمٹ گئی' ہائے۔

مرنے کے بعد تم کہتے ہو کہ میرا بیٹا نمازی تھا جبکہ وہ نہیں تھا۔ کہتے ہو میرا بیٹا سخی تھا جبکہ اس نے کسی کو کبھی چائے کی پیالی تک نہیں پلائی تھی۔ فرشتے اس کو اس وجہ سے عذاب دیتے ہیں۔ مرنے کے بعد ایسی بے جا تعریف نہ کیا کرو۔

اور ایک ایسا آدمی ہے جس نے زندگی بھر نماز نہیں پڑھی اس کو کہہ دیتے ہو کہ بڑا بہادر تھا' بڑا نمازی تھا اس نے زندگی بھر کبھی مسجد کا منہ نہیں دیکھا۔ جب تم میت کے بارے میں جھوٹ کہتے ہو' تو خدا میت کو عذاب دیتا ہے۔ اللہ

ہمیں بچائے (آمین)

طلحہ کی بیوی نے کہا۔ قد ھدأ نفسہ 'اس کی جان کو آرام آگیا ہے۔ پوچھا کہاں ہے۔ کہنے لگی وہ سو رہا ہے' اس نے سمجھا کہ کہتی ہے کہ شاید نیند آگئی ہے۔ غسل کیا بیوی نے کھانا پکایا' خاوند نے کھایا' دونوں میاں بیوی سو گئے' باتوں باتوں میں بیوی نے پوچھا طلحہ! جی میری پیاری بیوی' کہنے لگی ایک مسئلہ پوچھتی ہوں' آپ نبیؐ کے صحابی ہیں' بولو بتاؤ گے؟ کیوں نہیں' کہنے لگی میرے پاس بڑے عرصے کی ایک امانت تھی۔ اس نے دو سال سے ایک بہترین امانت مجھے دی' کل اس کا آرڈر آیا کہ میری امانت واپس کرو۔ میں نے کل عصر کو اس کی امانت اپنے مالک کے حوالے کر دی' طلحہؓ نے کہا کہ تم نے اچھا کیا۔ بیوی نے کہا میں نے مالک کی امانت اس کے حوالے کر دی ہے۔ طلحہ نے کہا بارک اللہ اللہ تجھے سلامت رکھے' تم نے امانت میں خیانت تو نہیں کی۔ کہنے لگی۔ نہیں' نہیں جیسے دی ویسے ہی واپس کر دی ہے' مسکرا کر کہا۔ طلحہ حیران ہوئے۔ ان کو خیال نہ آیا کہ کیا کہہ رہی ہے۔ صبح کو جب طلحہؓ نماز پڑھ کر آئے تو بیوی نے نہلا کر کفن دے کر بچے کو سامنے کر دیا' فرمایا طلحہؓ نہ چیخنا نہ چلانا' نہ ماتم' نہ رونا' رات آپ نے کہا کہ امانت مالک کو واپس کرنا اچھا ہے' یہ بچہ امانت تھا' مالک خدا تھا میں نے مسکرا کر خدا کو واپس کر دی ہے۔ طلحہ کہنے لگے اجازت دیجئے میں بچے کو ساتھ لے جاتا ہوں اور یہ سارا معاملہ حضور ﷺ کو بتاتا ہوں کہ آپ کی خادمہ نے' آپ کی صحابیہ نے یہ کارنامہ کیا ہے' ابھی طلحہ جا رہے تھے کہ جبرئیل پہلے اتر آیا' اس نے آکر کہا محبوب! طلحہؓ اپنی بیوی کا کارنامہ لے کر آرہا ہے' میں خدا خوش ہو رہا ہوں تو بھی خوش ہو جانا۔ اس کی بیوی نے جو الفاظ کہے ہیں' خدا کا عرش بھی ان کی وجہ سے رحمت سے معمور ہو گیا ہے۔

## قدرت، معجزہ اور کرامت

یہ علم غیب نہیں، یہ اطلاع ہے۔ میں ایک جملہ کہدوں لوگ معجزے کو قدرت مان بیٹھتے ہیں۔ کرامت کو قدرت مان بیٹھتے ہیں، عزیزو! کرامت اور چیز ہے معجزہ اور چیز ہے۔ قدرت اور چیز ہے۔ معجزہ اور کرامت قدرت کے محتاج ہیں، قدرت کسی کی محتاج نہیں۔ (سبحان اللہ)

لوگوں کا علم تھوڑا، ان کو کہو ابھی جا کر پڑھیں، میں ان کا بھائی ہوں، آپ کا بھی بھائی ہوں۔ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔

حضورؐ نے فرمایا بارك الله فيما فعلتما في الليل رات جو تمہاری گفتگو ہوئی، تیری بیوی نے جو صبر کا پارٹ ادا کیا خدا اس میں برکت دے۔ خدا بھی راضی، مصطفیٰ بھی راضی۔

فرمایا جاؤ طلحہ، خدا تمہیں ایک بیٹی دے گا، اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اولاد دینا میرا کام ہے، اس مائی کو مبارکباد دو اس کے ایک بیٹی ہو گی، بیٹی بڑی ہو گی اس کی شادی کریں گے، اس کے سات بچے پیدا ہوں گے، ساتوں مجاہد اور حافظ الحدیث ہوں گے اور ساتوں کے ساتوں میدان میں شہید ہوں گے، یہ شہیدوں کے ماں باپ بنیں گے، خدا ان بچوں کو جنت کے ٹکٹ عطا کرے گا۔ اس صبر کی وجہ سے خدا نے تمہارے گھر کو آباد کر دیا ہے۔ کہدو (سبحان اللہ)

میں اپنی ماؤں بہنوں سے کہوں گا کہ بین کرنے سے بچیں۔

## ہیر اور رانجھا

ایک عورت ہے جس کا نام ہے بی بی ام سلیم، آج تو نام پوچھو تو لیلیٰ، مجنوں، ہیر، رانجھا، سسی، پنوں، سیف الملوک، بڑی سلوک، صاحبہ، مرزا، مجھے تو یاد ہی نہیں اور بھی بہت سارے نام ہیں۔

کہتے ہیں کہ ہیر بڑی ولیہ تھی، رانجھا نبی کی مٹھیاں بھرتا تھا، نبی کو جبرئیل نہ

ملا' رانجھا ملا؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ' دعا کرو اللہ کسی کو رانجھا نہ بنائے' رانجھا بڑا عاشق تھا ہیر پر بانسری بجاتا تھا' یہ بانسری بجانا نبی کی سنت ہے؟ (نہیں) ہیر پر عاشق تھا اور باہر کھڑا رہتا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہیر ہو آپ کی لڑکی' رانجھا میں بن جاتا ہوں' اور باہر بانسری بجاؤں' آپ کہیں کہ مولانا یہاں کیوں آئے؟ میں کہوں آج رانجھا بن کر آیا ہوں ذرا ہیر کو باہر بھیج دو۔ پھر دیکھیں آپ مجھے چھوڑتے ہیں یا تھانے لے جاتے ہیں' یہ کسی کی سیالاں کی ہیر ہے' آپ نے رانجھے کو ولی بنا دیا' ہیر کو معشوقہ بنا دیا۔

جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہیر اتنی ولیہ تھی کہ آج بھی جھنگ میں جا کر دیکھو کہ اس کی قبر اوپر سے خالی ہے چھت نہیں ہے' بارش ہوتی ہے تو بارش کے قطرے نہیں گرتے' یہ ہیر ہے' میں کہتا ہوں جو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر رانجھے کے پیچھے نکل جائے اس کتی پر رحمت کیسے برسے۔ (بے شک)

## غیر محرم کو دیکھنے کی سزا

میں نبی کی شریعت سے پوچھتا ہوں کہ میں کسی کی بیٹی کو ہیر بنا کر دیکھ لوں' تو نبی کا فرمان ملتا ہے۔ لعن اللہ الناظر والمنظور' جو کسی عورت کو شہوت سے دیکھے اور جو عورت اپنا چہرہ دکھائے ان دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔

نبی ؐ نے فرمایا جو آنکھ غیر عورت کو شہوت سے دیکھتی ہے اس میں جہنم کی سلاخ ڈالی جائے گی۔

نبی نے فرمایا کہ یہ قیامت کے دن اندھا ہو گا' محمد ؐ اور خدا کے دیدار سے یہ محروم ہو جائے گا' میری تقریر سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے) اللہ کسی کو ہیر نہ بنائے۔ (آمین) کسی کو رانجھا نہ بنائے (آمین)

## اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دینا بھی صدقہ

یا اللہ میرے پورے ملک کے ہر مرد کو اپنی عورت کے ساتھ محبت عطا کر'

اپنی بیوی کے ساتھ' نبیؐ نے فرمایا کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینا بھی ثواب ہے'
بیوی کو مسکرا کر دکھنا یہ بھی صدقہ ہے۔ (سبحان اللہ)

## حضور ﷺ کی حضرت عائشہ سے محبت

میری اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جہاں منہ لگا کر میں پانی پیتی تھی محمد ﷺ وہاں ہی لب رکھتے تھے۔

بی بی کہتی ہیں کہ جہاں سے میں روٹی اٹھاتی حضور ﷺ وہاں سے کھاتے۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں سامنے سوئی رہتی تھی محمد ﷺ نماز پڑھتے' مجھے نہ جگاتے کہ کہیں میری عائشہ بے آرام نہ ہو جائے' (سبحان اللہ) برے عشق سے اللہ بچائے (آمین)۔ اپنی بیوی کے ساتھ عشق صدقہ ہے۔

## بی بی خنساء کا جذبہ ایمانی

دو باتیں اپنی بہنوں کو سنا دوں' بی بی خنساء نے چار بیٹوں کو میدان میں بھیجا' چاروں شہید ہو گئے' میری طرف دیکھو' سنو میری ماؤں' بہنو! محمد ﷺ کی کلمہ خوان بی بیو! اس بوڑھی خنساء کو اطلاع ملی' جس کا خاوند بھی شہید تھا' اطلاع ملی کہ چاروں بیٹے میدان میں شہید ہو گئے ہیں' لڑکے جب لڑتے تو یہی کہتے تھے کہ خیال کرنا اماں کے دودھ کی لاج رکھنا' جب کفر پر حملہ کرتے تو یہی کہتے خیال کرنا کہیں اماں کی دعا کو رد نہ کر دینا' اماں اور خدا کے سامنے سرخ رو ہو کر جانا چاروں شہید ہو گئے۔

بی بی خنساء لاشوں پر گئی' لوگ دیکھنے لگے کہ خنساء' ماتم کرے گی کپڑے پھاڑے گی' بچوں کو دیکھ کر واویلا کرے گی' سنو! چاروں بیٹوں کو دیکھ کر کہا لوگو! تماشا دیکھنے آئے ہو؟ مجھے مبارک دو میں شہید بیٹوں کی ماں ہوں' مجھے ناز ہے' یہ تو میرے چار بیٹے ہیں اگر خدا مجھے چار اور دیتا تو اسی کے نام پر محمد ﷺ کی

غلامی میں قربان کر دیتی۔ (سبحان اللہ) یہ ہے اسلام۔

## بی بی اسماءؓ کا صبر

بی بی اسماءؓ جس کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو ظالم حجاج نے دمشق کے چوک میں پھانسی کے تختے پر لٹکایا اور کہا کہ لاش لٹکی رہے جب تک اسماءؓ نہ آئے' اسی سال بی بی اسماء ابوبکرؓ کی بیٹی کو اطلاع ملی کہ اسماء تیرا بیٹا چوک میں پھانسی کے تختے پر لٹکا ہوا ہے' لوگ دیکھنے آئے کہ اسماء کا رد عمل کیا ہے' ماں بیٹے کی لاش کو لٹکا ہوا دیکھ کر کہتی ہے' الحمدللہ

ماتم کرنے والو! کپڑے پھاڑنے والو سنو! الحمدللہ کہا' فرمایا لوگو مجھے مبارک دو میں نے جو گود میں دودھ پلاتے وقت لوری دی تھی' آج میری وہ دعا قبول ہو چکی ہے۔ خون بہہ رہا تھا' چہرہ رنگین تھا' اسماء نے کہا واہ عبداللہ آج تو اماں اور اللہ کے سامنے سرخ رو نظر آ رہا ہے۔ (سبحان اللہ) یہ ماں ہے۔ میری ماؤں یہ سبق نوٹ کرو۔ اسماءؓ نے ایک جملہ اور کہا' فرمایا لوگو! تم تماشا دیکھنے آئے' میرا بیٹا عبداللہ تختہ دار پر نہیں کھڑا' یہ کتنا عظیم خطیب ہے کہ محمد ﷺ کے دین کا خطبہ دے رہا ہے (سبحان اللہ)

مجھے مبارک دو میں شہید بہادر بیٹے کی ماں ہوں۔ (سبحان اللہ)

اور بیٹا سرخ رو ہو کر جاؤ' انشاء اللہ میں آپ کو مصطفیٰؐ کے سامنے پیش کروں گی کہ میں نے اپنا بیٹا بھی محمد ﷺ تیرے دین پر قربان کر دیا ہے' صحابہ کہتے ہیں کہ ہمارے آنسو نکل گئے' اسماء کے آنسو بھی نہیں نکلے' یہ ہے اسلام۔

دعا کرو اللہ میری ماؤں بہنوں کو دین کی خادمہ بنائے (آمین)

## نمازی عورت جنت میں

المراۃ اذا صلت خمسھا' جو میری ماں' بہن' میری بیٹی' کوئی عورت' اندھی ہے' کانی ہے' لوہارن ہے' غریب سے غریب ہے جو پانچ وقت نماز

ادا کرے۔ دعا کرو خدا ہمارے گھر میں نماز عطا فرمائے (آمین)

اگر مرد نمازی ہے عورت بے نماز تو مرد جنت میں عورت جہنم میں' اگر بیوی نمازی ہے مرد بے نماز تو بیوی جنت میں مرد جہنم میں' یہ جوڑی جدا ہو جائے گی۔

میری بہنوں تمہاری آواز پر پابندی ہے' تمہارے بالوں پر پابندی ہے' میری بہنوں تم اذان نہیں دے سکتیں' میری بہنوں تم حج پر اکیلی نہیں جا سکتی' میری بہنوں تم خوشبو لگا کر باہر نہیں نکل سکتیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے ابا رحمتہ اللعالمین نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگا کر بازار جاتی ہے اس کے ہر قدم پر خدا کی لعنت برستی ہے جو عورت عطر لگا کر باہر نکلتی ہے۔

اما امراۃ خرجت صوتھا جس عورت نے گھر میں کہا' او بیٹے یا گالی دی یا جھگڑا کیا' اور اس کی آواز گھر سے سڑک پر یا محلے تک نکل گئی تو اس گھر سے رحمت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ دین ہے۔

جو عورت پانچ نمازیں پڑھے۔ اطاعت بعلھا خاوند کی تابعداری کرے' صامت شھرھا ماہ رمضان کے روزے رکھے' احسنت فرجھا جان دے دے اپنی عزت بچا لے۔ اب ذرا حدیث کا ترجمہ سنئے۔ فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت محبوب تیرے فرمان پر قربان' پیغمبر تیری زبان پر قربان' دلبر تیرے بیان پر قربان' اتنا والدین اپنی اولاد کو نہیں سکھا رہے جتنا نبوت نے امت کو سمجھا دیا ہے (سبحان اللہ)

جو عورت پانچ نمازیں پڑھے وہ کامیاب ہے۔ آج گھر جا کر نماز کی نیت تو پوچھو وہ بھی نہیں آتی یہ تو پتہ ہے کہ سونے کا بھاؤ یہ ہے۔ موتیوں کا بھاؤ یہ ہے' فلاں چیز کا بھاؤ یہ ہے' یہ پتہ ہے کہ کنگن ایسے ملتے ہیں' انگوٹھی ایسے ملتی ہے' نماز کا پوچھو تو "پڑھ لیں گے" جو عورت پانچ وقت نماز پڑھے خاوند کی تابعداری بھی شریعت کی حدود میں کرے۔

## کن امور میں خاوند کی اطاعت نہیں

اگر خاوند کہے کہ پردہ نہ کر' خاوند کہے فلاں کے پاس چلی جا' خاوند کہے کہ ناچ کر' خاوند کہے کہ قبروں پر جا کر سجدہ کر' میں نے آقا سے پوچھا کہ میری بیوی قبرستان جانے کے لئے تیار ہے۔ نبی ؐ نے فرمایا لعن اللّٰہ زوارات القبور جو عورت گھر سے نکل کر قبرستان جاتی ہے' سجدہ اور زیارت کے لئے اس عورت پر خدا کی لعنت ہے' نبوت اس کو قبرستان جانے سے روک رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

اگر خاوند عورت کو کہے کہ باریک کپڑے پہن' لیڈی فیشن کر' سرخی لگا' پوڈر لگا' جس طرح آج بے غیرت بن جاتے ہیں' میں کہتا ہوں الغیرۃ من الایمان نبوت کا فرمان' سنو میرے مسلمان الغیرۃ من الایمان' لایدخل الجنۃ الدیوث بے غیرت کو جنت کی خوشبو بھی نہیں آئے گی۔

فرمایا انا اغیر ولد آدم واللّٰہ اغیر منی میں ساری کائنات سے غیرت مند ہوں میرا اللہ محمد سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو غیرت عطا کرے (آمین)

### دور نبوت کا ایک عجیب واقعہ

موت برحق ہے' ماں باپ کا بڑا حق ہے' ایک واقعہ جو آج تک میں نے نہیں سنایا' آج سے پندرہ سال قبل ایک تقریر کی تھی آج وہ بھی یاد آگئی وہ سن لو' اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہمت بخشے۔ (آمین)

حضور ﷺ کا دور ہے قابل غور ہے' ایک بیٹا اپنے باپ کی خدمت میں آتا ہے' کہتا ہے کہ ابا جان' یہ کچھ گندم ہے' کچھ فروٹ' یہ کچھ اجناس ہیں' یہ کچھ چیزیں ہیں' یہ محفوظ رکھو' میں تجارت پر جا رہا ہوں یہ میری امانت رکھو'

آپ اپنا کما کر کھانا' میری امانت کو خرچ نہ کرنا' میں دو سال تک آجاؤں گا' آپ سے امانت لے لوں گا۔ باپ بیمار ہو گیا آمدنی ختم ہو گئی' کچھ پریشان ہو گیا' بیٹے کی جو اجناس تھیں اس کو کھانا شروع کر دیا۔ دو سال بھی گزر گئے' مال بھی ختم ہو گیا' بیٹا واپس آیا' آتے ہی بیٹے نے باپ سے کہا کہ ابا جان میں نے گندم کی بوری دی تھی۔ چاول دیئے تھے' کھجوریں دی تھیں' سامان رکھا تھا وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا بیٹا اب تک تو میں نے تیری پرورش کی' اب میں بیمار ہو گیا' کمائی کرنے کے قابل نہیں رہا' کچھ حالات ایسے ہوئے میں نے تیری اجناس کھالی ہیں' بیٹا باپ سے جھگڑ پڑا' بگڑ گیا کہ تو نے میرے مال کو کیوں ضائع کیا' مجھے دو۔ باپ نے کہا جلدی نہ کرو' نبوت کا دربار کھلا ہے دعا کرو ہمارا ہر فیصلہ مصطفیٰ ﷺ کے حکم کے مطابق ہو۔ (آمین) ہم تو غلط فیصلے کرتے ہیں' حضور ﷺ نے ہر فیصلہ فرما دیا۔ (بے شک) فاروقؓ کہتے ہیں کہ جو مصطفیٰ ﷺ کے فیصلے کا انکار کرے اس کے لئے میری تلوار حاضر ہے اور تلوار کا وار کر کے اس منافق کو جہنم واصل بھی کیا' جس نے مصطفیٰؐ کے فیصلے کا انکار کیا تھا' یہ فاروق کی عادت تھی۔ اللہ ہمیں ہر جھگڑے میں آقا کے فیصلے کو سینے سے لگانے کی توفیق بخشے (آمین) باپ نے کہا نہیں جھگڑو نہیں۔ تم تو تیز ہو گئے ہو۔ میرے احسان بھی بھول گئے ہو۔

## ساری زندگی ماں باپ کی خدمت کرو تو بدلہ نہیں دے سکتے

مجھے ایک حدیث یاد آگئی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تمہیں بچپن میں اسہال تھے' تم بیمار تھے' بار بار اسہال آرہے تھے' قے آرہی تھی' کپڑے خراب ہو رہے تھے۔ نڈھال تھے۔ اماں کبھی تمہارا خراب کرتا' کبھی خراب چادر' کبھی خراب بستر' کبھی خراب کپڑے بدل رہی تھی' میلے کچیلے کو سینے سے لگا کر چوم رہی تھی اور آپ کے اسہال کو دھو رہی تھی۔

آقا نے فرمایا! پاگل اگر زندگی بھر اماں کے اس احسان کا بدلہ دینا چاہے تو

ساری زندگی ماں کی خدمت کر کے بھی اس احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔

آج کہتے ہیں کتی بھونک نہ' بوڑھی مرتی نہیں' یہ ماں سے سلوک ہو رہا ہے۔

حضور فرماتے ہیں اطاع الرجل امراتہ وعق امہ اس امت کے بدبخت پر ایک وقت آئے گا کہ بیوی کو خوش کرے گا' ماں کے منہ پر جوتے مارے گا۔

## ماں باپ والو! ماں باپ کی خدمت کرو

سن لو ماں باپ والو! اب بوڑھا کھانسی کرتا ہے' ساری رات نیند خراب کرتا ہے' بلغم ڈالتا ہے مرتا ہی نہیں۔ باپ کہتا ہے بیٹا پانی تو پلاؤ' بیٹا چارپائی سائے پر رکھو۔ ایک شخص نے عجیب بات کہی مولانا عبدالکریم لکھو۔ ایک باپ دس بیٹوں کی خدمت کر سکتا ہے دس بیٹے ایک باپ کی خدمت نہیں کر سکتے۔ (بے شک)

دعا کرو اللہ ہمیں ماں باپ کی قدر دانی نصیب فرمائے (آمین)

## میرے ماں باپ مجھ سے راضی تھے

الحمدللہ مجھ سے میرا والد خوش گیا' میری اماں کا جنازہ میرے گھر سے نکلا' میں اس وقت سمندری تھا سمندری تقریر کر کے اترا تو وہیں کال آگئی کہ دین پوری! تو یتیم ہو گیا ہے' تیری دعا کرنے والی ماں چلی گئی' وہیں سے کار دوڑائی۔ حضرت درخواستی جنازے کے لئے ہاتھ اٹھا رہے تھے کہ میں پہلی صف میں پہنچ چکا تھا۔ ساری رات سویا نہیں۔ زخم تھا خون بہہ رہا تھا۔ یہ اپنی تعریف نہیں کر رہا بتا رہا ہوں کہ ہم نے اپنی اماں کے قدموں میں جنت دیکھی ہے۔

جب میں گھر جاتا تھا تو ماں پوچھتی تھی کہ بیٹا کیا حال ہے۔ میں گھر سے جانے لگتا تو کہتی کہ نہ جاؤ بیٹا گھر میں رہو۔ اللہ یہیں رزق دے گا۔ یہیں رہو۔

بیٹا! میں خوش ہوتی ہوں جب تو گھر میں ہوتا ہے۔

اب مولانا عبدالکریم سے کون پوچھے گا کہ کہاں جا رہے ہو' اب کون پوچھے گا کہ بیٹا کب آؤ گے' عبدالکریم تو یتیم ہو گیا۔ تیرے لئے دعائیں کرنے والا باپ چلا گیا ہے۔ اللہ اس کی قبر پر رحمت برسائے (آمین)

دل کانپ رہا ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے' اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

## اللہ کے بعد ماں باپ کا حق

وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اللہ نے اپنے حقوق و عبادت کے بعد ماں باپ کا حق بتایا ہے کہ میرے حقوق کے بعد ماں باپ کا حق ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جس سے ماں باپ راضی ہیں اس سے خدا بھی راضی ہے۔ جس سے ماں باپ ناراض ہیں اس سے اللہ بھی ناراض ہے۔

حدیث سن لو! سخط اللّٰه فى سخط الوالدين- رضى اللّٰه فى رضى الوالدين- طاعة اللّٰه فى طاعة الوالدين-

جو ماں باپ کا تابعدار ہے' خدا کا تابعدار ہے۔ جو ماں باپ کا غدار ہے اللہ رسول کا غدار ہے سن رہے ہو؟

وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ اگر ماں باپ کہیں شرک کر' قبروں کو سجدہ کر' نعرہ حیدری لگا' ماتم کر' صحابہ پر تبرا کر' فَلَا تُطِعْهُمَا پھر ماں باپ کو چھوڑ دے اللہ و رسول کو نہ چھوڑنا۔

## ایمان تازہ کرنے والا ماں کی قدر کا واقعہ

مولانا عبیداللہ سندھی جن سے میں نے گلستان پڑھی ان کا نام بوٹا سنگھ تھا۔

سکھ تھے' گوجرانوالہ کے علاقے کے تھے۔ مسلمان ہوئے' پھر چونڈی' پھر دین پور آئے' اپنی بیٹی کی شادی کی' حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے عقد میں دی اور ماں آتی مجلس میں بیٹھے ہوتے' فاضل دیو بند تھے' علامہ تھے' ماں آکر سر سے ٹوپی اتارتی اور جوتا اتار کر مارتی' اور کہتی بوٹا سنگھ' بوٹا سنگھ' مسلا ہو گیا مسلا ہو گیا جوتا ماں کے ہاتھ سے گر جاتا' عبید اللہ جوتا اٹھا کر ماں کے ہاتھ میں دے دیتا' لوگ کانپ جاتے کہتے حضرت یہ عورت کون ہے؟ فرماتے یہ وہی ہے جس کے قدموں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت بتائی ہے' اس کو کچھ نہ کہو۔ بوٹیا' بوٹیا' پھر مولانا کو پکڑتی' گھسیٹتی' مولانا فرماتے اگر میں اس کو کچھ کہوں تو پھر مجھے جہنم کے جوتے لگیں گے' فرماتے سکھ مذہب والی ہے' کچھ ہے بھائی میں اف نہیں کروں گا مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے بتایا ہے کہ ماں کی قدر بڑی ہے (سبحان اللہ) سکھنی کے جوتے کھاتے اور پھر صبر کرتے۔

درود شریف پڑھیں' عبدالشکور کو کہنے کی ضرورت نہ پڑے' جتنا مجمع موجود ہو' رحمت مقصود ہو' زبان ہو' پیغمبر پر درود ہو' (سبحان اللہ)

میں تو دین پور کی مٹی ہوں جہاں تین ہزار دفعہ روزانہ صبح کی نماز کے بعد مصطفیٰ پر درود کی ڈاک پہنچتی ہے۔

ہم درود گاتے نہیں' ہمیں درود گانا نہیں آتا' درود پڑھ کر ثواب کمانا آتا ہے (انشاء اللہ) کچھ لوگ صبح صبح درود گاتے ہیں' ہم گانے والے نہیں درود سنانے والے ہیں' (انشاء اللہ)

میں کھل کر بات کرتا ہوں۔

## دور نبوت کا عجیب واقعہ

(پچھلے واقعہ کی طرف اشارہ) باپ نے بیٹے کی اجناس خرچ کر دیں۔ یاد ہے؟ آپ تو بیٹھے ہیں' بے ہوش' کچھ خاموش یا ہے کچھ جوش؟ جاگ رہے ہو یا

بھاگ رہے ہو' غاپوری نہ رہے نیت بری۔ غاپوری بات ہو پوری (انشاء اللہ)
اب بیٹا حضور ﷺ کے دربار میں گیا اور باپ نے دیکھا کہ بیٹا دربار نبوت میں جا رہا ہے' آقا مسجد نبوی میں ہیں' چاند ستاروں میں' راج دلاروں میں' محمد پیاروں میں' تابعداروں میں' جان نثاروں میں' وفاداروں میں' محبوب حب داروں میں' نبی اپنے پیاروں میں' (سبحان اللہ) بیٹا آیا۔ بات مختصر کر رہا ہوں' اس کو خطابت کی انداز میں لے جا رہا ہوں۔

محبوب! کیا بات ہے ذرا پریشان ہو؟ حضرت میں نے ابا کو کچھ گندم وغیرہ دیا تھا - وہ اس نے خرچ کر دیا ہے۔ اب میں آیا ہوں گھر کا خرچ نہیں۔ ابا سے مانگتا ہوں تو ابا کے پاس کچھ بھی نہیں۔

## جو فیصلہ حضورؐ فرمادیں وہ مجھے قبول

ابا کہتا ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھو جو مصطفیٰ فیصلہ کریں جو پیغمبر فیصلہ کرے وہ مجھے منظور ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ بیٹا مصطفیٰ کے پاس گیا' باپ خدا کے پاس گیا' مسجد میں سجدہ کر کے کہا۔ اے رازق! اے خالق! یہ زندگی دی تھی کہ بیٹے کا محتاج بنا دیا ہے۔ رو پڑا۔ آج بیٹا مجھ سے گندم مانگتا ہے' پیسے مانگتا ہے۔ یا اللہ خزانہ تیرے قبضہ میں ہے رازق تو ہے' مولیٰ کوئی ایسا فیصلہ کرا کہ میری دنیا بھی بن جائے اور آخرت بھی بن جائے' باپ سجدہ میں ادھر بیٹا نبوت کے سامنے استغاثہ کر رہا ہے۔

## اللہ کا حکم لے کر جبرئیل آگئے

جبرئیل اترتا ہے۔ کہتا ہے کہ محبوب خیال کرنا یہ بعد میں آپ کے پاس پہنچا ہے بوڑھے باپ کے آنسو پہلے پہنچ چکے ہیں۔ آنسو عرش پر پہنچ گئے۔ عرش والے نے مجھے بھیجا ہے' کہ میرے محبوب کو کہو کہ فیصلہ ایسا کرنا کہ میرے بوڑھے سفید داڑھی والے کی دل شکنی نہ ہو (سبحان اللہ)

جب جبرئیل نے بات کی تو حضور ﷺ کے چہرے پر آثار آئے۔

## حضورؐ وحی الٰہی کے بغیر فیصلہ نہیں فرماتے

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیل ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار
گفتہ اے او گفتہ اے اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى حضورؐ نے فرمایا جاؤ' باپ کو لے آؤ' باپ بوڑھا تھا' آنکھیں کمزور' اسی سال کی عمر' ہڈیوں کا ڈھانچہ' آنکھوں سے آنسو' اوپر کپڑا تر' اور بار بار کہتا یا اللہ۔ حضور کے دربار میں جا رہا ہوں ذلیل نہ کرنا۔ فیصلہ کوئی اچھا ہو جائے۔

میری طرف دیکھنا۔ دور سے آقا نے دیکھا تو کھڑے ہو گئے' فرمایا بوڑھے! رومت' سفارش آچکی ہے۔ او میرے پیارے یار! تیرے آنسو عرش پر پہنچ چکے ہیں۔ تیری سفارش اللہ نے کی ہے۔ بس کر۔ آقا کھڑے ہو گئے' آگے جا کر اس کا ہاتھ پکڑا' اور فرمایا یہ بتا کہ بیٹا تو ادھر آیا تھا' تو کدھر گیا تھا۔

بوڑھے نے کہا کہ میں نے سوچا کہ کملی والا تو شفیق ہے' شاید فیصلہ بیٹے کے حق میں کر دے نبوت کا فیصلہ آخری ہوتا ہے' میں نے کہا کہ چلو یہ دربار اس کا' وہ دربار میرا۔ یعنی اللہ کا دربار میں نے خدا سے کہا کہ بوڑھا تو نے بنایا ہے' ادھر معذور و مجبور' ادھر کر دیا محتاج' میں نے اللہ سے کہا یا اللہ میرے پاس گندم وغیرہ کوئی چیز نہیں' کوئی ایسا فیصلہ کروا کہ اس بوڑھے کی پریشانی ختم ہو جائے۔

یہ جملہ لکھ لو' لکھ لو' لکھ لو' لکھ لو' حضور ﷺ نے اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور بیٹے کو یوں کہا' انت ومالک لابیک کہہ دو سبحان اللہ۔

پیغمبر تیری جوتی پر قربان' محمد تیری جوتی کے ذروں پر دین پوری کا خاندان

قربان' (سبحان اللہ) اب بوڑھے کو روتے دیکھا اوپر سے سفارش آئی' فرمایا۔ او بیٹا! پھر یہ استغاثہ لے کر نہ آنا تیرے آنے پر خدا کا عرش ہل گیا تو محمد ﷺ کے دربار میں پہنچا' وہ اللہ کے دربار میں پہنچا' اور خدا کا حکم آیا۔ انت ومالک لابیک تو تیرا مال اور تیری زندگی تیرے ابا کی ہے اور اب بھی جو کماؤ ابا کو دو' اگر ابا کو نہ دیا تو تیرا مال برباد' تیری عمر برباد' تیری زندگی کا یہی فیصلہ ہے کہ تو بھی باپ کی خدمت کر' مال بھی باپ کے قدموں میں خرچ کر' خدا کا فیصلہ یہی ہے' مصطفیٰ کا فیصلہ یہی ہے' کہدو سبحان اللہ۔

انت ومالک لابیک خدا کی قسم پندرہ سال کے بعد آج یہ حدیث یاد آئی ہے' واللہ۔ باوضو بیٹھا ہوں۔ پندرہ سال تک یہ بات یاد نہیں آئی۔ یہ پتہ نہیں کس کی مہربانی ہے کہ یہ بات یاد آگئی۔ سب کہدو انت ومالک لابیک بیٹا! اب اگر باپ سے مطالبہ کیا تو محمد تیری شفاعت نہیں کرے گا' جاؤ! تو اور تیری زندگی تیرے باپ کے لئے ہے۔ جو کماؤ اسی کے قدموں میں رکھو' خدمت اسی کی کرو۔ باپ راضی تو خدا راضی' باپ راضی مصطفیٰ راضی' جس سے باپ ناراض اس سے محمد ﷺ اور خدا ناراض ہیں یہ ہے اسلام۔

دعا کرو اللہ ان کے والد کی مغفرت کرے۔ ہماری بہنوں کو بھی خدا صبر دے۔ چند موتی میں نے دے دیئے ہیں۔

## خیرپور ٹامیوالی میں سید شہید

خیرپور ٹامیوالی میں ایک سید کو رافضیوں نے دن دہاڑے ہتھوڑے مار مار کر' پاوے مار مار کر' تلواریں مار مار کر شہید کر دیا ہے' کل بھی کربلا میں سید شہید ہوا آج بھی سید کو شہید کر دیا ہے۔ غنڈوں نے مسجد کے اندر ایک عالم دین' حافظ' حاجی' سید کو شہید کر دیا۔ اکتالیس اور آدمی زخمی کر دیئے ہیں۔ اب

حکومت ان کی فیور میں ہے' نبوت ہماری فیور میں ہے (سبحان اللہ) شیعوں کو طاقت پے ناز ہے ہمیں محمد ﷺ کی نبوت پے ناز ہے۔

## تم قانون سے فیصلہ کرو ورنہ ہم خون سے فیصلہ کریں گے

حکومت بدل جائے گی نبوت نہیں بدلے گی (بے شک) میں حکومت کو اتنا کہتا ہوں کہ قانون سے فیصلہ کرو ورنہ ہم خون سے فیصلہ کریں گے' بدلہ لے لیں گے۔ (انشاء اللہ) بازوؤں میں قوت ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ دین پوری ہے بلوچ' خود ذرا سوچ۔

ڈپٹی کمشنر' کمشنر صاحب' آپ حکومت کے وفادار ہیں ہم نبوت کے وفادار ہیں تمہیں طاقت پے ناز ہے ہمیں محمد کی صداقت پے ناز ہے۔

اگر یہ ہمارا ہائی کورٹ نہیں سنتا تو وہ تو سنتا ہے۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ' وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ' خدا مظلوموں کے ساتھ ہے' اور ظالم پر لعنت۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتفاق دے (آمین) مولانا عبدالکریم نے بہت مہربانی کی ہے۔ نانے نے جو امانت دی ہے مولانا اس کو سنبھال رہے ہیں۔

(نوٹ: مولانا عبدالکریم ندیم صاحب کے نانا مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہت بڑے عالم دین تھے' دین پور شریف قبرستان میں مدفون ہیں رحمتہ اللہ رحمتہ واسعہ)

## مولانا عبدالکریم ندیم بہترین خطیب

بڑی خوشی ہے کہ اس کونے میں ایک بہترین خطیب' ادیب' عجیب تیار ہوا ہے' پورے ملک میں ان کی آواز ماشاء اللہ گونج رہی ہے' اللہ ان کے علم و عمل میں برکت دے (آمین) اور اس کے خاندان میں یہ ستارہ چمکتا رہے۔ (آمین)

ماشاء اللہ یہ مرکز مولانا غلام مصطفیٰؒ نے جماعت کو دیا۔ یہ مسجد انہوں نے

دی' یہ مدرسہ انہوں نے بنایا' اسی طرح تعلیم و تبلیغ چل رہی ہے' دین تعلیم و تبلیغ سے چلا ہے۔ تبلیغ کی تو ایک لاکھ چوبیس ہزار آئے' محمد تعلیم کے لئے بیٹھے تو پوری مسجد قرآن کا مرکز بن گئی (سبحان اللہ)

جو میں نے تقریر کی ہے اس پر آپ ناراض ہیں یا راضی؟ (راضی ہیں)۔ اگر ناراض ہو گے تو کیا کرو گے۔ دعا کرو اللہ ہدایت بخشے (آمین) خدا سب کا خاتمہ بالخیر کرے (آمین) آپ نے جتنی خیرات کی ہے خدا اس کا ثواب ان کے والد مرحوم کی روح کو پہنچائے (آمین) قبر کو جنت کا باغ بنائے (آمین) والدہ زندہ ہے۔ اس کو یہ انتظار ختم ہو گئی کہ میرا شوہر آئے گا۔

اب ایک گھر ایسا بن گیا جہاں بیوہ رہتی ہے' بیوہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے گھر کو سنبھالنے والا نہ ہو۔ جس کے چہرہ پر مسکراہٹ نہ رہے۔ وہ کس کے سامنے سنگھار کرے' وہ کس پر ناز کرے' اس کی گردن جھکی تو اٹھ نہ سکی' آنسو نکلے تو کوئی پوچھنے والا نہ آئے' اس کو بیوہ کہتے ہیں۔

مولانا چلے گئے' ان کے والد چلے گئے اور ہمارے بھائی چلے گئے اللہ ان میری بہنوں کی عزت کی حفاظت کرے (آمین) خدا ان کی اولاد کو نیک کرے۔ آپ حضرات دین سننے آئے۔ ہم نے دین سنایا اور انشاء اللہ دین سنائیں گے' لڑائیں گے نہیں اتفاق سے رہو' آپ کو کوئی اجازت نہیں کہ کسی جگہ کو آگ لگاؤ یا کسی کو قتل کرو۔ یہ فیصلہ ابھی ہو گا۔ دیکھیں گے جب تنگ آمد بجنگ آمد۔ جب ہر طرف سے ہمارے حقوق پامال ہوئے' تو اپنے حقوق کے لئے ہم خود نکلیں گے۔ خدا ہماری ہر دلی تمنا پوری فرمائے' ان کی خیرات کا چاول چاول آپ کے آنے کا قدم قدم مقررین کا لفظ لفظ خدا منظور کرے' برائی سے دور کرے' گناہوں سے نافور کرے رحمت سے بھرپور کرے' دین سے مامور کرے' دعا عبدالشکور کرے' قبول رب غفور کرے (آمین)

اقول قولی ھذا واستغفر اللّٰہ العظیم

# فکر آخرت

بمقام: جامع مسجد کوثر، کیماڑی کراچی

۱۲-اپریل ۱۹۸۵

بشکریہ

حضرت صاحبزادہ مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ

# فکر آخرت

الحمدللّٰہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الرسل واکرم الرسل واجمل الرسل لا نبی بعدہ ولارسول بعدہ افضل الانبیاء والمرسلین صاحب التاج والمعراج الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل والتوراۃ ناسخ الملل والادیان قامع المشرکین بالسیف والسنان صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ وسلم تسلیماً کثیرًا کثیرا۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ○ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ کَلَّا لَوْتَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ○

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکثر واذکر ھاذم اللذات قیل وما ھاذم اللذات قال الموت

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم زوروا القبور فانھا تذکر الموت

وعن عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالٰی عنہ‘ عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال الا لاتزول قدما ابن آدم یوم القیامة حتی یسئل عن خمس عن عمره فیما افناه‘ وعن شبابه فیما ابلاه‘ وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه وما ذا عمل فیما علم۔ او کما قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ (رواہ الترمذی)

وعن ابی ذر رضی اللّٰه تعالٰی عنہ‘ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون واللّٰه لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا ولا تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولا تدفنوا امواتکم فی مقابرکم ولخرجتم الی الصعدات تجأرون الی اللّٰه۔ قال ابو ذر یالیتنی کنت شجرة تعضد

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم القبر اما روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اهله

وقال علی المرتضٰی اذا مر بالقبور یا اهل القبور اموالکم قسمت ودیارکم سکنت ونسائکم زوجت واولادکم حرمت۔

صدق اللّٰه مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم۔ ونحن علی ذٰلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد للّٰه رب العالمین

پیام مرگ سے اے دل تیرا کیوں دم نکلتا ہے
مسافر روز جاتے ہیں یہ راستہ یوں ہی چلتا ہے
ابد سے زندگی پر غافلوں کا فخر کرنا ہے
یہ جینا بھی کوئی جینا ہے کہ جس کے ساتھ مرنا ہے
نہ پوچھو میری انتہا موت ہے
وہ مجرم ہوں کہ جس کی سزا موت ہے
کشمکش ہوتی رہی دن رات مرگ و زیست میں
انتہا میں موت جیتی اور ہاری زندگی
زندگی ہے کشمکش موت ہے کامل سکوت
شہر میں ہے شور و غوغا مقبرہ خاموش ہے
نہ آیا جو کہ باقی رہا' نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا
نمی ترسی ازاں روزے کہ درگورت فرو آرند
عزیزاں جملہ باز آیند تو تنہا درلحد مانی

یامن بدیناہ اشتغل: قد غرہ طول الامل
اولم یزل فی غفلۃ: حتی دنی منہ الاجل
والموت یاتی بغتۃ: والقبر صندوق العمل
اصبر علی اھوالھا: لا موت الا بالاجل

درود شریف پڑھیں----

حاضرین محترم' سامعین مکرم' بزرگو' نوجوانو' دین کے مستانوں' اسلام کے پروانو' قرآن کے دیوانو' مصطفیٰ کے مستانوں' توحید کے فرزانو' جمعہ کے لئے آپ حضرات کے حکم پر حاضری دی ہے۔

## تمہید

کچھ احباب کا منشاء اور ارادہ ہے کہ آج میں فکر آخرت' ذکر قیامت' عذاب قبر' قیامت کے حساب' یوم البعث' قیامت کے متعلق آپ کو سمجھاؤں۔ چونکہ ہم دنیا میں اتنے محو' غافل' اتنے دنیا میں شاغل' اتنے کاہل' اتنے دنیا کی طرف مائل ہو چکے ہیں کہ ہمیں آخرت کا خیال بھی نہیں رہا' یہ ایک مستقل باب ہے۔

باب البکیٰ۔ کتاب الرقاق

مشکوٰۃ' ترمذی' بخاری' ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ' موطا امام مالک' موطا امام محمد' تمام احادیث میں ایک مستقل باب ہے' فکر آخرت حضور کریم ﷺ کی داڑھی مبارک رو رو کر تر ہو جاتی تھی آقا سجدوں میں روتے ہوئے رات گزار دیتے تھے۔

## حضرت عثمان کو آخرت کی فکر

حضرت عثمانؓ کی داڑھی مبارک کے بال جب سفید ہوئے تو آئینہ میں دیکھ کر رونے لگے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت خیر تو ہے؟ فرمایا موت کی نشانی آچکی ہے مگر عثمان نے آخرت کے لئے تیاری نہیں کی۔

حضرت عثمان ذوالنورین' جو پیغمبر کے داماد اور پھوپھی زاد بھائی ہیں اور بنو امیہ کے قبیلہ کے سب سے قریبی رشتہ دار ہیں حضور ﷺ کی پھوپھی کے فرزند' ارجمند' سعادت مند ہیں' جو شہید قرآن ہیں' جب قبرستان سے گزرا کرتے تو قبر کو دیکھ کر رو رو کر داڑھی مبارک بھیگ جاتی' روتے رہتے اور کہتے پتہ نہیں قبر بھی ملے گی یا کہ نہیں' کسی نے پوچھا حضرت آپ کو تو مصطفیٰﷺ کی زبان سے جنت کا ٹکٹ مل چکا ہے' آپ کا بیڑہ پار ہے۔ فرمایا نہیں بھائی۔ سنو! جنت اور جہنم کی پہلی منزل قبر ہے' خاتمہ بالخیر ہے تو خیر ہے' خاتمہ بالخیر نہیں تو خیر

نہیں' قبر کے عذاب سے بچ گیا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔ قیامت کے عذاب سے بچ جائے گا۔ یہیں پکڑا گیا تو دونوں جہان برباد ہو گئے' قبر کی فکر کرو۔

## قبرستانوں کی حالت زار

آج ہم قبرستان میں کتے پھرے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جانور پھرتے ہیں۔ بکریاں چر رہی ہیں۔ لوگ وہاں تاش کھیلتے ہیں۔ وہاں رات کو غنڈے چھپتے ہیں' اکثر قبروں کو مسمار کیا جاتا ہے' ان کی بے حرمتی ہوتی ہے' اسلام نے مرنے کے بعد بھی قبر کا بڑا مقام سمجھایا ہے۔

آقا نے فرمایا لا یبنی علی القبور کسی قبر پر قبے نہ بناؤ' بڑے بڑے مزار نہ بناؤ' اگر اس کے عمل اچھے ہیں تو اس کی قبر اندر ہی سے جنت کا منظر بن جائے گی۔

## حضور کا روضہ کیوں ہے؟

آقا نے فرمایا کہ قبر پر قبے نہ بناؤ۔ بعض لوگ اعتراض کریں گے' حضور ﷺ کی قبر کیوں پختہ ہے' آقا نے خود فرمایا مابین منبری و حجرتی' مابین منبری و بیتی' مابین منبری و روضتی' حضور ﷺ نے اپنی قبر مبارک کو روضہ پہلے فرما دیا کہ میری قبر حجرے میں ہو گی۔

آپ ؑ نے فرمایا الانبیاء یدفنون فی مواضع وفاتھم انبیاء کی جماعت کی خصوصیت ہے کہ ان کو وہاں قبر ملتی ہے' جہاں ان کا ٹھکانا ہوتا ہے۔ آپ کا حجرہ پہلے سے ہی تعمیر تھا۔

## جنت البقیع میں سب قبور کچی ہیں

جنت البقیع میں جائیں' وہاں بی بی فاطمہ' بی بی عائشہ' حضور ﷺ کی

دائی حلیمہؓ' نبی کی چھ پھوپھیاں' دس ہزار رضا کار' تابعدار' جانثار' وفادار' آقا کے حب دار' پیغمبرؐ کے یار۔ آقاؐ کے سپاہی سو رہے ہیں' کسی پر کوئی مزار کوئی قبہ نہیں۔

عزیزان مکرم۔ لا یبنی علی القبور ولا یقعد' کسی قبر پر قبے نہ بناؤ' کسی قبر پر نہ بیٹھو' کرسی کی طرح ٹیک لگا کر نہ بیٹھو' ولا توطا قبر کو مت لتاڑو۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو کسی کی قبر کو لتاڑتا ہے قدم رکھتا ہے وہ اس طرح سمجھے کہ وہ جہنم کے انگاروں پر چل رہا ہے۔

آقا نے فرمایا۔ کسر عظم المیت ککسر عظم الحی قبر کھودتے ہوئے اگر کسی مردے کی ہڈی نکل آئے تو اس کو کدال نہ مارے' اس کو مت توڑے' اس کی بے حرمتی نہ کرے' آقا نے فرمایا اس کو توڑنا' ایسا ہے جیسے زندہ کو قتل کر رہا ہے' مردے کی قبر کی توہین ایسے ہی ہے جیسے زندہ پر قاتلانہ حملہ کر رہا ہے۔ ویسے ہی گناہ ہے۔

## قبر کی زیارت کرو

حضور ﷺ نے فرمایا زوروا القبور صحیح حدیث پڑھ رہا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس دولت' مکان' شاندار قسم کا سامان آجائے' تمہیں بڑی دولت مل جائے' لوگ آپ کو سیٹھ زمیندار' سرمایہ دار' مالدار' دکاندار کہنے لگیں' میرے دلبرؐ نے علاج بتایا' کہ دنیا کی کثرت دولت و بہتات یہ ایک بیماری ہے' یہ ایک روگ ہے' جب دنیا کا نشہ زیادہ آجائے' اپنے آپ کو سیٹھ' دولت مند' سرمایہ دار' مالدار' دوکاندار' سمجھنے لگو تو زوروا القبور۔ پھر جا کر قبرستان کو دیکھ آؤ۔

ائیر کنڈیشن اور غالیچوں پر سونے والے' مٹی پر سو رہے ہیں' روزانہ کپڑے بدلنے والے' ہزاروں من غبار میں پڑے ہیں' صابن سے نہانے والوں پر

ڈھول نظر آ رہی ہے' کوئی بلڈنگ' کوئی بستر' ان کے لئے نہیں ہے۔ جاؤ دیکھو ہزاروں میں بیٹھنے والے اکیلے پڑے ہیں جو بولنے والے تھے وہ چپ پڑے ہیں' سوئے ہیں تو اٹھے نہیں' چپ ہیں تو بولتے نہیں' گئے ہیں تو آئے نہیں۔ ایسے گم ہوئے ہیں کہ نظر نہیں آئے۔ یہ حضور ﷺ نے سمجھایا۔

## حضور ﷺ کے ساتھ صحابہ بھی قبرستان جاتے تھے

میرے محبوب مکرم' نبی معظم جمعہ پڑھ کر جنت البقیع جاتے تھے حضور کریم ؐ اپنے صحابہ کو ساتھ لے جاتے تھے اور فرماتے تھے السلام علیکم یا اھل القبور' السلام علیکم دار قوم مومنین' یہ نہیں فرمایا کہ لے ککڑ دے پتر۔ وہاں قبرستان میں جا کر آپ ؐ نے کوئی سجدہ نہیں کیا' کوئی منت نہیں مانی' آپ کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشاں' پیغمبر کا بیان' مصطفیٰ ؐ کا اعلان' جنت کا سامان' دنیا کے مسلمان۔

آپ نے فرمایا السلام علیکم یا اھل القبور' السلام علیکم دار قوم مومنین' اے اس گھر میں رہنے والے مومنو! اے قبر میں بسنے والے مومنو! تم پر خدا کا سلام ہو۔

ایک قبر ہو تو یہی کہدو' ہزاروں ہوں تو یہی کہدو' اگر کسی ولی کی' کسی قطب کی' کسی ابدال کی' کسی ابرار کی' کسی اخیار کی' کسی حافظ کی' کسی حاجی کی' کسی عالم کی قبر ہو تو وہاں بھی یہی کہو۔

## نماز کا درود اور روضہ اطہر کا درود اور ہے

صرف آقا کے مزار کی حقیقت ہے کہ وہاں کھڑے ہو کر الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ کہو' یہ صلوۃ وسلام آقا کے مزار کا ہے' کراچی کا نہیں۔ پاکستان کا نہیں' نماز کا درود اور ہے آقا کے مزار کا درود اور ہے' اس دور سے آج تک پڑھا جا رہا ہے اور آقا نے فرمایا من زار قبری

وجبت له شفاعتی۔ میری قبر کی صرف زیارت ہی کر لو تو میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ہماری جو بات گفتگو ہے' تقریر ہے' پیغام ہے' کلمات ہیں' الفاظ ہیں۔ پیغمبر کی ہر بات اسلام ہے' دین ہے' فرمودات ہیں' ملفوظات ہیں' نبیؐ کی ہر بات حدیث ہے' ہم قرآن کو بھی مانتے ہیں نبیؐ کے فرمان کو بھی مانتے ہیں' بلکہ میرا مطالعہ یہ ہے کہ قرآن کا ثبوت بھی پیغمبر کے فرمان سے ہے' آقا نے فرمایا کہ یہ قرآن ہے۔

آقا نے فرمایا زوروا القبور وہاں جا کے سجدے نہ کرو' منت نہ مانو' میری قبر کی بھی زیارت کرو آپ نے فرمایا من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہیں آیا اس نے مجھ سے ظلم کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں مسجد نبوی جاؤ مزار پر نہ جاؤ یہ غلط ہے۔

## پانچ منزلیں

پانچ منزلوں سے ہم نے گزرنا ہے۔ دعا کریں اللہ تمام منازل پر آسانی فرمائے (آمین)

پہلی منزل سکرات کی ہے

فکر آخرت رکھو پیرو' سیٹھو' امیرو' دنیا دارو' مالدارو' سرمایہ دارو' سنو! ہر وقت فکر آخرت رکھو۔

حضور کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کے سترہ بال سفید تھے' تریسٹھ سال کی عمر میں بال سفید تھے' صحابہ گن لیتے تھے' ایک صحابی نے کہا' اشیبت یا رسول اللہ' آپ کے چہرے میں ہشاشت' بشاشت' چمک دمک' دلبری' محبوبیت' رعنائیت' جمال' کمال' مگر سفید کیوں بال؟ اے آمنہ کے لال' میرا سوال' میرا خیال' فرمایئے آمنہ کے لال' یہ آپ کی داڑھی سفید کیوں ہو رہی

ہے۔ آقا نے ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا۔ شیبتنی ھود' اذا السماء انشقت' اذا السماء انفطرت' القارعة' اذا زلزلت الارض' جب سے میں نے قرآن میں آخرت' قیامت' خدا کے عذاب' قیامت کی گرفت' اللہ کی قہاریت کا تذکرہ پڑھا ہے اللہ کے ڈر سے محمد کی داڑھی بھی سفید ہو رہی ہے۔ حضور ہر وقت فکر آخرت رکھتے تھے۔ پانچ منزلیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان منازل سے آسانی سے گزار دے (آمین)

سکرات' قبر کے عذاب' قیامت کے حساب سے اللہ ہمیں محفوظ فرمائے (آمین)

## صحابہ کو فکر آخرت

آج آپ کو فکر آخرت' ذکر موت' ذکر قیامت کی طرف متوجہ کر رہا ہوں' یہ وہ مقام ہے کہ جہاں ابوبکرؓ بھی چڑیوں کو دیکھ کر کہتے تھے' یالیتنی کنت عصفورا کاش میں چڑیا ہوتا۔

عمر فاروقؓ گھاس اٹھا کر کہتے تھے یالیتنی کنت شجرة تعضد

عمر کاش تو گھاس ہوتا' تجھے جانور کھا کر لید کر دیتے خیال کرنا قیامت کے دن خدائے قہار کو کیا منہ دکھاؤ گے

حضرت عثمان کی داڑھی تر ہو جاتی۔

حضرت علی کانپتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ تو بہادر ہیں۔ فرمایا ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن پکڑا گیا تو کیا حال ہو گا۔

اللہ ہمیں آخرت کی فکر عطا فرمائے (آمین)

## دنیا کی نعمتوں پر نہ اتراؤ

اکڑ کر نہ چلو گردنیں ٹوٹ جائیں گی' زیادہ نہ ہنسو کہیں جہنم میں چیخنے

ہوئے نہ جاؤ۔

عزیزو! دولت پے ناز نہ کرو کہیں خدائے قہار' بے نیاز' در در کا بھکاری نہ کر دے' بلڈنگ پے ناز کرنے والو! کہیں کوڑا کرکٹ میں موت نہ آجائے' نوجوان بیٹوں پر فخر کرنے والو! کہیں بیٹوں کے جنازے نہ اٹھ جائیں اور کفن دینے والا کوئی نہ ہو' کوئی تکبر نہ کرے' جوانی پر ناز نہ کرو' یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں گی' کان بہرے ہو جائیں گے' یہ قد کبڑا ہو جائے گا' یہ دماغ فیل ہو جائے گا' یہ طاقت زائل ہو جائے گی' سب کچھ ہمارے پاس امانت ہے' اصل سپر طاقت کا مالک اللہ ہے۔ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ساری کائنات اسی کے قبضہ میں ہے۔

## حضورؐ کے الفاظ نے صحابہ کو ہلا دیا

حضور کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے' خطبہ دیتے ہوئے آپ ؐ کا ہاتھ اٹھا چہرہ سرخ ہو گیا' آنکھیں عرش کی طرف اٹھیں' فرمایا یطوی الله السماوات یوم القیامة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا الملک' این الجبارون' این المتکبرون.....

خدا سات آسمان' زمین' کاغذ کی طرح لپیٹ کر کہیں گے' کہاں ہیں پلاٹوں پر لڑنے والے' گلیوں پر لڑنے والے' زمین پر جھگڑنے والے' بگڑنے والے' آج ملک کا مالک میں ہوں' جب حضور ﷺ نے اشارہ کیا۔ صحابہ کہتے ہیں یوں محسوس ہوا جیسے زمین و آسمان کانپ رہے ہیں اور آسمان لپک کر محمد ؐ کے ہاتھوں میں آگیا ہے۔ آپ ؐ نے ہلا دیا' صحابہ کہتے ہیں' ذرفت منه العیون' ووجلت منه القلوب آنکھیں برسنے لگیں دل خدا کے خوف سے کانپ گیا۔

## پہلی منزل سکرات

میں اس پیغمبر کا غلام خلوم اسلام ہوں جس کے بارے میں میری اماں صدیقہ فرماتی ہیں کہ آقا ﷺ کا جب آخری وقت آیا تو پانی کا پیالہ ساتھ تھا' حضور اس میں ہاتھ ڈبوتے' پانی نکال کر چہرے پر' آنکھوں پر پھیرتے اور ٹھنڈی سانس لے کر فرماتے اللھم ھون علی سکرات الموت مولیٰ اپنے محمد کو موت کی تکلیف سے بچانا' بی بی کہتی ہیں کہ میں ڈر گئی کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں سے یہ معاملہ کرتے ہیں' صدیقہ کہتی ہیں کہ جب آپ پیالے سے ہاتھ نکالتے تو پیالے کا پانی گرم ہو جاتا' اتنا بخار تھا' آقا نے سکرات سے پناہ مانگی ہے'
دعا کریں اللہ ہم سب کو موت آسانی سے عطا فرمائے (آمین)

## مومن اور بدکردار کی روح کیسے قبض ہوتی ہے

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن کی روح عزرائیل اس طرح قبض کرتے ہیں جس طرح مشک کا منہ کھول دیں تو پانی آرام سے نکل جاتا ہے' فرمایا یہ بدکردار' سیاہ کار' فاسق و فجار' زناکار' بدکردار' خدا و رسول کا غدار' اس کی روح عزرائیل اس طرح قبض کرتا ہے جس طرح خاردار لکڑی سے کپڑے کو کھنچا جائے' تار تار کر کے توڑ دیتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ بدکردار' فاسق و فاجر' خدا و رسول کے غدار' مشرک کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کو چکی کا پاٹ بنایا جائے اس میں سوئی جتنا سوراخ ہو' اس سے تھوڑی ہوا نکلے' اسی طرح زمین آسمان پتھر بن کر اس کو دبا دیں اور اندر ایک انسان رہ جائے اسی طرح موت کی سختی آتی ہے۔

میں نے انجیل میں پڑھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک پرانی قبر پر تشریف لے گئے اللہ نے ان کو معجزہ دیا تھا۔ فرمایا کرتے تھے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ او مردے! اللہ

کے حکم سے کھڑا ہو جا۔ یہ زندگی موت کس کے حکم سے ہے؟ (اللہ کے) زندگی و موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ) ھو یحیی ویمیت زندگی میرے قبضے میں ہے موت بھی میرے قبضے میں ہے۔

## انداز خطابت

وہ دیکھو مصر میں جہاز گرا۔ مگر چھ آدمی بچ گئے۔ وہ دیکھو ایک کار ٹرین کے سامنے آگئی اندر جتنے آدمی تھے ختم ہو گئے' ایک دودھ پینے والا بچہ لائن کے کنارے زندہ انگلی چوس رہا ہے۔ یہ کون بچاتا ہے؟ (اللہ ہی)

## موت و حیات کا مالک اللہ

وہ دیکھو فرعون اور اس کی پوری قوم غرق ہو گئی اور موسیٰ علیہ السلام بارہ سڑکوں کے اوپر سے ذکر کرتے ہوئے گذر رہے ہیں' یہ کون بچا رہا ہے؟ (اللہ ہی) آگ میں خلیلؑ کو کس نے بچایا؟ (اللہ نے) چھری کے نیچے اسماعیل کو کس نے بچایا؟ (اللہ نے) کنویں میں یوسف کو کس نے بچایا؟ (اللہ نے) مصطفیٰؐ کو ہجرت کی رات کس نے بچایا؟ (اللہ نے) مارنے اور بچانے والا کون ہے؟ (اللہ)

مارنے پر آئے تو بچا کوئی نہیں سکتا' بچانے پہ آئے' تو مار کوئی نہیں سکتا۔ ایک عورت اپنے بچے کو گاڑی میں پیشاب کرا رہی ہے گاڑی کو دھکا لگا بچہ نیچے گر گیا عورت نے زنجیر کھینچی گاڑی رکی تو دیکھا بچہ سو رہا ہے بچہ کو خراش تک نہیں آئی۔ یہ کون بچانے والا ہے۔ (اللہ) کوئی پیر نہیں مار سکتا۔ کبیر ہی مارتا ہے' جو خود موت کا شکار ہے وہ زندگی نہیں دے سکتا' زندگی وہ دیتا ہے جو خود موت سے پاک ہے' اور ساری دنیا کی موت اسی کے قبضہ میں ہے۔ وہ اللہ ہے۔

میں بڑی عمر کے آدمی کو تھپڑ ماروں' تو آپ کہیں گے کہ آپ نے کیوں مارا' ہم مواخذہ کریں گے' میں کسی کو مار دوں تو مجھے پھانسی پر چڑھا دیا جائے گا' ذوالفقار علی بھٹو بنا دیا جائے گا۔ مگر وہ لاکھوں کو مار دے ایک ہی زلزلہ دے دے'

ژالہ باری برسادے' ایک ہی عذاب نازل کرے پوری دنیا کو ختم کردے کوئی اس سے پوچھنے والا ہے؟ (نہیں)

پانچ منزلیں سن لو۔ موت کا کسی کو پتہ نہیں' زندگی موت کس کے قبضہ میں ہے؟ (اللہ کے)

بچہ پیدا ہوا۔ ہم نے جھولے بنائے' انتظام کیا' کپڑے بنائے' لوگوں کو بلایا' مٹھائی تقسیم کی' ہم تیاری کر رہے ہوتے ہیں' بچہ موت کا شکار ہو جاتا ہے' بچہ رو رہا ہے کہ اماں مجھے سینے سے لگائے گی' اماں مجھے جھولا جھلائے گی' بچہ چیخ رہا ہے اور اماں کفن پہن کر موت کا شکار ہو جاتی ہے' ابھی اس بچے نے ماں کا دودھ نہیں پیا کہ یہ یتیم ہو گیا۔

شادی تیار ہے' دلہن بن سنور کر بیٹھی ہے' بڑا انتظام ہے' بڑا اہتمام ہے' بڑا پروگرام ہے' بڑی تیاری ہے' بڑی برات' ساری جماعت آئی ہوئی ہے' مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے' خوشیاں' مبارکبادیاں' خیرات ہو رہی ہے اور ادھر سے دلہے کی اطلاع آجاتی ہے کہ خوشی منانے والو دلہا باہر نکلا تو سانپ نے ڈس لیا' ہارٹ فیل ہوا ختم ہو گیا' او خوشیاں منانے والو وضو کر کے آؤ' جس دلہا کی شادی پر آئے تھے' اس کا جنازہ تیار ہو چکا ہے' زندگی موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ ہی)

## سکرات پہلی منزل

پانچ منزلیں ہیں' سیٹھو سنو' مولویو سنو' امامو سنو' خطیبو سنو' سرمایہ دارو سنو' نوجوانو سنو اور موتی چنو' پہلی منزل سکرات ہے۔

اللہ ہم سب کو موت کی سختی سے' تلخی سے موت کی پکڑ اور گرفت سے محفوظ فرمائے' (آمین)

حضرت عیسیٰ ایک پرانی قبر پر گئے' فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ کے حکم سے اٹھو۔ اے قبر میں سونے والے! قبر پھٹ گئی' مردہ زندہ ہو گیا' یہ زندگی موت

کون دیتا ہے۔ آج جتنے قبرستان میں پڑے ہیں۔ ارب در ارب' کھرب در کھرب ان کو زندہ کون کرے گا' خدا قادر ہے' عیسیٰ علیہ السلام نے قم باذن اللہ فرمایا۔ حاضرین مکرم' سامعین محترم' ایک مردہ قبر سے نکلا' وہ کانپنے لگا' آنکھیں کھولیں' جیسے کوئی گھبرایا ہوا ہو' ڈرا ہوا' عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا خیر تو ہے اور مردے تو ایسا نہیں کرتے۔ تجھ پر یہ دہشت' یہ وحشت' یہ خوف' یہ ڈر کیسا ہے؟ اس نے کہا عیسیٰ یہ بتاؤ کہ پھر سکرات تو نہیں آئے گی؟ حضرت عیسیٰ نے پوچھا کہ خیر تو ہے؟ کہنے لگا صدیاں ہو گئیں ہیں میری موت کو ابھی تک سکرات کی سختی میری گردن سے باہر نہیں نکلی۔ ابھی تک اس کی سختی اور کراہٹ' اس کی پکڑ موجود ہے' دعا کرو اللہ مجھے آپ کو سکرات سے بچائے' دعا کرو اللہ خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)

آج کوئی رو رو کر مرتا ہے' کوئی شراب پی کر مرتا ہے' کوئی ناچ ناچ کر مرتا ہے' کوئی گالیاں دے دے کر مرتا ہے' کوئی نعوذ باللہ ننگا ناچ دیکھتا ہوا مر جاتا ہے' کوئی زنا میں مر جاتے ہیں' آج ایک حدیث مجھ سے سن لو۔ علی ما تموتون تحشرون میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' نبیوں کے افسر نے فرمایا کہ جس حالت میں موت آئے گی اسی حالت میں حشر ہو گا۔ اگر کلمہ پر موت آئے گی تو حشر بھی کلمہ پر ہو گا' اگر قرآن پڑھتے ہوئے موت آگئی تو قیامت کے دن حشر بھی قرآن پر ہو گا۔ اگر درود پڑھتے ہوئے موت آئی تو حشر بھی درود پر ہو گا۔

## شہادت کی موت

کبھی یہ فاروق ؓ والی دعا کر لیا کرو اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک ووفاۃ فی بلد رسولک شہادت کی موت اچھی موت ہے' حضور ؐ کی انگلی پر کسی کافر کی تلوار لگ گئی فرمایا ھل انت الا اصبع

دمیت ' ففی سبیل اللہ ما لقیت انگلی سے خون آیا ہے
گھبراہٹ نہیں ہے ' اللہ کے راستے میں آیا ہے۔

حضور کریم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے خون بہنے لگا داڑھی مبارک تر ہو گئی ' کپڑا بھی تر ہو گیا ' فرمایا اللہ مجھے مزہ آیا ہے کہ محمدؐ آپ کا دامن شہادت سے رنگین ہو چکا ہے ' شہادت کی موت اچھی ہے۔ کافر لڑے تو جنگ ہے ' مرے تو حیاتی سے تنگ ہے ' بے چارہ بے لنگ ہے ' نہ اسکے لئے کوئی جہاد کا رنگ ہے ' مسلمان نکلے تو غازی ہے ' لڑے تو مجاہد ہے ' آئے تو فاتح ہے مرے تو شہید ہے ' ہر طرف سے اس کو انعام ہی انعام ہے۔

## پہلی منزل سکرات ہے

حضرت علی المرتضٰی جب قبرستان سے گذرتے تو کانپنے لگ جاتے ' ایک ایک قبر کو دیکھ کر رو رو کر داڑھی مبارک بھیگ جاتی ' حضرت علی کی ریش مبارک ناف تک تھی آپ کی داڑھی مابین منکبتیہ بھاری داڑھی تھی وجود مضبوط تھا قد مبارک چھوٹا تھا۔ بہادر تھے بال گھنے تھے ' تلوار ہاتھ میں رکھتے تھے ' آپ کی انگوٹھی میں لکھا ہوا تھا ' ان الحکم الا للّٰہ نعرہ لگاتے تو اللہ اکبر۔
(یہاں حضرت علیؓ کے چار جملے بیان کئے)

## دوسری منزل قبر ہے

میں نے لاکھوں کو دیکھا ' جب ہند و پاک کی تقسیم ہوئی اخبارات میں بھی آیا تھا ' میں اس وقت گیارہ سال کا بچہ تھا ' مگر شعور تھا ' ضرور تھا ' ہوش تھا ' جوش تھا ' سمجھدار تھا ' بے زار تھا ' ہوشیار تھا ' خبردار تھا ' مجھے پتہ تھا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔

لاہور کے دریائے راوی میں دو لاکھ لاشیں تھیں ' جو ہزاروں کو کفن دیتے تھے آج خود بے کفن پڑے تھے ' ہزاروں کو کپڑے تقسیم کرتے تھے خود بغیر کپڑوں

کے پڑے تھے۔

دریا میں مچھلی اور جانور غذا بنا رہے تھے باہر لاشوں کو کتے نوچ رہے تھے۔ ان پر کفن دینے والا کوئی نہیں تھا۔

عزیزان مکرم دوسری منزل قبر ہے' دعا کرو اللہ ہمیں قبر نصیب فرمائے (آمین)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قبر کا عذاب نہیں' میں علمی بات کہتا ہوں یہ قبر نشانی ہے' جو پانی میں ڈوب گیا اس کی وہی قبر ہے' جو آگ میں جل گیا اس کی وہی قبر ہے' جس کو جانور کھا گیا اس کی وہی قبر ہے۔ عذاب' روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے' اصل ثواب' عذاب روح کو ہوتا ہے۔

ابھی مجھے کوئی چٹکی بھرے تو تکلیف ہو گی' ہمارا اور آپ کا تعلق روحانی ہے' ابھی میں کرسی پر بیٹھے بیٹھے ختم ہو جاؤں تو آپ روئیں گے یہ وجود تو آپ کے سامنے موجود ہو گا معلوم ہوتا ہے کہ آپ وجود کو نہیں رو رہے اسی روح کو رو رہے ہیں' جو جدا ہو گئی ہے۔ انسان روح اور جسم سے ایک ہے۔

ایک وقت تھا کہ ہم روح تھے جسم نہیں تا' یا روح مع الجسہ تھے' مرنے کے بعد روح اپنے مقام پر' جسم اپنے مقام پر چلا جائے گا' قیامت کے دن روح مع الجسہ ہوں گے' پہلے روح تھی وجود نہیں تھا' پھر روح مع الجسہ تھی' پھر روح اپنے مقام پر' جسم اپنے مقام پر' پھر روح اور جسم مل کر دونوں جنت میں یا دوزخ میں جائیں گے۔

وہ عالم ارواح ہے' یہ عالم اجساد ہے' وہ عالم برزخ ہے' یہ عالم معاد ہے' آپ کو کچھ یاد ہے؟ یہ ساری منازل ہیں؟

عالم چار ہیں' عالم ارواح' عالم اجساد' عالم برزخ' عالم معاد یا عالم قیامت۔

پہلی منزل سکرات ہے' آؤ آج مل کر دعا کریں' التجا کریں' برملا کریں' دعا کریں' پیش خدا کریں یا اللہ ہمیں سکرات کی تلخی سے محفوظ فرمایئے۔

بعضوں کو سکرات کی اتنی پکڑ آتی ہے کہ وہ کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتا' دماغ خراب ہو جاتا ہے' خدا کے عذاب میں اتنا پکڑا جاتا ہے کہ بات بھی نہیں کر سکتا' اللہ ہمیں سکرات کی سختی سے بچائے۔ (آمین)

## قبر کا عذاب برحق ہے

قبر کا عذاب برحق ہے' قبر برحق ہے' قرآن میں قبر کا ذکر ہے' اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ' اتنی دیر تک تم دولت میں مست' خدا سے بے پرواہ' دین سے غافل' دنیا میں مشاغل رہو گے' دنیا دارو! تمہیں اس وقت تک فکر آخرت نہیں آئے گی جب تک تم قبر کی زیارت نہ کرو گے۔

## قبر پر جا کر ذکر کرو

عذاب قبر برحق ہے' قبر برحق ہے' اگر قبر میں کچھ نہیں تو حضور ﷺ ہر جمعہ کو جاتے؟ السلام علیکم یا اھل القبور کہتے تھے' حضورؐ قبر کی زیارت کرنے خود جاتے تھے' قبر کا عذاب بھی برحق ہے نبیؐ نے فرمایا کہ قبرستان پیدل چل کر جاؤ' فرشتے ساتھ جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ قبرستان جاؤ' مردے کو دفن کر کے اس کے پاس بیٹھ کر پندرہ دن ذکر کرتے رہو' تمہارے ذکر کی برکت سے قبر کے عذاب سے بچ جائے گا' قبر میں جواب دے دے گا' فرشتے جو سوال کریں گے ان کے جواب دینے کے قابل ہو جائے گا' تمہاری دعاؤں کی برکت سے اس کی بخشش ہو جائے گی۔ خود حضور ﷺ نے قبر کا عذاب آنکھوں سے دیکھا' بخاری اور ترمذی میں ہے کہ حضورؐ نے دو قبروں کے بارے میں فرمایا کہ ان کو عذاب ہو رہا ہے۔

فکر آخرت سنئے' پہلی منزل سکرات' برحق ہے' سکرات کا عذاب گلہ گھٹنا آواز نہ نکلنا' کلمہ نصیب نہ ہونا' خدا کی قہاریت میں پکڑا جانا' یہ بھی برحق ہے۔

دوسری منزل قبر ہے' اگر قبر میں کچھ نہیں تو یہ کیوں کہا گیا کہ جوتا اتار کر

جاؤ' اگر صرف ڈھیری ہے تو وہاں السلام علیکم یا اھل القبور' السلام علیکم دار قوم مومنین' القبر روضۃ من ریاض الجنۃ کیوں آپ نے فرمایا ہے؟ حضور ؐ فرماتے ہیں کہ بعضوں کی قبریں دنیا میں جنت بن جاتی ہے۔

میں اپنے نبی پر یقین کرتا ہوں۔ حضور کریم ؐ فرماتے ہیں کہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو تین سوال ہوتے ہیں 'لا ریب' لانک' بالکل حق' من ربک' وما دینک' ومن نبیک' تیرا رب کون ہے' تیرا دین کیا ہے' تیرا نبی کون ہے' اگر تینوں سوالوں کا جواب دے جائے تو آواز آتی ہے فافرشوہ من الجنۃ اس کی قبر میں جنت کا بستر ا بچھا دو۔ والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ بابا الی الجنۃ' جنت کی کھڑکی کھول دو تاکہ ائیر کنڈیشن کی خوشبو آتی رہے' جنت کا منظر دیکھتا رہے' اسے یہ کفن کا لباس اتار کر جنت کا لباس ہی پہنا دو۔ یہ بالکل صحیح ہے۔

ہم نے خدا کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے جنت کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے جہنم کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے میزان کو دیکھا ہے؟ (نہیں ہم نے پل صراط کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے لوح محفوظ کو دیکھا ہے؟ (نہیں) ہم نے جبرئیل کو دیکھا ہے؟ ہم نے محمد ؐ کے حکم کو دیکھا ہے کہ جو کچھ فرمایا صحیح ہے۔ یہیں سے ابو جہل بنا' یہی سے ابو بکر بنا' یہی سے زندیق بنا' یہیں سے صدیق بنا۔

## ایک صحابی کا مصطفیٰ پر یقین

جو نبی ؐ فرمائیں وہ بالکل صحیح ہے' ایک صحابی عرض کرتا ہے کملی والے مجھے آپ پر اتنا یقین ہے کہ میری بیوی نے شاید خیانت کی ہو' میرا بچہ شاید میرا نطفہ نہ ہو' مجھے اپنے بیٹے میں شبہ ہو سکتا ہے محمد ؐ میرے فرمان میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ اتنا بیٹے کا بیٹا ہونے پر یقین نہیں جتنا محمد ؐ کے فرمان پر یقین ہے۔

## ابو بکرؓ کا مصطفیٰ پر یقین کامل

ابو بکر سے آقاؐ نے پوچھا صدیق بتاؤ کہ مجھے مجھ پر کتنا یقین ہے کہ کہنے لگے خدا پردے ہٹائے' تجلی دکھائے' جنت چمکتی نظر آئے' جہنم دھکتی نظر آئے' میزان میرے سامنے آئے' لوح محفوظ نظر آئے' جبرئیل پرواز لے کر میرے سامنے آئے گا' کملی والے! مجھے آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی اتنا یقین نہیں ہو گا جتنا آقا تیری زبان پر یقین ہے۔ جو آقا نے فرمایا وہ سب صحیح ہے۔

پہلی منزل سکرات ہے' پھر قبر ہے' ایک حدیث سن لو موتی چن لو' حضورؐ نے فرمایا کہ جب مردہ قبر میں دفن ہوتا ہے یاتیہ ملکان دو فرشتے آتے ہیں اگر وہ گنہگار ہوتا ہے تو ان کی آنکھیں خطرناک ذرونی ہوتی انگریزوں کی طرح یجلسانہ یسئلانہ مردہ کو اٹھا کر بٹھا کر سوال و جواب کریں گے۔ فرمایا اس سے پوچھیں' من ربک' ما دینک' من نبیک' اگر مومن کوئی قادیانی کہے کہ میرا نبی کادیانی ہے تو غبات ہوگی؟ (نہیں) کوئی کہے کہ میرا دین فلاں والا ہے تو خدا کہیں گے پکڑو اس کو۔ ہمارا دین یہودی والا نہیں ہیں' ہمارا دین نصرانی نہیں' ہمارا دین کسی لیڈر کا دین نہیں' ہمارا دین پیغمبر کا دین ہے۔

سوال ہو گا من نبیک؟ تمہارا نبی کون ہے۔ اگر کوئی قادیانی کہے کہ میرا نبی قادیانی یہ جواب ہو گا شیطانی' نتیجہ ویرانی خدا کہے گا اس کو پکڑ کر جہنم میں ڈالو جہنم کا در اس کے لئے کھول دو۔

## عذاب قبر کا سبب

عذاب قبر سے بچنے کے لئے پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز لازمی ہے' استنجاء کرنا لازمی ہے' جس طرح ہمارے ملک میں کھڑے کھڑے بکریوں کی طرح پیشاب کر لیتے ہیں۔ ایک اور جانور ہے (کتا) جو کھڑے ہو کر پیشاب کرتا ہے' مگر پیشاب کرتے وقت ٹانگ اٹھاتا ہے' ہمارے لیڈر ٹانگ بھی نہیں اٹھاتے' باتیں

بھی کر رہے ہوتے ہیں اور نلکا بھی چل رہا ہوتا ہے کیا حال ہے' گاڑی لیٹ ہو گئی ہے آج جمعہ پر نہیں جائیں گے ادھر پیشاب بھی کر رہے ہوتے ہیں' لعنت ہے ایسی عادت پر' اللہ ہمیں ادب عطا فرمائے (آمین)

اسلام نے حیا سکھائی ہے صحابہ فرماتے ہیں کہ حضور کریم ؐ پیشاب کرنے صحرا میں اتنے دور جاتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے' جو حاضر ناظر ہو وہ اوجھل بھی ہو جاتا ہے؟

## کعبے پر دین پوری کی دعا

یہ قوم بھی عجیب بدھو ہے' نبی کو یہاں بلایا کہ مدینہ کوئی نہ جائے' انگوٹھے منہ میں تاکہ درود کوئی نہ پڑھے۔ قبر پر قوالی کرائی تاکہ قرآن کوئی نہ پڑھے' گیارہویں کا دودھ پئیں تاکہ زکوۃ کوئی نہ دے۔

مجھے حدیث یاد ہے' میں نے کعبہ پر دعا کی تھی کہ یااللہ مجھے ابوہریرہ والا حافظہ عطا فرما' حدیث دیکھوں تو یاد ہو جاتی ہے صرف حدیث یاد ہوتی ہے! مرثیے یاد نہیں ہوتے' دوھڑے یاد نہیں ہوتے' پیغمبر کا فرمان یاد ہو جاتا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں قبر کے عذاب سے بچائے (آمین)

## ابوبکرو عمر رضی اللہ عنہما کے دشمن کا حشر

میں نے پورے ملک کا دورہ کیا ہے آج آپ کو ایک عجیب واقعہ بتا رہا ہوں' جلال پور کے نزدیک ایک جگہ ہے جس کا نام بہادر پور ہے وہاں ایک شخص بہت بڑا امیر تھا' صبح کو اٹھ کر روضہ رسول کی طرف منہ کر کے ابوبکرو عمر کو لعنت کرتا تھا' گویا نبی ؐ کے روضے پر لعنت بھیجتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ بہت بڑا امیر تھا۔ مرنے لگا تو اس کی سکرات کی آواز دور تک گئی' اس کو جب اٹھانے لگے تو اتنا پھول گیا کہ سات آدمی مل کر اس کا پہلو نہیں بدل سکتے تھے' آنکھیں بھی ختم ہو گئیں' سارا جسم سوجھ گیا' گول مول' شکل ناقابل غور۔

جب وہ مرگیا اس کو قبر میں جا کر رکھا۔ رکھتے ہی قبر میں ایک دھماکہ ہوا' اس کا وجود پھٹا' اندر سے بدبو آئی' دھماکہ کی آواز چھ میل تک سنی گئی' میں مسجد میں باوضو بیٹھا ہوں دکھا سکتا ہوں' لوگ ڈر گئے' جانور بھی ڈر گئے' کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ قبر سے ایک دھواں نکلا ہے' قبر پھٹی ہے اور بدبو پھیل گئی ہے۔ یہ وہی تھا جو محمدؐ کے یاروں کو سب و شتم کرتا تھا' اس کی قبر کو جلدی سے بند کر دیا گیا' ہر چھ مہینے کے بعد آج بھی اس کی قبر ایسے سرخ ہو جاتی ہے جس طرح اینٹوں کی بھٹی سرخ ہو جاتی ہے' اب تک خدا نے اس کو معاف نہیں کیا۔ اب تک اس کی قبر جہنم کا ایندھن بنی ہوئی ہے' قبر کا عذاب برحق ہے۔ اللہ ہم سب کو بچائے (آمین)

بہت قبریں دیکھی ہیں جن سے عذاب (آگ) کے شعلے نکلے' بہت قبریں دیکھی گئیں کہ جن سے آوازیں آئیں۔ قبر کا عذاب برحق ہے' اللہ ہمیں قبر کے عذاب سے بچائے' حضور نے دعا سکھائی اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر مولیٰ قبر کے عذاب سے بچا۔

## قبرستان میں جا کر حضور ﷺ کیا پڑھتے تھے

حضور کریم قبرستان جاتے تو فرماتے السلام علیکم یا اهل القبور' السلام علیکم دار قوم مومنین' انتم سابقون انا بکم ان شاء اللہ للاحقون قبر والو تم پہلے چلے گئے ہم بھی کفن پہن کر تمہارے پیچھے آرہے ہیں' پھر فرماتے یغفر اللہ لنا ولکم' انتم سلفنا ونحن بالاثر خدا تم کو بھی بخشے خدا ہم کو بھی بخشے (آمین) یہ بھی مشکوۃ میں ہے۔

اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ' قیامت کے دن صور اسرافیل سے قبریں کھل جائیں گی۔ اور ڈھول کے اندر سے نکلیں گے۔

بغیر داڑھی کے' بغیر کپڑوں کے سارے قبروں سے اٹھیں گے۔

جو حیات النبی کو نہیں مانتے ان کا دماغ خراب' سنو جواب ہو گا ثواب' مان لو میری بھائی۔ فرمایا انا اول الناس خروجا اذا بعثوا ساری دنیا صور اسرافیل پر اٹھے گی۔ ان اول الناس خروجا' میں محمدؐ اندر سے باہر آجاؤں گا' انا اول الناس خروجا اذا بعثوا ساری دنیا پر صور اسرافیل جب پھونکا جائے گا تو قبروں سے نکلیں گے میں محمد اس طرح آؤں گا۔ انا اول من تنشق الارض لی میرے روضے کی زمیں کو کھول دیا جائے گا' میں محمد' ابو بکر و عمر کو لے کر باہر آجاؤں گا' (سبحان اللہ)

اللہ ہم سب کو قبر کے عذاب' قبر کی پکڑ' قبر کی گرفت سے بچائے' میری یہ دعا ہے کہ اللہ تمام مسلمانوں کو قبر بھی نصیب فرمائے (آمین)

## خدا کے عذاب کا عجیب واقعہ

میں ایک دفعہ بلوچستان کی طرف تقریر کے لئے جا رہا تھا' لمبے لمبے بال' بڑی خطرناک شکلیں' میں نے راستہ میں پولیس دیکھی' لاشیں پڑی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا ہے تو کہنے لگے کہ ان لوگوں کو ڈاکو مار کر چلے گئے ایک مہینہ کے بعد پتہ چلا آج ان کو نکالا گیا تو سارے جسم پر کیڑے نظر آئے۔ میں نے آنکھوں سے دیکھے' اتنے کیڑے تھے کہ وجود نظر نہیں آتا تھا۔ میں نے کہا کہ واقعی خدا کا عذاب برحق ہے' یہاں سے شروع ہو جاتا ہے نہ جانے وہ کس قسم کے لوگ تھے ان کا وجود کیڑے کھا چکے تھے۔ اللہ بچائے (آمین)

قبر برحق' قبر یا جنت کا باغ ہے' یا جہنم کا گڑھا ہے' یا خود قبر میں جہنم کی آگ کا سیک آجاتا ہے۔

## حدیث کرو نوٹ' نکالو دین سے کھوٹ

حدیث میں آتا ہے کہ مومن کے لئے قبر اتنی کھل جاتی ہے کہ جہاں تک اس کی نگاہ اٹھے۔

حضور نے انگیوں میں انگلیاں ڈال کر' خدا کی قسم' خدا کی قسم' خدا کی قسم' باوضو بیٹھا ہوں' یکسو بیٹھا ہوں' ہو بہو بیٹھا ہوں اور روبرو بیٹھا ہوں حضور کریم نے فرمایا! جب قبر کا عذاب آجاتا ہے تو مردے کی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں اس طرح گھس جاتی ہیں جس طرح میں نے تمہارے سامنے انگیوں کو کیا ہے' اس طرح اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

## تیسری منزل حساب

دوسری منزل قبر ہے' تیسری منزل حساب ہے' حساب ہو گا پوچھا جائے گا کہ کیا کچھ کیا' اگر حساب آسان ہوا' اگر ہماری نیکیاں زیادہ نکلیں' آواز آئے گی اس کو جنت میں بھیجو' اگر نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملا تو آواز آئے گی اس کو گھسیٹ کر الٹا جنہم میں پھینکو۔ دعا کرو اللہ حساب کی سختی سے بچائے۔ (آمین)

بی بی عائشہ ؓ کے ایک جملے نے مجھے تڑپا دیا' میری اماں کہتی ہے۔ من نوقش فقد ھلک جس سے خدا نے جرح کی کہ یہ کام کیوں کیا وہ برباد ہو گیا' جس سے اللہ قہار نے پوچھا شرک کیوں کیا' صحابہ پر تبرا کیوں کیا' زنا کیوں کیا' قتل کیوں کیا' ماں کی بے ادبی کیوں کی' ابا کی داڑھی کیوں نوچی' بتاؤ حدیث کا انکار کیوں کیا۔ جس سے ایسے سوال ہوئے وہ برباد ہو گیا۔

## چوتھی منزل پل صراط

پھر میزان ہو گا' پل صراط ہو گی۔

پل صراط سے ہم گزریں گے' اگر پل صراط سے گزر گئے تو نجات ہے' اگر پل صراط سے گزر گیا تو کامیاب ہے' اگر ٹکڑے ہو گیا تو عذاب ہے۔ اللہ پانچوں سرئیر ہمیں طے کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

اب پانچ سوال لکھوا رہا ہوں' قیامت کے دن انبیاء کے سوا تمام علماء' صلحاء' فضلاء تمام دنیا میں جتنے لوگ رہتے ہیں۔ خدا محشر کے میدان میں سب کو کھڑا

کرے گا اور کہے گا فرشتو' پیپر تقسیم کرو' یہ امتحان کا پرچہ ہے' سب کو دو' مولویوں کو' پیروں کو' ولیوں کو' قطبوں کو' سیٹھوں کو' دنیاداروں کو' دینداروں کو' یونین کونسل کے ممبر کو' صوبائی ممبر کو' قومی اسمبلی کے ممبر کو' گورنر کو' صدر کو سب کو یہ پرچہ دو۔ پانچ سوال ہوں گے فرشتے ایک منٹ میں تقسیم کردیں گے۔ اللہ فرمائیں گے اس پرچے کو حل کرو۔ اگر یہ پرچہ حل ہو گیا تو کامیاب ہو۔ میں راضی ہوں۔ اگر اس پرچے میں غلطی ہوئی تم حل نہ کرسکے تو آواز آجائے گی سحب علی النار اس کو چوٹی اور بالوں سے پکڑ کر اس کتے کو الٹا جہنم میں پھینک دو۔ پانچ سوال ہیں لکھ لو' سیٹھو لکھ لو' پٹھانوں لکھ لو' مولویو لکھ لو' پیرو لکھ لو' دنیادارو لکھ لو' دیندارو لکھ لو۔

## پہلا سوال

پہلا سوال ہو گا عن عمرہ فیما افناہ میں نے تمہیں زندگی دی تھی اس کو کہاں برباد کیا' چالیس سال یا اسی سال میں نے تمہیں زندہ رکھا بتاؤ کہ زندگی کو کہاں فنا کیا' جھوٹ نہیں کہہ سکو گے' اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ سورہ یاسین پڑھ رہا ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ منہ پر مہر لگا دوں گا' وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ ہاتھ کہے گا' میں نے چوری کی' میں نے ڈاکہ ڈالا' میں نے باپ کی داڑھی نوچی۔ میں نے اماں کو مکا مارا' میں نے غریب کو چھرا مارا' میں نے چوری کی' میں نے نقب لگائی' میں نے غریبوں کا خون چوسا' رشوت دی اور رشوت لی' یہ ہاتھ بولیں گے۔ آنکھ کہے گی میں نے ننگے فوٹو' ننگے ناچ دیکھے' کان کہیں گے میں نے گانا بجانا سنا' پیٹ کہے گا میں نے حرام کھایا' پاؤں کہیں گے میں سینما اور چکلے میں گیا' گانے کی محفل میں جاتا رہا' ایک ایک عضو ہمارا مخالف ہو جائے گا۔

## دوسرا سوال

دوسرا سوال ہو گا عن شبابه فیما افناه جوانی کہاں برباد کی' میں نے تمہیں طاقت دی' آنکھیں دیں' زور دیا' صحت دی' نوجوانوں تم جوانی میں چور تھے' ڈاکو تھے' جوانی میں قاتل تھے' جوانی میں زانی تھی' جوانی میں کرکٹ' والی بال کے پلیر تھے' جوانی میں سارا دن جوئے میں گزارتے تھے اور جب بوڑھے ہو جاتے ہیں' کان بہرے' قد کبڑا' آنکھیں نابینا' طاقت ختم' پھر تسبیح لے کر پوچھتے ہیں کہ بتاؤ مسجد کس طرف ہے۔ ولی کا پتر۔ جب بوڑھے ہو گئے طاقت ختم ہو گئی تو بیٹے سے کہا کہ میرے لئے درخواست دو میں حج کروں گا' کیا حج کرو گے' صفا مروہ پر چکر کیسے لگاؤ گے' حجر اسود پر دھکا لگے تو پیشاب نکل جائے' یہ اب حج پر جا رہا ہے' طاقت ہوتی نہیں۔

حج کا جو سفر ہے' منیٰ' عرفات' جبل رحمت مزدلفہ' طواف وغیرہ وہیں قبر میں چلے جاتے ہیں۔ روزانہ اعلان ہوتا ہے الصلوٰۃ علی المیت الحجاج صفیں کھڑی کرو حاجی کا جنازہ آگیا ہے' دعا کرو اللہ جوانی کا حج نصیب فرمائے (آمین) عبادت جوانی کی' نفل جوانی کے' جہاد جوانی کا' اب بوڑھے کو بھیجو جہاد کے لئے' وہاں دھماکہ ہو گا' یہ سن کر حضرت وہیں ختم ہو جائے گا' اللہ جوانی میں طاقت دے (آمین) جوانی دین پر خرچ ہو۔

جیل میں جائیں تو جوان' ڈاکے میں پکڑے گئے جوان' قاتل جوان' زانی جوان' چور جوان' ٹیڈی فیشن جوان' عجیب لباس ہوتا ہے کہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے بازوؤں سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ لیڈی ہے یا کہ لیڈا۔

ایک نوجوان لمبے بالوں والا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی نے کہا محترمہ آپ لیڈی سیٹ پر بیٹھیں اس نے کھڑا ہو کر کہا میں لیڈی نہیں لیڈا ہوں' اس نے کہا میں بھول گیا ہوں نقشہ تو وہی ہے' نیچے سے لیڈا ہوں گے اوپر سے تو لیڈی ہو۔ حضور ﷺ نے تو فرمایا کہ۔ ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کا نقشہ بنائیں اور ان

مردوں پر لعنت ہے جو عورتوں کا نقشہ بنائیں۔ اگر بالکل کلین شیو ہو تو رات کو بچہ کو پتہ نہیں چلتا کہ ابا ہے کہ امی۔

سوال ہو گا جوانی کہاں ضائع کی' آج دیکھ لو جوانی کیسے گذر رہی ہے' مکتب میں مسجد میں' ہمارے ملک میں نمازی بھی چار قسم کے ہیں۔ ٹھاٹھ کے' آٹھ کے' کھاٹ کے' تین سو ساٹھ کے' ایک تو رات دن آتے ہیں' ایک جمعہ پڑھ لیتے ہیں' ایک جنازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں' چاروں طرف دیکھتے رہتے ہیں۔

## جاہلوں کی حالت

ایک میں نے جنازہ پڑھایا۔ ایک آدمی پیچھے کھڑا دیکھتا رہا میں نے دوسری تکبیر کہی' اللہ اکبر' تو رکوع میں چلا گیا' میں نے تیسری تکبیر کہی' اللہ اکبر' تو وہ سجدہ میں چلا گیا' سجدہ سے اٹھ کر کہتا ہے کہ مولوی! دیوبندی تو نہیں' نہ سجدہ کرتا ہے نہ رکوع کرتا ہے' اس مولوی کو ہٹاؤ' وہ مجھ پر ناراض ہو گیا۔ جب جنازہ پڑھ لیا تو اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیا کرنا ہے' دعا کرو اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے (آمین)

میں کہتا ہوں آج جوانی میں دیکھ لو کل اندھے ہو جاؤ گے' سن لو کل بہرے ہو جاؤ گے' مسجد تک آجاؤ کل لولے لنگڑے ہو جاؤ گے' کچھ خیرات کرلو کل بھکاری بن جاؤ گے' آجاؤ' کل چارپائی پر پیشاب نکلے گا تم ترسو گے مگر مسجد میں تمہیں کوئی نہیں پہنچائے گا۔ اللہ تمہیں آنے کی توفیق دے (آمین)

## تیسرا سوال

تیسرا سوال ہو گا' مال کہاں سے کمایا' تنخواہ تو تیری ہزار روپیہ تھی اور ایک یاماہا' ہنڈا' فرج' وی سی آر' ٹی وی' غالیچے' فرنیچر' کرسیاں یہ کہاں سے آئیں' لوگ کہتے ہیں ھذا من فضل ربی جو ملے لے آ۔ دبی۔ اس کا نام یہ رکھا ہے۔

پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا' رشوت حرام' چوری کا مال حرام' سود کا مال حرام' ڈاکے کا مال حرام' دھوکے کا مال حرام' یتیموں کا مال حرام' بیوہ کا مال حرام۔

ایک حدیث مجھ سے سن لو۔ میرے محبوب نے فرمایا۔ من اکل لقمۃ من السحت جس نے ایک لقمہ حرام کا' سود کا' رشوت کا' جوئے کا' چوری کا' ڈاکے کا' یتیم کا' ایک لقمہ کھالیا چالیس دن تک نہ اس کی عبادت قبول ہوگی نہ دعا قبول ہوگی۔

## چوتھا سوال

مال خرچ کہاں کیا' یہ پانچ ہزار کا وی سی آر کیوں لیا' بیس ہزار کا ٹی وی کیوں لیا' یہ شراب کی بوتل کیوں لی' یہ سات لاکھ کا شراب خانہ کیوں بنایا' یہ پانچ لاکھ کا سینما کیوں بنایا' ہمارے خرچ ایسے ہی ہیں' کیمرہ ہے' یا ریڈیو ہے' یا ٹی وی ہے' یا وی سی آر ہے۔

## پانچواں سوال

پانچواں سوال ہو گا عن علمہ ماذا عمل بعد ما علم تمام مولوی' ہر ملک کے مولوی' لوگوں کو مساجد میں خوب گالیاں دیتے ہیں۔ فساد کرواتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے' الا ان شرارکم شرار العلماء اس وقت قوم شریر ہوگی جب مولوی شرارتی ہوں گے۔

الاان خیارکم خیار العلماء اس وقت قوم اچھے راستے پر ہو گی جب مولوی صحیح راستے پر ہو گا۔

ان مولویوں نے کہا کہ دوسروں کے قریب نہ جاؤ' ان ذاکروں نے کہا کہ صحابہ کے قریب نہ جاؤ' لوگوں نے ان کی اتباع کرلی۔ مولویوں کو قطار میں کھڑا کیا

جائے گا' رافضی' خارجی' دوسرے انگوٹھے چومنے والے' غیر مقلد' دیو بندی' شیخ الحدیث سب قطار میں ہوں گے سرکاری' غیر سرکاری' سب کھڑے ہوں گے تو سوال ہو گا ماذا عمل فیما علم مولانا صاحب! لوگوں نے آپ کے ہاتھ چومے' آپ نے کتنا عمل کیا۔

لوگ علماء کی عزت کرتے ہیں' گھروں میں بٹھاتے ہیں' پلنگ بچھا دیا' یہ علماء کی عزت نہیں یہ انبیاء کے وارثوں کی عزت ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ کرسی کے پیچھے مر رہے ہیں' ہمیں تو کرسی روزانہ ملتی ہے ہم کرسی کو ہٹا کر مصلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم اس مفتی محمود کو مانتے ہیں جس نے وزارت کی کرسی کو ٹھوکر مار دی' کہا بھٹو! میں کرسی کو ٹھوکر مار سکتا ہوں اپنے مشن سے نہیں پھر سکتا۔ ہم اس کرسی کے شوقین نہیں ہیں۔ یہ بے وفا ہے۔ ایک بے وقوف نے کہہ دیا کہ میری کرسی کو ہلا کوئی نہیں سکتا' خدا نے کہا میں پکڑتا ہوں چھڑا کوئی نہیں سکتا۔ یہ کرسی ہل جاتی ہے' یہ کرسی مل جاتی ہے۔

میں کہتا ہوں کروڑوں کرسیاں اس مصلے سے کم ہیں۔ کرسی پر ایک لیڈر بن کر بیٹھتا ہے محمدؐ کے مصلے پر نبی کا وارث بن کر بیٹھتا ہے۔

## مولویوں کے لئے خصوصی سوال

پانچواں سوال خاص طور پر مولویوں سے ہو گا' یہ بڑے بڑے جبے' قبے' زلفیں دراز' یہ بڑی بڑی عینکیں سب اکٹھی ہوں گی' یہ سب نوری' قصوری' خاکی سب اکٹھے ہوں گے' خدا پوچھے گا ماذا عمل بعد ما علم مولویو! میں نے تمہیں علم دیا' تمہیں علماء کہا گیا۔ لوگوں نے تمہارے ہاتھ چومے' تمہارے سامنے دو زانو بیٹھے' تمہاری زیارتیں کیں۔ لوگوں نے برکت کے لئے اپنے گھروں میں تمہارے قدم رکھوائے' لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ لوگوں نے آپ کا احترام کیا کہ آپ انبیاء کے وارث ہیں مولویو جو تمہیں علم ملا اس پر

عمل بھی کیا؟ جو قرآن و حدیث میں تھا' وہ بیان بھی کیا' مولوی صاحب تیرے گھر میں ٹی وی کیوں تھا' تیرے گھر میں بے پردگی کیوں تھی' مولوی تیری داڑھی سنت کے مطابق کیوں نہیں تھی' مولوی تو راتوں کو جاگ کر کیا سودے بازی کرتا رہا' مولوی تو نے ممبر پر حق کیوں نہیں کہا' مولوی تو نے قرآن و سنت کی تاویل کیوں کی' مولوی تو نے حق کیوں چھپایا۔ یہ پوچھا جائے گا۔ اگر عالم نبی کے معیار پر نہ اترا تو آواز آئے گی اس کو چوٹی اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دو۔

میں نے ابتداء میں آیت پڑھی تھی۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کثرت مال نے ہمیں غافل کر دیا۔ دولت نے' سرمایہ کاری' بڑی بڑی زیب و زینت نے سونے کی ڈلیوں نے' پیسوں نے ہمیں غافل کر دیا۔

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ' قبر کی زیارت کرو گے تو ہوش آجائے گی' قبر میں سونا کام آئے گا؟ (نہیں) بلڈنگ کام آئے گی؟ (نہیں) کارخانے کام آئیں گے؟ (نہیں) بڑی بڑی ڈگریاں کام آئیں گی؟ (نہیں)

قبر سے کہو کہ یہ گورنر ہے اس کو کچھ نہ کہنا' یہ صدر ہے اس کو چھوڑ دو' عہدہ کام نہیں آئے گا' مرنے کے بعد یہ نہیں کہیں گے کہ یہ صدر ہے بلکہ کہیں گے کہ یہ لاش ہے' مرنے کے بعد عہدے ختم' گورنری ختم' وزیر کی وزارت ختم' اسی دن دوسرا منتخب کر لیتے ہیں۔

میں ایسی چیز بتا رہا ہوں جو یہاں بھی کام آئے' قبر میں بھی کام آئے' یہاں بھی کامیاب' قبر میں بھی کامیاب' آخرت میں بھی کامیاب' وہ خدا رسول کی تابعداری ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ میری اور آپ کی آخرت کامیاب فرمائے (آمین)

اقول قولی هذا واستغفر اللّٰه العظیم

# آخرت کی کہانی، انسان کی زبانی

از

خطیب العصر حضرت علامہ عبدالشکور دین پوریؒ

یہ مضمون ۱۹۸۶ء میں پہلی بار شائع ہوا

اب حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب کے شکریہ کے ساتھ

شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

# آخرت کی کہانی

## پیش لفظ

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

لوگوں نے ہر چیز میں اختلاف کیا۔ اپنی اپنی رائے رکھی۔ نظریہ علیحدہ خیال جدا، راہ مختلف پر چلے۔ بلکہ ذات خدا میں بھی اتفاق نہ ہو سکا۔

دو خدا، یہودیوں نے تصور دیا۔ نصرانی تین خدا کے قائل ہوئے، ایران نے خیر و شر کے خدا منوائے، مشرکین عرب ۳۶۰ خدا کے قائل ہوئے، ہندوں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے پجاری نظر آتے ہیں۔ ہمہ اوست ہمہ ازوست کی تقسیم کی گئی۔ لا شریک خدا شریک خدا مشرک بن گئے۔

اسی طرح مذاہب میں تفریق، عقائد کا جھگڑا، تصور میں انتشار، نبوت میں اختلاف کیا۔ سچا نبی، جھوٹا نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، اصلی نبی، نقلی نبی، ایک نبی، دو نبی، گھر گھر نبی، مدینہ نبی، اسلام، کفر، توحید، شرک، حق و باطل سچ جھوٹ کے پلیٹ فارم بن گئے۔

پھر عجیب تصورات دیئے۔ حاضر ناظر، عالم الغیب، نور و بشر عالم ماکان مایکون نبی، مختار کل، حیات النبی، ممات النبی، ایک طوفان کھڑا ہوا، استغفر اللہ۔

کتابیں تحریر ہونے لگیں، پلیٹ فارم بن گئے، مختلف جماعتیں نظر آنے لگیں۔ آپس میں مناظرے، مجادلے، مباہلے، مقابلے، مکالمے، کفر کے فتوے، مسجد،

مدرسہ، کلمہ، اذان، ایمان، فرمان میں اختلاف ہوا۔ صحابہ کرام، آل رسول کے متعلق جدا جدا نظریات رکھے گئے۔ صرف موت ہے جس میں کسی مذہب، کسی فرقے کو اختلاف نہیں ہے۔ موحد، مشرک، مسلمان، کافر، امیر غریب، حسین و بد صورت، مرد عورت، عرب و عجم، مغرب و مشرق، صغیر و کبیر، حاکم و محکوم، عالم، جاہل، دوست، دشمن متفق ہیں کہ موت برحق ہے۔ یقیناً قبر کا مہمان ہو گا۔ جو دنیا میں آیا قبر کی طرف ایک دن جائے گا۔ تندرست، بیمار، خورد و کلاں، شاہ و گدا، عالم و جاہل سب اس دار فانی سے عالم بقا کو روانہ ہوں گے۔ ناتواں، پہلوان سب کوچ کریں گے

نہ آیا جو کہ باقی رہا
نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا

اس لیے فکر آخرت، ذکر موت پر میں نے قلم اٹھایا کہ ہر انسان ایک حقیقت اور اٹل بے دل چیز کا تصور حقیقی رکھے۔ چند نصائح پند و موعظت کی حکایات بزرگان کے کلمات، سچے واقعات، موت کے حالات، قرآنی آیات، نبوی ارشادات کا مجموعہ تیار کیا۔ شاید و باید کوئی اہل دل اس سے نصیحت حاصل کرے اور آخرت کے لیے کوئی سامان ایمان ایقان، قرآن، نبی آخر الزمان کا فرمان بن جائے۔ اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے، اللہ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو خیر ہو جائے، سچی بات پر یقین کرے، قبر و حشر میں نجات ہو جائے۔

توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
محمد عبدالشکور دین پوری

تذکرہ موت قرآن میں!

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو کوئی زمین میں ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی بزرگی اور عظمت والی۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

ہر جی کو موت چکھنی ہے۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اس کی ذات۔

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ

جہاں کہیں بھی تم ہوئے موت تم کو آ پکڑے گی۔ اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

موت و حیات کو پیدا کیا۔ تاکہ جانچے تم میں کون اچھا کام کرتا ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: تو کہہ میری نماز' میری قربانی' میرا جینا' میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلٰقِيْكُمْ

ترجمہ: تو کہہ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ ضرور تم کو ملنے والی ہے۔

## تذکرہ موت پیغمبر کے فرمان میں

عن ابن عمر۔ اذا اصبحت فلا تنتظر المساء واذا امسيت فلا تنتظر الصباح وعد نفسك من الاموات (مشكوة)

ترجمہ: جب صبح کرے۔ پس انتظار شام کا نہ کر۔ جب شام

کرے۔ تو صبح کا انتظار مت کر اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر۔

اکثر واذکر ھاذم اللذات قبل وما ھاذم اللذات قال الموت۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: لذتوں کو مٹانے والی کو اکثر یاد کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ لذتوں کو مٹانے والی کیا ہے؟ فرمایا (موت)

من مات فقد قامت قیامتہ۔

ترجمہ: جو مر گیا‘ اس کے لیے قیامت قائم ہو گئی۔ (ف) اس قیامت سے مراد قیامت صغریٰ ہے۔

ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ

ترجمہ: گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اگر رونے والے کی زبان سے خلاف شرع الفاظ سرزد ہوئے۔

اغتنم خمسًا قبل خمسٍ شبابکَ قبل ھرمکَ و صحتکَ قبل سقمکَ و غناءکَ قبل فقرکَ و حیاتکَ قبل موتکَ و فراغکَ قبل شغلکَ

ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھ۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے‘ صحت کو بیماری سے پہلے‘ تونگری کو تنگدستی سے پہلے‘ زندگی کو موت سے پہلے‘ فراغت کو مشغولیت سے پہلے.......

## خلفائے راشدین اور تذکرہ موت

### قول صدیق اکبرؓ

کل امرء مصبح فی اھلہ والموت ادنی من شراک نعلہ (بخاری)

ترجمہ: ہر فرد کو اپنے اہل میں صبح اچھی گزرنے کی دعا دی جاتی ہے۔ حالانکہ موت جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

## قول فاروق اعظمؓ

کفی بالموت واعظا یا عمر

ترجمہ: "عمرؓ واعظ کے طور پر موت ہی کافی ہے"۔

## قول ذوالنورینؓ:۔

إنّ القبرَ اول منزل من منازل الاخرة

ترجمہ: "قبر آخرت کی پہلی منزل ہے"۔

## قول علی مرتضیٰ:

موت سے بڑھ کر سچی اور امید سے بڑھ کر جھوٹی کوئی چیز نہیں ہے۔ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔ جب نماز شروع فرماتے۔ لرزہ براندام ہو جاتے۔ فرماتے: ڈرتا ہوں۔ قبول ہو گی یا نہیں۔

## قول ابو بکرؓ:۔

الظلمات خمس والسرج لها خمس، حب الدنیا ظلمة والسراج له التقوی والذنب ظلمة والسراج له التوبة والقبر ظلمة والسراج لها لا اله الا الله محمد رسول الله والاخرہ ظلمة والسراج لها العمل الصالح والصراط ظلمة والسراج له الیقین

ترجمہ○ تاریکیاں اور اندھیریاں پانچ قسم کی ہوتی ہیں اور ان ظلمتوں کو دور کرنے کیلئے چراغ بھی پانچ قسم کے موجود ہیں۔ دنیا کی محبت تاریکی ہے۔ جس کا چراغ پرہیزگاری ہے۔ (2)۔ معصیت اور گناہ بھی ایک تاریکی ہے جس کا چراغ توبہ و رجوع الی اللہ ہے۔ (3)۔ گوشہ قبر بھی خانہ تیرہ و تار ہے جس کا چراغ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ (4)۔ غفلت و خود فراموشی سے آخرت میں بھی تاریکی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جس کا چراغ عمل صالح ہے۔ (5)۔ اور پل صراط بھی ظلمت ہی ہے۔ جس کا چراغ یقین و ایمان کامل ہے۔

والسراج لها اليقين۔

## قول علی مرتضیٰؓ:

ان من نعيم الدنيا يكفيك الاسلام نعمه وان من اشغال الدنيا يكفيك الطاعه شغلا و ان من العبرة يكفيك الموت عبرة

ترجمہ:۔ دنیا کی نعمتوں میں سے تجھے نعمت اسلام کافی ہے۔ دنیا کی مشغولیتوں میں سے تجھے مشغولی عبادت کافی ہے۔ دنیا کی عبرتوں میں سے تجھے عبرت موت کافی ہے۔

## موت کیا ہے؟

زندگی اور موت کی کشمکش ابتدا سے چلی آرہی ہے۔ زندگی نے دعویٰ کیا کہ اس دنیا میں ہمیشہ رہوں گی۔ موت نے اس کو باطل کر کے دکھادیا۔

کش مکش ہوتی رہی دن رات مرگ و زیست میں
انتہا میں موت جیتی اور ہاری زندگی

زندگی میں انسان نے مکان بنایا' کارخانے بنائے۔ دکان بنائی۔ ملیں لگائیں' باغات لگائے' کوٹھیاں ایئر کنڈیشنڈ تیار کیں' محل بنائے' آرائش و زیبائش کے سامان تیار کیے۔ بناوٹ سجاوٹ سج دھج دکھلایا۔ قلعے تیار کیے اور حفاظتی جنگلے لگائے۔ مگر جب موت نے ڈیرا ڈالا۔ اجاڑ کے رکھ دیا' رہنے والے مکین چلے گئے۔ گاہک آئے دکاندار روانہ ہو چکا تھا۔ بیوی تھی' مگر بیوہ تھی۔ بچے تھے مگر بے سہارا۔ ہنستے ہوئے گھر غمزدہ ہو گئے۔ خوشی غمی میں تبدیل ہو گئی۔ آبادی بربادی میں تبدیل ہو گئی۔ خانہ سرسبز و شاداب' خراب ہو گیا۔ اللہ اللہ کتنا ہولناک منظر ہے۔ نومولود چیخ رہا ہے' مگر دودھ پلانے والی شفیق ماں دنیا سے چل بسی۔

حکایت حضرت ابن منبہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے جابر ظالم کی روح قبض کر کے جا رہے تھے۔ فرشتوں نے ان سے پوچھا۔ کہ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کیں۔ کبھی کسی پر رحم بھی آیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ ترس اس عورت پر آیا۔ جو جنگل میں بالکل تنہا تھی۔ جونہی اس کا بچہ پیدا ہوا' مجھے اس عورت کی جان قبض کرنے کا حکم ہوا۔ مجھے اس بچہ کی تنہائی پر بڑا ترس آیا کہ جنگل میں جہاں کوئی دوسرا نہیں ہے' اس بچے کا کیا بنے گا؟ فرشتوں نے کہا' یہ ظالم جس کی روح تم لے جا رہے ہو۔ وہی بچہ ہے۔ ملک الموت حیران ہو گئے۔ کہنے لگے' مولیٰ تو پاک ہے بڑا مہربان ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے برعکس دودھ بہہ رہا ہے' مگر پینے والا قبر کے اندر چلا گیا۔ ہاں ہاں شاہوں کے محلات مضبوط تھے۔ قلعے موجود ہیں۔ مگر اب وہ کھنڈر ہیں۔ خالی ہیں۔ یادگار ہیں۔ آثار قدیمہ ہیں۔ عبرت گاہ ہیں۔ تخت ہے تخت نشین نظر نہیں آتا۔ آرام کرسیاں موجود ہیں مگر کرسی نشین مفقود۔ گاؤ تکیے رہ گئے۔ مگر ٹیک لگا کر آرام کرنے والے چلے گئے۔ اس جہان فانی میں بڑے بڑے لوگ آئے' بدکار آئے' باوقار آئے' انبیاء اولیاء صلحاء' اتقیاء' امراء' عقلا' فصحاء' بلغاء آئے' طاقتور بہادر پہلوان آئے' نوجوان آئے' بادشاہ آئے' وزیر آئے' حسین آئے' نازنین مہ جبین آئے' سپہ سالار آئے' شہسوار آئے' سردار آئے' مالدار آئے' نیکو کار آئے' بدکار آئے' پدمہا' کروڑہا' لکھو کھہ ہزارہا آئے' تندرست آئے' لاچار آئے' مگر سب چند دنوں کے مہمان تھے۔ کیسے ہی ذی شان تھے۔ بہادر تھے' پہلوان تھے' موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔ مغرور کا غرور توڑا' دولت میں قارون' تکبر میں فرعون' ظلم میں ہلاکو' شہ زوری میں رستم' خوبصورتی میں یوسفؑ' صبر میں ایوبؑ' درازی عمر میں نوحؑ' جلالی میں موسیٰؑ' عشق میں مجنوں' عدالت میں عمرؓ' صداقت میں صدیقؓ' سخاوت میں عثمانؓ' شجاعت میں علیؓ' شہادت میں حمزہؓ و حسینؓ' فصاحت میں سحبان' عدل و انصاف میں نوشیرواں حکمت میں لقمان' جود میں حاتم' موسیقی میں تان سین' شاعری میں انوری' سعدی' حافظ جامی' فردوسی' اقبالؒ خاموشی میں زکریاؑ' گریہ میں یعقوبؑ' رضاجوئی میں ابراہیمؑ' ادب

میں اسماعیلؑ، ذہانت میں فیضی، حکومت میں سلیمانؑ، فلسفہ میں غزالیؒ، تفسیر میں محمود آلوسیؒ، حدیث میں بخاریؒ، دعوت میں نوحؑ، خونریزی میں چنگیز خاں، فقہ میں امام ابو حنیفہؒ، خوش الحانی میں داؤدؑ، سیاحت میں ابن بطوطہ، فتح میں سکندر اعظم، شہادت و صبر میں امام حسینؓ، خلق و رافت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تصنیف و وعظ میں مولانا اشرف علی تھانوی، تبلیغ میں مولانا الیاسؒ، سیاست میں مولانا عبیداللہ سندھیؒ، میدان خطابت میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مجاہدہ میں حسین احمد مدنیؒ۔

عورتیں:۔ حیاء میں مریمؑ، امتحان میں کامیاب ہاجرہ، ایمان میں بنیان مرصوص آسیہؓ، وفا میں خدیجہؓ، علم میں صدیقہؓ، صبر میں سمیہؓ، سخاوت میں زبیدہ، عفت میں فاطمہؓ، حدیث میں رفاعیہ، مگر یہ بھی قبر کی مہمان بن گئیں۔

تھیں عظیم ہستیاں، مگر خالی کر گئیں بستیاں
نہ آیا جو کہ باقی رہا نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا

بی بی عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا:

لو كانت الدنيا تدوم لواحد
لكان رسول الله فيها مخلدا

فارسی میں کسی نے کیا عجیب کہا

اگر کس در جہاں پایندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

انسان کیسا احمق بے وقوف ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مگر اسے موت کا یقین ہے۔ موت کا سیاہ بادل ہر وقت سر پر منڈلا رہا ہے۔ جہاں موجود ہو، جس جگہ ہو، ایک دن موت کے پنجہ میں گرفتار ہو گا۔ کون ہے جو دعوئ کرے کہ یہ چیز میری ہے۔ مگر ایک موت ہے۔ جو دعوئ کر سکتی ہے کہ یہ میرا ہے۔ آنے کا ایک راستہ ہے۔ مگر جانے کے ہزار راستے ہیں۔ دنیا کی زندگی موت پر موقوف ہے۔

رہ مرگ سے کیوں ڈراتے ہیں لوگ

بہت اس طرف کو تو جاتے ہیں لوگ
ہم موت کو بھول جائیں۔ مگر موت نے ہمیں نہیں بھلایا' آئے گی' ضرور آئے گی۔ یہ شکایت ہی غلط ہے کہ موت اچانک آتی ہے۔ پہلے مطلع نہیں کرتی۔ ہم روزانہ اپنی آنکھوں سے بچے' جوان' بوڑھے اور نوجوان مرتے دیکھتے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مرنے کا وقت مقرر ہے۔

## سبق آموز واقعہ

قدیم بادشاہوں میں رواج تھا کہ ایک افسران کو ہر صبح و شام موت یاد دلایا کرتا تھا۔ جب شاہجہان کی تاج پوشی ہو رہی تھی۔ راگ رنگ' ناچ گانے' راجے مہاراجے' خوبصورت لونڈیاں' سپاہ و لشکر سب موجود تھے' خزانے لٹائے جا رہے تھے' اہل اللہ دعا کر رہے تھے۔ فقرا' گدا' مداح سرائی میں مصروف تھے۔ شعراء قصیدے لکھ رہے تھے۔ انتظام و اہتمام دربار عام صبح و شام جاری تھا۔ مرصع مزین' شاندار چمکدار موتیوں والا تاج سر پر تھا۔ آفرین مبارکبادی کے پیغامات اطلاعات' لگاتار مل رہے تھے۔ خوشی و مسرت و شادمانی میں ہر شخص باغ و بہار تھا۔ اچانک ایک فقیر نے بلند آواز سے کہا۔ بادشاہ سلامت! اتنی خوشی کا اظہار کرو۔ جتنی خوشی رہ سکے۔ کل یہ تاج اتارا جائے گا۔ یہ شاہی ختم ہو جائے گی۔ یہ عیش و عشرت سب کافور ہو جائے گی۔ جو عزت دے سکتا ہے۔ ذلت بھی دے سکتا ہے۔ شاہی دینے والا تباہی بھی کر سکتا ہے۔ تاج دینے والا اتار بھی سکتا ہے۔ ہزاروں میں رونق افروز ہونے والا کل تنگ و تاریک قبر میں جائے گا۔ شاہجہان کا چہرہ یکایک فق ہو گیا۔ گردن جھک گئی۔ آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ دماغ چکرا گیا۔ وجود کانپنے لگا۔ فوراً تخت سے اتر کر مٹی پر سر رکھا۔ عاجزی و انکساری سے روتے ہوئے عرض کیا۔ کہ مالک زمین و آسمان' اے حقیقی شاہجہان' رب دو جہان' اے رحیم و رحمان' اے وارث کون و مکان' میں کمترین انسان شاہجہان پانی کا قطرہ لاشی محض محتاج فقیر ناتواں بندہ حقیر ہوں۔ اے اللہ! ذلت سے بچانا۔ حکومت تیری ہے۔ میں تیرا محکوم ہوں۔ میں عاجز

تو قوی۔ میں انسان تو عالی شان۔ میں لقیر تو مدبر' میں فانی تو باقی' مجھے ناز نہیں نیاز ہے۔ تو ہی شرافت دے۔ قوم کی خدمت دے۔ بادشاہ کی اس مسکینی' ناتوانی' بے چینی' بیقراری' اضطراری کو دیکھ کر پورے دربار میں سناٹا چھا گیا۔ تمام خوشیاں' عیش و عشرت فکر آخرت میں تبدیل ہو گئیں۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ تمام پروگرام موقوف' اذہان ماؤف۔

نمے ترسی ازاں روزے کہ درگورت فرو آرند
عزیزاں جملہ باز آیند تو تنہا درلحد مانی

## حکایت

ایک بیوہ عورت کا اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا۔ بیچاری ممتا کی ماری دربدر پھرتی رہی کہ میرے بچے کا علاج کرو۔ اسے یقین نہ آیا کہ واقعی میرا بیٹا مر گیا ہے۔ لوگوں نے سمجھایا۔ بتایا کفن اٹھا کر دکھایا۔ کہ تیرا بچہ موت کی آغوش میں چلا گیا۔ پھر بھی اس ماما' غمزدہ ماں کو یقین نہ آیا۔ ایک ولی اللہ کے پاس گئی۔ پوچھا میرا بچہ زندہ ہے۔ یا مردہ۔ اگر مردہ ہے تو زندہ کر دو۔ اہل اللہ نے کہا۔ کہ مردہ کو زندہ کرنا رب العالمین کا کام ہے۔ اچھا میں زندہ کروں گا۔ بشرطیکہ ایسے گھر سے پانی کا گھڑا بھر کر لا دے۔ جہاں کوئی بھی نہ مرا ہو۔ اس نے تمام شہر چھان مارا۔ کالونی اور محلوں میں پھری۔ جھونپڑی خیمہ تک پھری۔ مگر سب نے جواب دیا۔ کہ ہر گھر سے جنازہ اٹھا ہے۔ بلکہ زندہ کم ہیں مرے بہت ہیں۔ وہ عورت واپس آئی۔ اسے یقین ہو گیا۔ کہ لڑکا واقعی مر چکا ہے۔ یہ فقط میرے ساتھ نہیں ہوا۔ بلکہ اوروں کے ساتھ یہی صدمہ ہوا ہے۔ پس صبر کے سوا چارہ نہیں۔

## حکایت

ہارون الرشید کا شہزادہ مگر نہ دولت کا دلدادہ' نہ شاہی محلات میں رہنے پر آمادہ' نہایت سادہ' مسکینی فقیری اختیار کی۔ بیابانوں ویرانوں میں پھرتا رہا۔ بادشاہ نے کئی بار

قاصد بھیجے۔ بیٹا گھر آؤ۔ نعمتیں ہیں' لطف ہے' خزانے ہیں' دولت ہے' عیش ہے' آرام ہے' محل ہے' نوکر ہیں' باندیاں ہیں' تیرے ہر اشارے پر ہر چیز میسر ہو سکتی ہے۔ بیٹے نے کہا۔ والد محترم! یہ سب بے کار ہے آخر فنا ہے۔ دنیا بے وفا ہے۔ آخرت کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ دنیا قارون کا ورثہ ہے۔ اور دین محمد مصطفیٰ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ ہے۔

میری نگاہ قرآن کی اس آیت پر ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ

ترجمہ:۔ فرمایئے۔ سامان دنیا بہت تھوڑا ہے۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

ترجمہ:۔ آخرت اچھی ہے اور باقی ہے۔

ایک دن شہزادے کی موت کا وقت قریب آیا۔ صحرا میں کسمپرسی میں مسکینی میں جان جان آفرین کے سپرد کرنے سے پہلے زمین پر یہ اشعار تحریر کر کے ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا۔ اشعار نوشتہ بر زمین یہ تھے۔

یاصاحبی لا تغرر بتنعمی
فالعمر ینفدو والنعیم یزول
اذا حملت الی القبور جنازہ
فا علم بانک بعدھا محمول

ترجمہ:۔ اے دوست دولت پر غرہ نہ ہو۔ یہ مال بھی ختم ہو گا اور عمر بھی' جب قبرستان کی طرف جنازہ اٹھا کر لے جائے تو یقین کرنا۔ کہ اس کے بعد تیری باری بھی آئے گی۔ ہارون الرشید کو اطلاع ملی کہ تیرا فرزند ارجمند فلاں جنگل میں فقیری لباس اینٹ سرہانے' نہ پلنگ نہ غالیچے وہ نازنین نازک بدن زیب چمن بے وطن بے گور و کفن مسکینی انداز میں دنیا سے بے نیاز ابدی نیند سو رہا ہے۔

بادشاہ نے جب یہ سنا۔ تو محبت و شفقت پدری نے جوش مارا۔ چیخیں نکل گئیں۔ بے اختیار رو پڑا۔ فوراً عزیز بیٹے کے سرہانے پہنچا۔ پیشانی چوم کر کہا۔ مبارک ہو۔ بیٹا تو نے فقیری کو امیری پر ترجیح دی۔ آج تو رسول اللہ کی گود میں چلا

گیا۔ زندگی سادہ، موت اعلیٰ، مگر تیری جدائی کا داغ ہمیشہ سینے میں رہے گا۔

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست!

سیٹھ جی کو فکر تھی اک اک کے دس کیجئے
آیا ملک الموت بولا جان واپس کیجئے

ہارون الرشید متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، یقین ہو گیا کہ دنیا فانی ہے۔ آخرت باقی ہے۔ اس کے بعد علماء کی محبت اختیار کی۔

خود ہارون الرشید کی بھی یہ مشہور بات ہے کہ نصیحت کے سننے پر بہت رویا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حج کو جا رہے تھے۔ تو سعدوں مجنوں راستہ میں سامنے آ گئے۔ چند شعر پڑھے۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ مان لیا کہ تم ساری دنیا کے بادشاہ بن گئے ہو۔ لیکن کیا آخر موت نہ آئے گی؟ دنیا کو اپنے دشمنوں پر چھوڑ دو۔ جو دنیا آج تمہیں خوب ہنسا رہی ہے۔ یہ کل کو تمہیں خوب رلائے گی۔ یہ اشعار سن کر ہارون الرشید نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اتنے طویل عرصہ تک بے ہوش رہے کہ تین نمازیں قضا ہو گئیں۔

## حکایت

بہلول مجذوب ؒ ہارون الرشید کے زمانے میں ایک مجذوب صفت بزرگ تھے۔ ہارون الرشید ان کی باتوں سے ظرافت کے مزے لیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی جذب کے عالم میں وہ پتے کی باتیں بھی کہہ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بہلول مجذوب ؒ ہارون الرشید کے پاس پہنچے۔ ہارون الرشید نے ایک چھڑی اٹھا کر دی۔ مزاحاً کہا کہ بہلول، یہ چھڑی تمہیں دے رہا ہوں۔ جو شخص تمہیں اپنے سے زیادہ بے وقوف نظر آئے اسے دے دینا۔ بہلول مجذوب ؒ نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ چھڑی لے کر رکھ لی۔ اور واپس چلے آئے۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ شاید ہارون الرشید بھی بھول گئے ہوں گے۔ عرصہ کے بعد ہارون الرشید کو سخت بیماری لاحق ہو گئی۔

بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ اطبا نے جواب دے دیا۔ بہلول مجذوب" عیادت کے لیے پہنچے اور سلام کے بعد پوچھا۔ امیر المومنین کیا حال ہے؟ امیر المومنین نے کہا حال پوچھتے ہو بہلول؟ بڑا لمبا سفر درپیش ہے۔ کہاں کا سفر؟ جواب دیا۔ آخرت کا۔ بہلول" نے سادگی سے پوچھا۔ واپسی کب ہوگی؟ جواب دیا! بہلول" ا تم بھی عجیب آدمی ہو۔ بھلا آخرت کے سفر سے بھی کوئی واپس ہوا ہے۔ بہلول" نے تعجب سے کہا۔ اچھا آپ واپس نہیں آئیں گے۔ تو آپ نے کتنے حفاظتی دستے آگے روانہ کئے اور ساتھ ساتھ کون جائے گا؟ جواب دیا۔ آخرت کے سفر میں کوئی ساتھ نہیں جایا کرتا۔ خالی ہاتھ جا رہا ہوں۔ بہلول مجذوب" بولا۔ اچھا اتنا لمبا سفر کوئی معین و مددگار نہیں۔ پھر تو لیجئے ہارون الرشید کی چھڑی بغل سے نکال کر کہا۔ یہ امانت واپس ہے۔ مجھے آپ کے سوا کوئی انسان اپنے سے زیادہ بے وقوف نہیں مل سکا۔ آپ جب کبھی چھوٹے سفر پر جاتے تھے۔ تو ہفتوں پہلے اس کی تیاریاں ہوتی تھیں۔ حفاظتی دستے آگے چلتے تھے۔ حشم و خدم کے ساتھ لشکر ہمرکاب ہوتے تھے۔ اتنے لمبے سفر میں جس میں واپسی بھی ناممکن ہے۔ آپ نے تیاری نہیں کی۔ ہارون الرشید نے یہ سنا تو رو پڑے اور کہا۔ بہلول" ہم تجھے دیوانہ سمجھا کرتے تھے۔ مگر آج پتہ چلا۔ کہ تمہارے جیسا کوئی فرزانہ نہیں۔

## حکایت

ایک اہل اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا۔ تو وصیت کی کہ میرے کفن پر یہ اشعار لکھ دیں۔ شاید میری نجات ہو جائے۔ یہ اشعار کفن پر لکھ دیئے گئے۔

یا رب تیری رحمت کا امیدوار آیا ہوں
منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بارگناہ نے مجھ کو پیدل
اس لیے کندھوں پر سوار آیا ہوں

کسی نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا: کیا حال ہے۔ فرمایا فضل ذوالجلال ہے۔ ان اشعار کی وجہ سے رحمت رب غفار کو جوش آیا۔ معاف فرمایا۔ قبر باغ جنت ہو گئی۔ الحمدللہ۔

## ارشاد حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علیؓ جب قبرستان سے گزرتے یہ مقولہ دہراتے اور آنسو بہاتے یوں فرماتے:۔

(۱) یا اهل القبور اموالكم قسمت
اے قبر والوں تمہارا مال سب تقسیم ہو گیا۔
(۲) ودیاركم سكنت۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ آباد ہو گئے
(۳) ونساء كم زوجت۔ تمہاری بیوی نے اور خاوند کر لیے
(۴) واولاد كم حرمت
تمہاری اولاد تمہاری شفقت سے محروم ہو گئی۔

بیماری:۔ کثرت مال کی ہوس۔

علاج:۔ قبور کی زیارت۔

فرماتے ہیں۔ کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو کان میں اذان و تکبیر دی جاتی ہے۔

یہ حقیقتاً موت کا اعلان ہے کہ فانی جہان ہے۔

اذان الناس حین اطفل یاتی
و تاخیر الصلوة الی الوفاة
یشیر بان عمر المرء شیئی
کما بین الاذان الی الصلوة

بچے کی پیدائش پر اذان دینا اور نماز کو وفات تک موخر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کی عمر بس اتنی ہی ہے' جتنا اذان اور نماز کے درمیان وقفہ ہوتا ہے۔

آتے ہوئے اذان ہوئی جاتے ہوئے نماز
اتنی قلیل مدت میں آئے چلے گئے

قسمت ازیں جہاں ترا یک کفن است
آں ہم بگماں است بری یا نہ بری
اے دل تو دریں جہاں چرابے خبری
روز و شب طالب سیم و زری
جائے گر یہ است ایں جہاں دروے مخند
چشم عبرت بکشا و لب ببند

## حکایت

ایک شخص کی اکلوتی بیٹی جس کی شادی قریب تھی۔ تمام سامان جہیز مہیا کیا۔ عین شادی کے دن ملک الموت نے ڈیرا ڈالا اور بچی داغ مفارقت دے گئی۔ بارات آئی۔ مگر دلہن نہ تھی۔ حلوہ تیار کیا۔ مگر کھانے والی نہ تھی جو مبارکبادی دینے آئے شریک موت ہوئے۔ انہیں دور سے کہا گیا۔ کہ آج شادی نہیں بربادی ہے۔ خوشی نہیں غمی ہے۔ مبارک دن نہیں منحوس دن ہے۔ جہیز پر نگاہ پڑی۔ باپ بے اختیار کہہ اٹھا۔

نہ آیا یاد اسے آرام اس نامرادی میں
کفن دینا تمہیں بھولے تھے ہم سامان شادی میں
کیا اس لیے تقدیر نے چنوائے تھے تنکے
بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لگا دے
پھول تو کچھ دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے۔

## حکایت

حضرت باقی باللہ ولی اللہ عالم باعمل، کامل و اکمل، صالح بے بدل تھے۔ ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ ایک عقیدت مند دور سے آیا۔ چہرے سے کفن اٹھا کر زیارت کی۔ رو رو کر یہ فرمایا۔ سب کو تڑپایا۔

سرو سیمنا بصحرا میروی سخت بے مہری کہ بے ما میروی

اے تماشاگاہ عالم روئے تو تو کجا بہر تماشا میروی

جس نے یہ اشعار سنے۔ اس سے ضبط نہ ہو سکا۔ مگر کون دم مارے۔

## حکایت

ایک منصف کا جنازہ جا رہا تھا۔ پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جج ہے۔ جو لوگوں کے فیصلے کرتے تھے۔ آج ان کے خلاف فیصلہ ہو گیا۔ اٹل فیصلہ کوئی اپیل نہ دلیل سنی جائے گی۔

آج دنیا کی کچہری سے سدھارے منصف
ملک الموت کی ڈگری ہوئی ہارے منصف

## حکایت

حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ملک الموت آدمی کی صورت بن کر

حاضر ہوا۔ ایک وزیر حضرت کے پاس بیٹھا تھا۔ ملک الموت نے کئی بار وزیر کو دیکھا۔ جب ملک الموت چلے گئے۔ وزیر نے پوچھا۔ حضرت یہ کون تھا؟ فرمایا۔ عزرائیل۔ وزیر نے کہا۔ اس کے بار بار دیکھنے سے خوف پیدا ہوا۔ ابھی ہوا کو حکم دو کہ مجھے اپنے وطن بوماس جزیرہ میں پہنچا دے۔ حضرت سلیمان نے حکم دیا آن کی آن میں خدا کی شان وزیر باتدبیر وطن پہنچا۔ ابھی گھر کی دہلیز پر قدم رکھا تھا۔ ملک الموت نے جان قبض کر لی۔ دوسری ملاقات میں سلیمان کے دریافت فرمانے پر ملک الموت نے جواب دیا: میں حیران تھا کہ مجھے حکم ہوا کہ اس وزیر کی جان جزیرہ بوماس میں قبض کرنی ہے اور یہ یہاں آپ کے پاس تھا۔ مگر حکم پورا ہو گیا۔

دو چیز آدمی راستانند بزور
یکے آب و دانہ دگر خام گور

مثل مشہور ہے۔ "پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔"

## حکایت

ایک ہرن کی دائیں آنکھ ضائع ہو گئی۔ ہمیشہ دریا کے کنارے رہتا تھا۔ ضائع شدہ آنکھ دریا کی طرف کر کے چلتا تھا۔ تاکہ خطرہ نہ رہے۔ اچانک کوئی شکاری کشتی میں جا رہا تھا۔ اس نے گولی ماری۔ ہرن کا کام تمام کر دیا۔ یاد رکھو، زندگی آفت میں ہر وقت گھری ہے۔ کسی حالت میں بچنا محال ہے۔

نہ پوچھو میری انتہا موت ہے۔
وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے

## حکایت

ملکہ الزبتھ اول نے کہا تھا۔ جبکہ موت میں گھری ہوئی تھی۔ کہ مجھے کوئی ڈاکٹر موت کے منہ سے بچائے۔ ایک منٹ کی قیمت ایک لاکھ روپیہ دوں گی۔ ڈاکٹر بے بس تھے۔ کوئی بھی نہ بچا سکا۔ سب ہار گئے۔ اسی دن چل بسی۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
نہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے
تخت آرا تھا جو کل وہ آج زیر خاک ہے
عالم فانی کا منظر کتنا عبرتناک ہے۔

## حکایت

حضرت حسن بصریؒ جواہرات کی تجارت کیا کرتے تھے پھرتے پھراتے روم پہنچے۔ کیا دیکھا کہ وزرا کی بیگمات 'لونڈیاں فوج سب کہیں جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا آج جشن ہے یا بے وطن ہو کر جا رہے ہو؟ وزیر نے کہا۔ ہمارے ساتھ چلو۔ ایک جنگل میں پہنچے۔ وہاں ایک خیمہ ایستادہ ہے۔ نہایت شاندار خیمہ۔ پہلے لشکر مسلح نے طواف کیا اور روتے رہے' پھر حکماء فلاسفروں نے' پھر لونڈیوں نے پھر شاہی بیگمات نے' پھر وزیروں نے' آخر میں بادشاہ نے طواف کیا۔ اندر گیا۔ بصد رنج و ملال یاس و حسرت پریشان روتا ہوا سر جھکائے باہر نکلا۔ کچھ آہستہ آہستہ بادشاہ کہتا رہا۔ حسن بصریؒ نے ماجرا پوچھا۔ کہ کیا ہے؟ وزیر نے کہا۔ یہ نوجوان لڑکا بادشاہ کا فوت ہو گیا ہے۔ ہر سال پورا لشکر یونہی معہ بادشاہ اس کی قبر پر آتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ بے نیاز کے قبضہ میں یہ فرزند ہے؟ اے عزیز بچہ۔ اگر میرے اختیار میں ذرہ برابر زندہ کرنے کا امکان ہوتا تو ہم سعی بلیغ کرتے سب مال' ملک اور دولت نثار کر دیتے کہ تیری ایک بار ملاقات ہو جاتی۔ مگر ہم ہار گئے۔ ہماری طاقت ہیچ ہے۔ تو ایسی ذات کے قبضہ میں ہے جو بے نیاز ہے۔

حضرت حسن بصریؒ پر اتنا اثر ہوا۔ کہ سب کاروبار چھوڑ کر بصرہ واپس آئے اور تمام جواہرات فی سبیل اللہ غربا میں تقسیم کر دیئے۔ دنیا ترک کر دی اور گوشہ نشین ہو گئے۔ ستر سال اللہ اللہ میں گزارے۔ ولی کامل بن کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

حکایت حضرت بہلولؒ نے گھر میں قبر کھدوا رکھی تھی۔ روزانہ صبح و شام اس میں جا کر سو جاتے۔ روتے اور فرماتے۔ یہ تیرا اصل گھر ہے۔ بہلولؒ یہ بھی ملے گا یا نہیں۔ موت یاد کر' آخرت پر نظر رکھ!

## حکایت

ایک ولی کامل نے آبادی چھوڑ کر قبرستان میں ڈیرہ لگایا۔ لوگوں نے پوچھا حضرت آبادی میں چلو وہاں انسان آباد ہیں' چہل پہل ہے' آمدورفت ہے' ماحول ہے' گھربار ہے' رہن سہن ہے' اہل و عیال ہے' دھن و دولت اور مال ہے۔ ولی نے فرمایا۔ دیکھتے نہیں کہ ہر شہر والا اک اک ہو کر یہاں پہنچ رہا ہے۔ وہاں نہ رہوں' جہاں ہمیشہ رہنا ہو گا۔

زندگی ہے کشمکش' موت ہے کامل سکوت
شہر میں ہے شور و غوغا' مقبرہ خاموش ہے

فرمایا۔ شہر میں لوگ دھکے دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہٹ جا' رستہ دے' اندھا ہے' یہ کرو' وہ کرو' کون ہے' کیوں آئے' کیا کام کرتے ہیں' کہاں رہتے ہو' مگر یہاں ایسے لوگ ہیں۔ جو رنج و تکلیف نہیں پہنچاتے۔ سوئے تو اٹھے نہیں۔ ایسے چپ ہیں کہ بولتے نہیں' گم ہوئے تو نظر نہ آئے' قبر کی مٹی میں گئے تو کپڑے نہیں بدلے' جنگل میں گئے' تو گھر واپس نہ آئے' پس دوستو! مجھے یہی جگہ' یہی ماحول اور یہی دوست پسند ہیں۔

## حکایت

حضرت نوحؑ سے عزرائیل نے پوچھا۔ آپ کی عمر تمام پیغمبروں سے زیادہ ہوئی ہے۔ یعنی ۹۵۰ سال۔ آپ نے دنیا کو کیسے پایا۔ کچھ یاد بھی ہے کہ دنیا میں کتنی مدت قیام فرمایا۔ فرمایا ایک مکان کے دو دروازے ہیں۔ ایک سے داخل ہوا۔ دوسرے سے نکل آیا۔ بس اتنا یاد ہے۔

اے انسان! ایسی زندگی گزار کہ جب تو دنیا سے رخصت ہو تو تیرے محاسن بیان کریں۔ مولانا روم فرماتے ہیں ۔

یاد داری بوقت زادنِ تو
ہمہ خنداں بودند تو گریاں

ہم چناں زی بوقت مُردنِ تو
ہمہ گریاں بودند تو خنداں

یعنی اے انسان! جب تو پیدا ہوا، تو روتا ہوا آیا تیرے ماں باپ دوست و احباب تیرے پیدا ہونے کے وقت خوشی منا رہے تھے۔ اب دنیا میں ایسی زندگی گزار کہ لوگ تیرے فراق میں اشکبار ہوں اور تو ہنستا ہوا اس جہان فانی سے رخصت ہو۔ حدیث قدسی بھی ہے۔

انا عند ظن عبدی بی

ترجمہ:۔ بندہ جیسے گمان کرے گا ویسے اللہ کو پائے گا۔

اگر روتا ہوا آئے تو ہنستا ہوا جائے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آمد تبسم برلب اوست

حدیث نبوی ہے:۔

علی ماتموتون تحشرون

ترجمہ:۔ جس حالت میں موت آئے گی۔ اسی حالت میں اٹھو گے۔

انما الاعمال بالنیات والعبرۃ بالخواتیم

ترجمہ:۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ خاتمہ بالخیر ہے تو خیر۔ ورنہ خیر کہاں۔

فاروق اعظم والی دعا یاد کرو۔ فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ

مَوْتَنَا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جس کا خاتمہ کلمہ پر ہوا بچ گیا۔ کامیاب ہو گیا۔ ناجی بامراد ہے۔ جہنم سے آزاد ہے' آباد ہے' شاد ہے' ورنہ برباد ہے' ناشاد ہے' نامراد ہے۔

میں نے پوچھا جو زندگی کیا ہے؟
ہاتھ سے گر کر جام ٹوٹ گیا

دنیا کی عجیب کیفیت ہے۔ کوئی آ رہا ہے کوئی جا رہا ہے' کوئی شادماں ہے' کوئی پریشان ہے' کسی کے لیے حیات' کسی کے لیے موت ہے۔ کسی کا شاندار مکان ہے' کوئی قبر کا مہمان ہے۔ کوئی مسرور ہے۔ کوئی رنجور ہے۔ اے انسان چار روزہ زندگی پر غرہ نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے

حشر تک زیر زمین دو روز بالائے زمیں
دنیا میں تعمیر کی حاجت نہیں
زندگی ہے علامت مرگ کی اے غافلو
اور کچھ اس خواب کی تعبیر کی حاجت نہیں

ہر آن ہر وقت ہر لمحہ یہ اعلان ہو رہا ہے:

اے بے خبر حیات کا کیا اعتبار ہے
ہر وقت موت سر پر بشر کے سوار ہے

کسی کو موت کا علم نہیں' کب' کہاں اور کیسے آئے گی۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں
غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

روزانہ فرشتہ اللہ کی طرف سے پکار پکار کر ندا کرتا ہے۔

الا یا ساکن القصر المعلی

ستدفن عن قریب فی التراب

خبردار اے محلات میں رہنے والا عنقریب مٹی میں دفن ہو گا۔

له ملک ینادی کل یوم

لدو للموت وابنوا للخراب

ہر روز فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ تو بچے مریں گے اور تعمیرات خراب و تباہ ہوں گی۔

اے غافل۔ تو ہنس رہا ہے۔ تیرا کفن تیار ہو چکا ہے۔ تیری قبر اندھیرے میں ہے۔

## حکایت

حضرت وہبؒ ابن منبہ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا، جس کا ارادہ اپنی مملکت کی زمین کی سیر اور حال دیکھنے کا ہوا۔ اس نے شاہانہ جوڑا منگایا۔ ایک جوڑا لایا گیا۔ وہ پسند نہ آیا۔ دوسرا منگایا وہ بھی پسند نہ آیا۔ غرض بار بار رد کرنے کے بعد نہایت پسندیدہ جوڑا پہن کر سواری منگائی گئی۔ ایک عمدہ گھوڑا لایا گیا۔ پسند نہ آیا۔ اس کو واپس کر دیا۔ دوسرا منگایا وہ بھی پسند نہ آیا۔ غرض سارے گھوڑے منگائے گئے۔ ان میں سے اپنی پسند کا بہترین گھوڑا لے کر سوار ہوا۔ شیطان مردود نے اور بھی نخوت اس کے ناک میں پھونک دی نہایت تکبر سے سوار ہوا خدام، فوج پیادہ، بڑائی اور تکبر سے بادشاہ ان کی طرف التفات بھی نہ کرتا تھا۔ راستے میں چلتے چلتے ایک شخص نہایت سادہ خستہ حال ملا، سلام کیا۔ بادشاہ نے توجہ بھی نہ کی۔ خستہ حال نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ نے ڈانٹا۔ لگام چھوڑ۔ اتنی جرات کرتا ہے معلوم ہے میں کون ہوں؟ اس نے کہا مجھے تجھ سے کام ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا صبر کر۔ جب میں سواری سے اتروں گا۔ تب بات کر لینا۔ کہا نہیں۔ اب کام ہے۔ یہ کہہ کر زبردستی لگام چھین لیا۔ کہا کہ میں ملک الموت ہوں اور تیری جان لینے آیا ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ کا چہرہ فق ہو گیا۔ دماغ چکرا گیا۔ زبان لڑکھڑا گئی۔ کہنے لگا۔ اچھا مجھے اتنی مہلت

دے دے کہ میں گھر جاکر اپنے سامان کا نظم کرلوں۔ فرمایا مہلت نہیں ہے یہ کہہ کر اس کی روح قبض کرلی۔ وہ گھوڑے سے لکڑی کی طرح نیچے گر گیا۔ بغیر پوچھے بغیر اطلاع بغیر مرض وہ موت ہے۔

کیا نظام قدرت ہے۔ جو حکیم جس مرض میں ماہر تھا۔ اسی کا شکار ہو کر چل بسا سل کے مرض میں ارسطاطالیس' افلاطون فالج سے' حکیم لقمان' جالینوس اسہال سے مرا۔ حکیم اجمل خان دل کی بیماری سے۔ جس بیماری میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اسی میں ختم ہوئے۔ دھنہ سانپ پکڑتا ہے۔ سانپ نے کاٹا اور چل بسا۔ محاورہ ہے۔ بلا کے آپ چڑھا تاپ۔

دنیا یہ سدا عبرت و اندیشہ کی جگہ ہے
ہاں کیسا مقام آٹھ پہر کوچ لگا ہے
جاتے ہیں چلے لوگ مرگ کا دروازہ کھلا ہے
رہ جائے نہ کوئی یہ آواز صدا ہے

مال و عیال ساتھ جانے کو تیار ہوتے ہیں' مگر مال گھر تک۔ عیال قبر تک ساتھ جاتے ہیں۔ اعمال حشر تک ساتھ رہتے ہیں۔

کہا احباب نے دفن کے وقت
کہ ہم کیونکر وہاں کا حال جانیں
لحد تک تیری تعظیم کر دی
اب آگے آپ کے اعمال جانیں

## دنیا کیا ہے؟

یہ دنیا سرائے فانی دیکھی!!
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
آکے جو نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جا کے جو نہ آئے وہ جوانی دیکھی

دنیا کی بے ثباتی سے اکبر ملول ہے
لیکن زیادہ اس کا تصور فضول ہے

کیا اچھا کہا:

حقیقت دنیا کی اگر معلوم ہو جاتی
طبیعت محفل عشرت میں مغموم ہو جاتی
کوئی ہنس رہا ہے کوئی رو رہا ہے
کوئی پا رہا ہے کوئی کھو رہا ہے
کہیں ناامیدی نے بجلی گرائی!
کوئی بیج امید کے بو رہا ہے

اس فکر میں اکبر

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز کم نہ ہوں گے
پرچے یونہی رہیں گے افسوس ہم نہ ہوں گے

یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟

## ارشاد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

فکم من کفن مفعول وصاحبه فی السوق مشغول

ترجمہ:۔ بہت سے لوگوں کے کفن تیار ہو کر آ چکے ہیں۔ مگر کفن پہننے والے ابھی تک بازاروں میں خرید و فروخت میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنی موت سے غافل ہیں۔

فکم من قبر محفور وصاحبه باالسرور مغرور
وکم من ضاحک وهو عن قریب هالك
وکم من منزل کمل بِنَاؤُهٗ وصاحبه قد اذن فناؤهٗ
وکم من عبد یرجوا بشارةٌ فیروله الخساره
وکم من عبد یرجو الثواب فیروله العقاب

ترجمہ۔ بہت سے لوگوں کی قبریں کھود کر تیار ہوئیں۔ مگر ان میں دفن ہونے والے

غفلت سے خوشیاں کرتے پھرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس وقت ہنستے خوشیاں کرتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ ہنسنے والے جلد ہلاک ہونے والے ہیں۔ بہت سے لوگوں کے ابھی محل و مکان نئے بن کر تیار ہوئے تھے یکایک مکان کے مالک کی موت کا وقت آگیا۔ بہت سے لوگ خوشی کی خبروں کے منتظر ہوتے ہیں۔ اچانک ان کے سامنے رنج و مصیبت کی خبریں آجاتی ہیں۔ بہت سے لوگ برے عمل کرتے ہیں اور امید ثواب کی رکھتے ہیں۔ مگر کیا ہوا۔ ان کا کیا ان کے سامنے آتا ہے۔

## عبرت آموز واقعہ

حضرت فاطمہؓ کا جنازہ رات کو قبر میں اتارا گیا۔ تو حضرت ابو ذر غفاریؓ نے اپنے جوش میں قبر سے خطاب کیا۔

یا قبر هل اذتدری من التی جئنا بها الیك هذه بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه زوجة علی المرتضیٰ هذه ام الحسنین۔ هذه فاطمة الزهراءؓ

یعنی اے قبر۔ تجھے خبر بھی ہے کہ ہم کس کے جنازے کو لائے ہیں۔ یہ بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آئی ہے۔ یہ خاتون ہے۔ علی المرتضیٰؓ کی۔ یہ والدہ ہے شہید کربلا کی۔ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ کی۔ یہ فاطمۃ الزہراؓ قبر میں آئی ہیں۔

## قبر سے آواز آئی

یا اباذر لست انا موضع حسب ولا نسب انا موضع عمل صالح فلا ینجو الامن کثر خیره وسلم قلبه وخلص عمله۔

یعنی اے ابو ذرؓ۔ قبر حسب نسب بیان کرنے کی جگہ نہیں۔ یہاں تو

عمل صالح کا ذکر کرو۔ یہاں تو وہی آرام پائے گا۔ جس کا دل مسلمان ہو گا۔ جس کے عمل صالح ہوں گے۔

## چند انمول موتی

دنیا آٹھ چیزوں سے قائم ہے:۔

(۱) خدا کی رحمت سے (۲) رسول کی رسالت سے (۳) حکماء کی حکمت سے (۴) عابدوں کی عبادت سے (۵) عالموں کی پند و نصیحت سے (۶) بادشاہوں کی عدالت سے (۷) بہادروں کی شجاعت سے (۸) کریموں کی سخاوت سے۔

## چار چیزوں کو تھوڑا نہ سمجھو

(۱) قرض (۲) مرض (۳) دشمنی (۴) آگ

## چار چیزوں میں قلت اچھی ہے

(۱) قلت الطعام (۲) قلت الکلام (۳) قلت المنام (۴) قلت الاختلاط مع الانام

## پانچ چیزیں قساوت قلب کا نشان ہیں

(۱) توبہ کی امید پر گناہ کرنا (۲) علم پڑھنا عمل نہ کرنا (۳) عمل کرنا مگر اخلاص نہ ہو (۴) رزق کھانا اور شکر نہ کرنا (۵) مردہ کو دفن کرنا اور عبرت نہ لینا

نکتہ: مظلوم کی آہ سے بچو۔ جب وہ کہتا ہے۔ اللہ تو لفظ اللہ میں آہ شامل ہوتی ہے۔

ایک باپ سات بیٹوں کی پرورش کرتا ہے۔ مگر بیٹے ایک باپ کی خدمت نہیں کر سکتے۔ بیٹے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) پوت (۲) سپوت (۳) کپوت۔

(۱) پوت: وہ ہے جو باپ کی جائیداد کو قائم رکھے۔

(۲) سپوت: وہ ہے جو ترقی کرے۔

(۳) کپوت: وہ ہے جو جائیداد ضائع کرے۔

تم سوچو تم کون ہو؟ کس لفظ کو اختیار کرو گے۔

## نمازی چار قسم کے ہیں

(۱) ٹھاٹھ کے (۲) آٹھ کے (۳) کھاٹ کے (۴) تین سو ساٹھ کے

ٹھاٹھ کے:۔ یعنی روزانہ کے عادی

آٹھ کے:۔ یعنی جمعہ نماز پڑھنا۔

کھاٹ کے:۔ یعنی جو جنازہ پر شامل ہوں

تین سو ساٹھ کے:۔ یعنی جو صرف عید نماز پڑھیں

تم کون ہو؟

## چار الفاظ کلام کا باعث ہوں گے

(۱) کیا (۲) کیوں (۳) کیسے (۴) کہاں

## دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں

(۱) نیکی بدی کو (۲) تکبر علم کو (۳) توبہ گناہ کو (۴) جھوٹ رزق کو (۵) عدل ظلم کو (۶) غم عمر کو (۷) صدقہ بلا و مصیبت کو (۸) غصہ عقل کو (۹) پشیمانی سخاوت کو (۱۰) غیبت اعمال کو

(یہ شعر الٹا پڑھو۔ ربط و حروف میں فرق نہیں آئے گا۔ کمال شاعری اسے کہتے ہیں۔

شکر بترازوی وزارت برکش

شو ہمرہ بلبل بلب ہر مہوش)

## پانچ حروف کو الٹنے سے وہی لفظ بنتا ہے

(۱) داماد (۲) نادان (۳) موہوم (۴) موسوم (۵) شاباش

حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ۱۰۰۰ سال تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۱۹۵ سال تھی

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر ۱۳۷ سال تھی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ۱۴۷ سال تھی۔
حضرت اسحاق علیہ السلام کی عمر ۱۸۰ سال تھی۔
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال تھی۔

## دس خصلتیں دس آدمیوں سے اللہ پاک کو پسند نہیں

(۱) بخل مالداروں سے (۲) تکبر فقیروں سے (۳) طمع عالموں سے (۴) بے حیائی عورتوں سے (۵) حب دنیا بوڑھوں سے (۶) سستی جوانوں سے (۷) ظلم بادشاہوں سے (۸) بددلی غازیوں سے (۹) خود پسندی زاہدوں سے (۱۰) ریاکاری عابدوں سے

## سعادت مندی پانچ چیزوں میں مضمر ہے

(۱) عورت موافق (۲) اولاد نیک (۳) متقی دوست (۴) ہمسایہ صالح (۵) اپنے شہر میں رزق

## پانچ باتیں بے وقوفی کی علامت ہیں

(۱) جاہل کو مونس کرنا (۲) عقلمندوں سے پرواز کرنا (۳) نالائقوں کو سرفراز کرنا (۴) عدو کو ہمراز کرنا (۵) دوسروں کی کمائی پر ناز کرنا۔

جب تک دو چراغ نہ جلیں۔ ایک کے نیچے اندھیرا رہے گا۔ اس لئے آدمی کے ہاتھ۔ پاؤں۔ کان۔ آنکھ دو دو ہیں۔

کلمے کے دو حصے ہیں۔ دونوں میں بارہ بارہ حروف ہیں۔ اور دونوں بے نقطہ ہیں۔

## لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

معنی:۔ لاالہ الااللہ۔ (مقصد زندگی)۔ محمد رسول اللہ (طرز زندگی)

## فضیلت کے پانچ درجے ہیں

(۱) نبوت (۲) صداقت (۳) شہادت (۴) صالحیت (۵) اطاعت

## قابل رحم چار ہیں

یاالٰہی رحم کر تو ان چار پر　　بے کس۔ مجبور پر۔ مزدور پر۔ لاچار پر

مقولہ علیؓ

## تین شخص بد ترین ہیں

(۱) فقیر متکبر (۲) بوڑھا زانی (۳) بدکار عالم

## قومی ترقی کے تین اسباب ہیں

(۱) اتحاد (۲) علم (۳) دولت

## آجکل عدالتوں میں انصاف کی امید کرنے میں تین چیزیں درکار ہیں

(۱) عمر نوحؑ (۲) گنج قارون (۳) صبر ایوب

## انسان رات دن میں چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے

ہر سانس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

ہر سانس پر اللہ کا محتاج بھی تو ہے۔

چار　چیز　است　تحفہ　لندن

خمر　و　خنزیر　جرمانہ　وزن

## فقیر کی دو جزیں ہیں

(۱) ترک المال (۲) ترک السوال

## تین چیزوں کو سمجھ کر اٹھاؤ

(۱) قلم (۲) قدم (۳) قسم

## چار قاف سے تبلیغ کا مقصد ادا ہو گا

(۱) قولی (۲) قدمی (۳) قلمی (۴) قلبی

مسجد الحرام میں ایک نماز ------ ایک لاکھ کا ثواب

مسجد نبوی میں ----- ۵۰۰۰۰ کا ثواب

مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں ----- ۱۰۰۰ کا ثواب

جامع مسجد میں ------ ۵۰۰ کا ثواب

جماعت سے نماز میں ----- ۲۷ کا ثواب

## عام لوگوں سے دور رہو' تو تین چیزیں میسر ہوں گی

(۱) راحت جسمانی (۲) قوت روحانی (۳) حفاظت ایمانی

## مکارم اخلاق تین ہیں

(۱) عفو بقدر قدرت (۲) تواضع بحالت حکومت (۳) عطا بغیر منت

## طبقات جہنم سات ہیں

(۱) سقر (۲) سعیر (۳) لظٰی (۴) حطمہ (۵) جحیم (۶) جہنم (۷) ہاویہ

## طبقات جنت آٹھ ہیں

(۱) دار السلام (۲) دار القرآن (۳) جنت عدن (۴) جنت الماویٰ (۵) جنت النعیم (۶) عیلین (۷) فردوس (۸) خلد

## راستے دو ہیں

حق یا باطل۔ صحیح یا غلط۔ نیکی یا برائی۔ اسلام یا کفر۔ توحید یا شرک۔ سنت یا بدعت۔ سچ یا جھوٹ۔ جنت یا جہنم

## روزانہ قبر کی پکار

اے بے کار۔ گنہگار۔ خبردار۔ ہشیار۔ بار بار لیل و نہار۔ یہ آواز بے ساز آرہی ہے۔

انا بیت الظلمة انا بیت الوحدة انا بیت الغربة انا بیت الوحشة انا بیت الدودة

## اقوال حکماء' اولیاء در فکر آخرت

حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں:۔

ما من صباح الا ویقول الشیطان ما تاکل وما تلبس واین تسکن اقول له اکل الموت والبس الکفن واسکن القبر۔

ترجمہ: "فرمایا جب صبح ہوتی ہے مجھے شیطان کہتا ہے۔ آج کیا کھائے گا۔ کیا پہنے گا۔ کہاں رہے گا۔ جواب دیتا ہوں۔ موت کھاؤں گا۔ کفن پہنوں گا۔ قبر میں رہوں گا۔"

مقولہ:۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ

انه قلیل له بما وجدت الذهد قال بثلاثه اشیاء رایت القبر موحشا ولیس معی مونس رایت طریقا طویلا ولیس معی زاد ورایت الجبار قاضیا ولیس معی حجه

ترجمہ: پوچھا گیا۔ زہد و تقویٰ کو کیسے پایا؟ فرمایا۔ تین چیزوں سے۔ دیکھا قبر وحشت کی جگہ ہے۔ میرے پاس ساتھی نہیں۔ دیکھا لمبا راستہ ہے اور میرے پاس توشہ نہیں۔ دیکھا کہ خدائے جبار قاضی ہے اور میرے پاس کوئی دلیل نہیں۔

مقولہ:

حضرت لقمان حکیم:۔

قال لابنه یا نبی ان للانسان ثلثة اثلاث ثلث لله وثلث لنفسه وثلث لدود۔ فاما هو لله فروحه وما هو لنفسه فعمله واما هو لدود فجسمه۔

ترجمہ: فرمایا۔ بیٹا' انسان کے تین حصے ہیں ان میں سے ایک حصہ خدا کا۔ ایک اپنا۔ ایک حصہ کیڑوں کا۔ پس جو حصہ اللہ کا ہے وہ روح ہے۔ جو حصہ اپنا ہے' وہ عمل ہے۔ جو کیڑوں کا ہے' وہ جسم ہے۔

مقولہ:

حضرت حاتم اصمؒ:۔

قال اربعة اشیاء لا یعرف قدرها الا اربعة الشباب لا یعرف قدره الا الشیوخ والعافیة لا یعرف قدرها الا اهل البلاء والصحة لا یعرف قدرها۔ الا المرضیٰ والحیوة لا یعرف قدرها الا الموتیٰ

ترجمہ: چار چیزوں کی قدر چار ہی جانتے ہیں۔ جوانی کی قدر بوڑھے جانتے ہیں اور صحت کی قدر بیمار۔ عافیت کی قدر مصیبت والے جانتے ہیں اور زندگی کی قدر مردے۔

مقولہ:

حضرت سفیان ثوریؒ

لا یجمع فی هذا الزمان لاحد مال الا وعنده خمس خصال طول الامل وحرص غالب وشح شدید وقله الورع ونسیان الاخره

ترجمہ: فرمایا۔ اس زمانے میں مال و دولت اس کے پاس جمع ہو سکتی

ہے، جس میں پانچ خصلتیں ہوں گی۔ (۱) لمبی امیدیں (۲) حرص قوی (۳) بخل سخت (۴) قلت تقویٰ اور (۵) فراموشی موت

قال الشاعر

انی لمغترواں البلاء یعمل فی جسمی قلیلا قلیلا

تزود للموت زادا فقد نادی المنادی الرحیل رحیلا

ترجمہ: میں دنیا پر فریفتہ ہو گیا ہوں۔ بے شک آفات و مصائب میرے جسم کو تھوڑا تھوڑا کر کے کھا رہے ہیں۔ موت کے لئے کوئی توشہ لے جا۔ پس تحقیق منادی روز ندا کرتا ہے۔ کوچ ہے کوچ ہے۔

## فکر آخرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی علی امتی زمان یحبون الخمس وینسون الخمس یحبون الدنیا وینسون الاخرۃ ویحبون الحیٰوۃ وینسون الموت ویحبون القصور وینسون القبور ویحبون المال وینسون الحساب ویحبون الخلق وینسون الخالق۔

ترجمہ: فرمایا۔ میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ پانچ چیزوں کو پسند کریں گے۔ اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔

۱۔ دنیا کو پسند کریں گے۔ آخرت کو بھول جائیں گے۔
۲۔ زندگی کو پسند کریں گے۔ موت کو بھلا دیں گے۔
۳۔ محلات و مکان پسند کریں گے۔ قبر کو بھول جائیں گے۔
۴۔ مال و دنیا پسند کریں گے۔ حساب و کتاب بھول جائیں گے۔
۵۔ مخلوق کو پسند کریں گے۔ خالق کو بھول جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ دیکھا کہ بعض لوگوں کے ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کرتے۔ تو وہ ان چیزوں میں مشغول ہونے سے روک دیتی۔ جس سے ہنسی آئی۔

ہر شخص کی قبر روزانہ اعلان کرتی ہے۔ کہ میں بالکل تنہائی کا گھر ہوں۔ میں سب سے علیحدہ رہنے کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب نیک دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک ہو۔ تیرے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ جتنے لوگ میری پشت پر چلتے تھے۔ ان میں تو مجھے بہت پسند تھا۔ آج تو میرے پیٹ میں آیا ہے تو میں تجھے اپنا طرز عمل دکھاؤں گی۔ اس کے بعد اس کی قبر اتنی وسیع ہو جاتی ہے۔ کہ جہاں تک مردہ کی نظر جائے وہاں تک کھل جاتی ہے۔ ایک کھڑکی جنت میں سے کھل جاتی ہے۔ جس سے وہاں کی خوشبوئیں اور ہوائیں وغیرہ آتی رہتی ہیں جب کوئی بدکار ریاکار کافر دفن ہوتا ہے۔ تو زمین اس سے کہتی ہے کہ تیرا آنا بڑا نامبارک ہے۔ تیرے آنے سے جی بہت برا ہوا۔ جتنے لوگ میری پشت پر چلتے تھے۔ ان میں تو مجھے بہت برا لگتا تھا۔ آج میں تجھے اپنا طرز عمل دکھاؤں گی۔ یہ کہہ کر وہ اس کو ایسے بھینچتی ہے کہ اس کی ہڈیاں پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا۔ کہ اس طرح ایک جانب کی پسلیاں دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں۔ اور ستر اژدھے اس کو ڈسنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ایسے زہریلے ہوتے ہیں کہ اگر ان میں کوئی ایک بھی زمین کے اوپر پھونک مارے تو قیامت تک زمین پر گھاس نہ اگے گی۔ (اعاذنا الله فیہا من سائر العذاب) اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا۔ قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں ایک گڑھا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں:

ایک شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہؐ! سب سے

زیادہ محتاط اور سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔ موت کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ یہی لوگ دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز و اکرام حاصل کرنے والے ہیں۔

## حکایت

حضرت عمر بن عبدالعزیز ایک مرتبہ ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان گئے۔ قبرستان میں علیحدہ ایک جگہ بیٹھ کر سوچنے لگے۔ کسی نے عرض کیا۔ امیرالمومنین! آپ اس جنازہ کے ولی ہیں۔ آپ ہی علیحدہ جا کر بیٹھ گئے۔ فرمایا۔ ہاں مجھے ایک قبر نے آواز دی۔ مجھ سے یوں کہا:۔

اے عمر ابن عبدالعزیز۔ مجھ سے تو یہ نہیں پوچھتا۔ کہ میں آنے والے کے ساتھ کیا کیا کرتی ہوں۔ میں نے کہا۔ تو ضرور بتا۔ اس نے کہا۔ اس کا کفن پھاڑ دیتی ہوں۔ بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہوں۔ گوشت کھا جاتی ہوں۔ اور بتاؤں آدمی کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ کندھوں کو بازوؤں سے جدا کرتی ہوں۔ کلائیوں کو پہنچوں سے۔ پنڈلیوں کو بدن سے۔ سرینوں کو رانوں سے جدا کرتی ہوں۔ یہ فرما کر عمر ابن عبدالعزیز رونے لگے۔ فرمایا۔ دنیا کا قیام بہت تھوڑا ہے۔ اس میں جو عزیز ہے۔ آخرت میں ذلیل ہے۔ اس میں جو دولت والا ہے۔ آخرت میں وہ فقیر ہے۔

آہ! ان کے عزیز و اقارب' رشتہ دار' پڑوسی' ہر وقت دلداری کو تیار رہتے تھے۔ لیکن اب کیا ہو رہا ہے؟ آواز دے کر ان سے پوچھ کیا گذر رہی ہے۔ غریب امیر۔ سب ایک میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے مالدار سے پوچھ۔ ان کے مال نے کیا کام کیا۔ ان کے فقیر سے پوچھ۔ اس کے فقر نے اس کو کیا نقصان دیا۔ ان کی زبان سے پوچھ بہت چہکتی تھی۔ ان کی آنکھوں کو دیکھ جو ہر وقت دیکھتی تھیں۔ ان کے نازک بدن کو معلوم کر کہاں گیا۔ کیڑوں نے ان سب کا کیا حشر بنایا۔ ان کے رنگ کالے کر دیئے ان کے منہ پر مٹی ڈال دی۔

آہ! کہاں ہیں ان کے وہ آرام دہ کمرے جن میں وہ آرام کیا کرتے تھے۔ کہاں

ہیں ان کے وہ مال اور خزانے جن کو جوڑ جوڑ کر رکھے تھے۔ ان کے حشم و خدم نے قبر میں ان کے لئے کوئی بستر نہ بچھایا۔ کوئی تکیہ نہ رکھ دیا بلکہ زمین پر ڈال دیا۔ اب وہ بالکل اکیلے پڑے ہیں۔ ان کے لئے اب رات دن برابر ہے۔ آنکھیں نکل کر منہ پر گر گئیں۔ گردن جدا ہوئی پڑی ہے۔ منہ سے پیپ بہہ رہی ہے۔ سارے بدن میں کیڑے چل رہے ہیں۔ اس حال میں پڑے ہیں کہ ان کی بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے۔ وہ مزے اڑا رہی ہیں۔ بیٹوں نے مکانوں پر قبضہ کر لیا۔ وارثوں نے مال تقسیم کر لیا۔ یہ تھے اللہ والے۔ آخرت کا ڈر رکھنے والے۔ کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## ایک گزارش

دور حاضر کے فتنوں سے بچنے کیلئے مسلمہ بزرگوں کی تصنیفات خصوصاً "محقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی "احسن الکلام" "تسکین الصدور" "تفریح الخواطر" "تبرید النواظر" "دل کا سرور" "شوق حدیث" اور ولی کامل یادگار اسلاف حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ اور حضرت مدنیؒ کے " دروس قرآن" "انوار الحدیث" تصوف پر "نجات دارین" حیات بعد الموت کے بنیادی عقیدہ خصوصاً حیات الانبیاء علیہم السلام پر "رحمت کائنات" اور حضرت مدنیؒ کی سوانح "چراغ محمدؐ" کا ضرور ضرور مطالعہ فرما دیں۔

(از مرتب)

# تجھ سا کوئی نہیں!

اے رسولِ امیں ﷺ، خاتمُ المرسلیں ﷺ! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب! اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب

دودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی

سیدُ الاولیں، سیدُ الآخریں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کُل جہاں میں ہوا، اِس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا،

کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں؟ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی

تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

"سدرۃُ المنتہیٰ" رہگزر میں تری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تری

تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سرمدی تاج کی، زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی

"لیلۃُ القدر" تیری منور جبیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفےٰ، مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے، کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہیں جس کو تجھ سا کہوں

توبہ توبہ، نہیں کوئی تجھ سا نہیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں رضی اللہ عنہم کی شانِ جلی ہے بھلی؛ ہیں یہ صدیق، فاروق، عثمان، علی رضی اللہ عنہم

شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں؛ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؔ، انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں

ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و بارک وسلم

نفیس الحسینی
[illegible]

۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ

# جہاد فی سبیل اللہ

بمقام: قصور شہر

۱۹۸۱ء

بشکریہ ماشاء اللہ کیسٹ ہاؤس، بلال پارک لاہور

# جہاد

الحمدللّٰہ الذی نور قلوب العارفین بنور الایمان
ونجانا من سوء الضلالۃ والمحدثا

باتباع سنۃ افضل الرسل و افضل الکائنات' سید الانس والجنات محبوب رب العرش و السمٰوٰت' صاحب التاج و المعراج' الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل و التورۃ ناسخ الملل و الادیان' قاطع المشرکین بالسیف و السنان' ارسلہ اللّٰہ الی الناس بشیرا و نذیرا و داعیا الی اللّٰہ باذنہ و سراجا منیرا صلی اللّٰہ علیہ وألہ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا۔

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ وَ مَاْوٰہُمْ جَہَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الجہاد ماض الی یوم القیامۃ الان الجنۃ تحت ظلال السیوف۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد من یجاہد بنفسہ' افضل المجاہد کلمۃ حق عند سلطان جائرو الساکت عن الحق شیطان اخرس۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المطعون شہید وصاحب الحریق شہید' و الغریق شہید' وصاحب ذات الجنب شہید' والمبطون شہید' ومن قتل دون عرضہ فہو شہید' ومن قتل دون اہلہ فہو شہید و من قتل دون مالہ فہو شہید' من مات فجاءۃً فہوشہید' من مات فی طلب العلم مات شہیدا۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لغدوۃ او روحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا و ما فیہا۔

و عن عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ اوصیکم بتقوی اللہ و السمع و الطاعۃ و ان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش بعدی فسیری اختلافا کثیرا' و علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین' تسمکوا بہا و عضوا علیہا بالنواجذ' ایاکم و محدثات الامور' فان کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ۔

وفی روایۃ و کل ضلالۃ فی النار۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی و اختارلی اصحابی علی العالمین سوی النبیین و المرسلین و اختارلی منہم اربعۃ یعنی ابابکر و عمر و عثمان و علیا اصحابی کلہم علی

الخیر' اوکما قال النبی ﷺ - صدق اللّٰہ مولانا العظیم

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
دبی ہے آگ جگر کی مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میدان مگر جھکی تو نہیں
پھر غیرت اسلام کو دنیا میں جگا دو
پھر قوت ایمانی سے باطل کو جھکا دو
اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں یہ قیصر و کسریٰ کچھ بھی نہیں
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ قوم کی زکوۃ ہے
ما ان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

## تمہیدی کلمات

بزرگو' نوجوانو' دین کے پروانو' قرآن و حدیث کے مستانو' عزیز مسلمانو' علماء اسلام طلباء عظام' برادران اسلام' ذی العزو الاحترام' ارباب خاص و عام' کافی عرصہ بعد قصور میں حاضر ہوا ہوں۔ پتہ نہیں قصور کس کا ہے۔ اللہ ہمارے قصور معاف فرمائے۔ (آمین)

بہت دور سے مجبور ہو کر' محبت میں بھرپور ہو کر اور گاڑی کے رش میں' گویا غش ہو کر' جائے تنگ است مرد بسیار' وقنا ربنا عذاب النار۔
اس انداز میں آپ کے سامنے حاضر ہوا' خوشی ہوئی کہ میں آپ کا مہمان

ہے۔ (اگر مناسب سمجھیں)

خوشی ہوئی کہ عزیزم نوجوان' مولانا مقبول الرحمن ان کا میں مہمان ہوں جب کہ یہ بچے تھے' بہت اچھے تھے' اس وقت بھی بچے تھے' ان سے ہمیں پیار تھا' ان کے والد صاحب میرے دعاگو تھے' میں دعاجو تھا' ان کے والد بہت بڑے ولی اللہ تھے' حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری کی رائے کے مطابق ان کی زندگی تھی اور وہ قافلہ حریت کے سالار تھے۔ بڑے سادہ منش تھے۔ ان کے چہرے کو دیکھو تو ولی اللہ نظر آتے تھے۔ جب وہ میدان میں نکلتے تو مجاہد نظر آتے تھے۔ رات کو دیکھو تو عابد نظر آتے تھے۔ زندگی دیکھو تو زاہد نظر آتے تھے۔ میں بڑا خوش نصیب تھا' کافی عرصہ میں بھی ان کے قریب تھا' فیصل آباد میں بہت فیصلے دیکھے' خوشی ہے کہ ان کا بچہ آپ کو خطیب مل گیا۔ حضرت ہمدانی جیسے سرپرست' پھر ہم کیوں نہ ہوں مست۔ سبحان اللہ۔ یہ سادات گھرانے سے ہیں۔ ہمارے حضرات بزرگوں کا آپس میں تعلق ہے۔ ہماری آپس میں محبت ہے۔

## موضوع جہاد ہے

آج کا موضوع جہاد ہے۔ نعرے کم لگائیں۔ حضرت حیدر نے نعرہ لگایا جب خیبر فتح کیا۔ حضور ﷺ نے نعرہ لگایا جب فاروق نے کعبے کا در کھولا۔

ہم اس وقت نعرہ لگائیں گے جب جہاد کرتے کرتے ہم انڈیا میں جا کر جمنا پر وضو کریں گے۔ گنگا پر غسل کریں گے' قطب مینار پر اذان دیں گے' دہلی کی جامع مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں گے۔ اپنی بہنوں کے سر پر چادر دے دیں گے۔

ویسے تو صحابہ کہتے ہیں کہ کنا اذا تعجب نکبر۔ جب ہمیں حضور ﷺ کی بات پر مزہ آتا تو ہم نعرہ تکبیر لگاتے۔ اسلام میں یہی ایک نعرہ ہے' بڑا پیارا ہے۔ ہم خدا کے نام کو بلند کریں' اللہ ہمارے نام بلند کرے۔

(آمین)

وقت کم ہے۔ میں مختصر عرض کرتا ہوں۔ اشتہارات سے موضوع ظاہر ہے۔ اس لیے جہاد پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

## دین پور جہاد کا مرکز

میں بھی اس مٹی سے ہوں (دین پور سے) جنہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کیا، ریشمی خط کی تحریک دین پور سے چلی، مولانا عبید اللہ سندھیؒ دین پور سے گئے۔ آج بھی ان کی قبر دین پور میں ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ میرے دادا کے شاگرد تھے اور استاد بھی تھے۔ دین پور سے جمعیت الانصار بنی تھی۔ دین پور، لاہور، دھلی، پیر جھنڈا، امروٹ، کراچی، کھڈہ۔ یہ ہمارے جہاد کے مراکز تھے۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مولانا عزیز احمد جیسے بزرگ اس کے سرپرست تھے۔ کسی نالائق نے راز آؤٹ کر دیا ورنہ اس ملک کی آزادی کا سہرا علماء دیوبند کے حصے میں آتا۔ ہماری ایک بڑی تاریخ ہے۔

## علماء دیوبند نے خود جہاد کیا

ہم نے شاملی کے میدان میں بھی جہاد کیا ہے۔ پاکستان تو ۱۹۴۷ء میں بنا ہے۔ ہم نے ۱۸۵۷ء میں جہاد شروع کیا تھا۔ اس وقت ہم نے انگریز سے ٹکر شروع کی اور تقریباً دس ہزار علماء کو پھانسی کے تختے پر آگرہ سے دھلی تک، ہر طرف علماء کو لٹکایا گیا۔ داڑھیاں مونڈی گئیں اور دریائے شور عبور کیا گیا۔ علماء کی کھالیں اتاری گئیں۔ ان علماء نے یہی جواب دیا کہ انگریز! تمہیں طاقت پہ ناز ہے، ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پہ ناز ہے۔

## عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نعرہ

اسی قافلہ کے سالار عطاءاللہ شاہ بخاریؒ ان کا اب تک فضا میں نعرہ گونج رہا ہے۔ لعنت بر پدر فرنگ۔ انگریز کے باپ پر بھی لعنت ہو۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی کے تین مشن ہیں۔ خدا کو معبود سمجھتا ہوں' محمد کو محبوب سمجھتا ہوں' انگریز کو مغضوب سمجھتا ہوں۔

خدا کی عبادت کرتا ہوں' محمد کی اطاعت کرتا ہوں' انگریز سے عداوت کرتا ہوں۔ دعا کرو اللہ ہمیں بزرگوں کے نام کو' کام کو روشن کرنے کی توفیق دے۔ (آمین!)

## جہاد ایک فریضہ ہے

جہاد ایک مقدس فریضہ ہے۔ یہاں قادیان میں ایک نادان آیا۔ اس نے کہا

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

---------

حضور ﷺ خود مجاہد تھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کو خود ہتھیار باندھتے دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زیادہ بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو محبوب کے پہلو میں ہوتا۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مدینے میں کچھ خطرناک آوازیں آئیں۔ جیسے کوئی حملہ آور ہیں۔ حضور ﷺ ہاتھ میں تلوار' گھوڑے پر سوار' آقائے نامدار' مدینے کے تاجدار' گھوڑے کو دوڑاتے' گھوڑے پر زین وغیرہ کچھ نہیں

تھا۔ حضرت طلحہؓ کا گھوڑا تھا۔ واپس آ کر فرمایا لم تراعوا' لم تراعوا' لم تراعوا۔ مدینے والو! جا کر آرام کرو۔ سارے مدینے کا اکیلا پہرے دار میں محمد کافی ہوں۔ فرمایا انی لوجدته بحرا' بخاری پڑھ رہا ہوں۔ خدا کرے آپ کا بخار اتر جائے۔ آپ تو باڈر پر بیٹھے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں یہ نہیں تھا کہ یہ فضائی ہے' یہ بری ہے' یہ بحری ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ہر صحابی' ہر بوڑھا' ہر بچہ' ہر عورت مجاہد تھے۔

میں بدر میں دیکھتا ہوں کہ نو اور گیارہ سال کے بچے بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہیں۔ (سبحان اللہ)

## مسلمانوں کا جہاد

اب تو جہاد ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اب تو یہ جہاد رہ گیا ہے کہ آستین چڑھا لیں۔ وہ کافر' وہ کافر' وہ کافر' بمبارمنٹ ہو رہی ہے اور جنت کے ٹھیکیدار خود بن گئے ہیں۔

اب یہ جہاد ہے کہ بیٹا باپ کی داڑھی نوچ رہا ہے' بیٹی اماں کو جوتے مار رہی ہے۔ رات کو دیوار پھلانگ کر کسی کی لڑکی اغوا کرلی۔ یہ بہادری؟ سائیکل کسی سے چھین لی' گھڑی اتار لی' بس لوٹ لی۔ یہ سب ڈاکہ ہے۔ راہزنی ہے۔ حرام ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں صحیح مجاہد بنائے۔ (آمین) مسلمانو تمہارے آباؤ اجداد مجاہد تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بہادر تھے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہادر تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ ازھد الناس احسن الناس' اسخی الناس' اشجع الناس ساری کائنات سے زیادہ محمدؐ بہادر تھے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۲۳ غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں حضور

ﷺ خود سپہ سالار ہوتے۔

سریہ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں سالار اور صحابہ ہوں اور حضور ﷺ نے حکم دیا ہو۔

حضور ﷺ ۲۳ غزوات میں خود تلوار اٹھا کر اس غزوے کے سپہ سالار' خود آقا نامدار بنے۔ (سبحان اللہ)۔

احد میں دندان مبارک شہید ہوئے۔ بدر میں خود کمان سنبھالی۔ خود سپہ سالار بنے اور فتح ہوئی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مجاہد بنائے۔

ایک جہاد بالسنان ہے' ایک جہاد باللسان ہے۔ ہمارے نبی بہادر تھے۔ اللہ تعالیٰ بہادر نبی کی امت کو بہادر بنائے۔ (آمین)

## ہجرت کے سفر میں

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قد ادرکت السراقہ وہ دیکھو سراقہ آگیا ہے۔ سرپٹ گھوڑا دوڑاتا ہوا' ہاتھ میں تلوار ہے' گھوڑے پر سوار ہے۔ بالکل قریب آ رہا ہے۔ ابوبکرؓ کہتے ہیں بڑا بہادر ہے۔ جب قریب آیا تو حضور ﷺ نے اتنا فرمایا این سراقہ؟ کہاں ہے سراقہ؟

صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کے چہرے کا غضب آلود نقشہ اور حضورؐ کی آنکھوں میں شوخی۔ فرمایا این؟ این کہا تو زمین پھٹ گئی اور گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور سراقہ تڑپ کر محمدؐ کے قدموں میں آگیا۔ کہنے لگا' حضرت میں نے سمجھ لیا ہے نگاہ نبوت کو' شاہ حرم' نگاہ کرم'

نظر کی جولانیاں نہ پوچھو<br>
نظر حقیقت میں وہ نظر ہے<br>
اٹھے تو بجلی پناہ مانگے<br>
گرے تو خانہ خراب کر دے

یہ حضور ﷺ کی بہادری تھی۔

## نبی کا محافظ خود اللہ

جب قرآن کی یہ آیت اتری وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ محبوب مکرم، محبوبم، ابھی ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت بلال، حضرت عبداللہ بن مسعود، یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اب آپ کا پہرہ نہ دیں، میرے نبی تیرا پہرہ میں خود دوں گا۔ پیغمبر کا محافظ کون ہوتا ہے؟ (اللہ)

نبی بہادر ہوتا ہے، نبی کردار میں بھی پاک ہوتا ہے۔ اللہ تمہیں صحیح نبوت سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

میں جہاد کی طرف آ رہا ہوں، آپ کو مجاہد بناؤں گا، دعا کرو خدا یہاں کے ہر نوجوان کو ہر بوڑھے کو مجاہد بنائے۔ (آمین)

عزیزان مکرم! صحابہؓ میں جذبہ جہاد تھا، بچوں میں جذبہ جہاد تھا، عورتوں میں جذبہ جہاد تھا، بی بی خنساءؓ ایک عورت ہے وہ اپنے چار بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔

آج تو ہم یہ جہاد کر رہے ہیں کہ کوئی خنجر گھونپ رہا ہے، کوئی کسی کی ناک کاٹ رہا ہے، کوئی گولی چلا رہا ہے، فساد ہی فساد ہے، عناد ہی عناد ہے، گڑبڑ ہے۔ دعا کرو یہ قوت کفر کے مقابلہ میں خدا تمہیں خرچ کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

بہت ساری احادیث یاد آ گئی ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ مختصر گلدستہ پیش کروں۔ اللہ تمام مسلمانوں کو صحیح بہادری عطا کرے۔ (آمین)

نبی فرماتے ہیں کہ لیس الشدید بالصرعة۔ فرمایا بہادر وہ نہیں جو کسی کو دوران کشتی لتاڑ دے، بہادر وہ ہے کہ یملك نفسه عند الغضب۔ پورا غصہ آیا ہو اور اپنے نفس پر قابو پالے۔ اس طرح بے لگام نہ نکلے کہ خود بھی پتہ نہ چلے کہ کیا کہہ رہا ہوں، کیا بک رہا ہوں، اپنے دماغ پر کنٹرول رکھے یہ مجاہد ہے، یہ بہادر ہے۔

## مومن بزدل نہیں ہوتا

تمہارے نبیؐ نے پیغام دیا لیس المومن بجبان۔ ہو مومن اور بزدل ہو یہ نہیں ہو سکتا، جو مومن ہو گا وہ بہادر ہو گا۔ اب تو تم قبر سے ڈرتے ہو، کہتے ہو کہ گیارہویں والے کا دودھ نہ دیا تو بھینس مار دے گا۔ او بدھوؤ! زندگی موت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ عقیدہ صحیح رکھو اللہ تمہیں توفیق دے، وقت کم ہے، تین موتی لے لو۔

یا اللہ ہمیں عقیدہ کتاب و سنت والا عطا کر۔ (آمین)
یا اللہ ہمیں صحابہ اور اہل بیت والی عملی زندگی عطا کر۔ (آمین)
یا اللہ ہمیں مکہ و مدینہ والا مذہب عطا کر۔ (آمین)
خدا تمہیں جعلی و نقلی دین سے بچائے۔

حضور ﷺ بہادر تھے، حضور ﷺ کی حفاظت خود خدا کرتا ہے۔

غزوہ نجد میں حضورؐ نے اپنی تلوار لٹکائی ہوئی ہے اور درخت کے نیچے سو رہے ہیں۔ یہودی آ کر تلوار اٹھاتا ہے، یوں تلوار ننگی کر کے کہتا ہے من یحفظک منی یامحمد (ﷺ) اے محمدؐ عربی تم کہتے ہو میری خدا حفاظت کرتا ہے، مجھے خدا بچاتا ہے، مجھ سے تمہیں کون بچائے گا۔ تم ہوتے تو کہتے بلھے شاہ بچائے گا یا کہتے کہ یا داتا گنج بخش، کوئی کہتا پیران پیر، کوئی کہتا باہو الحق، بیڑا دھک۔ ملتان میں شاہ جمال ہے عورتیں وہاں بچہ لینے آتی ہیں، کہتی ہیں پیارا پیارا شاہ جمال پتر دیویں رتہ لال۔ رنگ بھی لا کے۔ واہ، واہ سبحان اللہ۔ اللہ مجھے آپ کو ہدایت بخشے، قصوریو! قصور ہے آپ کا۔ جو خالق ہے وہ عبد نہیں بن سکتا جو عبد ہے وہ خالق نہیں بن سکتا۔

ہو جس میں عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص خدا کا حصہ ہو بندوں وہ میں تقسیم نہ کر

تو عزیزو! میں غلط حدیث نہیں کہوں گا۔ تم تو اہل اللہ کو دیکھتے ہو ہم اہل

اللہ کی جوتیوں میں پلے ہیں۔

میں نے حسین احمد مدنیؒ کو دیکھا جو پندرہ سپارے روزانہ تہجد میں پڑھتا تھا' میں نے اس سید کو دیکھا جو ایک مہینہ میں پورا قرآن حفظ کر چکا تھا' میں نے اس حسین احمد مدنیؒ کو دیکھا جس نے چالیس ہزار علماء کو حدیث کا درس دیا' میں نے اس سید کی جوتی سیدھی کی ہے جو خدا کی قسم ۸۰ برس کی عمر تک نانے کی حدیث پڑھاتے رہے ہیں اور گنبد خضریٰ کے سامنے یوں نہیں کیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ قال صاحب هذه الروضة جدی رسول اللہ۔ میرا نانا اس روضہ والے' کہتے ہیں۔ خدا کی قسم حضرت رائے پوریؒ کو دیکھا۔

## مولانا عبدالہادی دین پوری کا تقویٰ

ہم نے حضرت مولانا عبدالہادی جیسے مجاہد کو دیکھا جو روز قرآن کے پندرہ سپارے تلاوت کرتے تھے۔ رمضان شریف میں عبدالہادی دین پوری خدا کی قسم روزانہ پورا قرآن مجید تلاوت کرتے۔ رات دن میں صرف دو مرتبہ وضو کرتے' ورنہ ہروقت باوضو رہتے۔ دو دفعہ وضو کرتے' صبح کے وضو سے یہ اللہ کا بندہ عصر کی نماز پڑھتا تھا' یہ اہل اللہ بھی تھے اور مجاہد بھی تھے۔

جب وفات قریب ہوئی تو ڈاکٹر اختر آیا' گولیاں لایا۔ کہنے لگا حضرت کھالیں' رمضان کا مہینہ تھا۔ فرمایا' اختر! مجھے حرام موت مارنا چاہتے ہو؟ عبدالہادی موت کو تو سینے سے لگا لے گا مگر رمضان کا روزہ قضا نہیں ہونے دے گا۔

ہم نے احمد علی لاہوریؒ کو دیکھا۔ آیا تو ہتھکڑی پہن کے' ضمانت کے لیے کوئی آدمی نہیں ملتا تھا۔ جب پینتالیس سال قرآن سنانے کے بعد جنازہ اٹھا تو اڑھائی لاکھ افراد نے نماز جنازہ ادا کی۔ چھ مہینہ تک قبر کی مٹی سے جنت کی خوشبو مہکتی رہی۔

(نوٹ: لوگوں نے قبر کی مٹی اٹھانا شروع کر دی تو حضرت کے جانشین مولانا عبید اللہ انور" نے دعا کی کہ اے اللہ اس خوشبو کو ختم کر دے کہیں لوگ مٹی کو ختم ہی نہ کر دیں فقط مرتب)

تو عزیزو! عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ بہادر تھے۔ دعا کرو اللہ اس امت کو بھی بہادر بنائے۔ (آمین)

ویسے تو تم بہادر ہو۔ سائیکل چھین لیتے ہو' موٹر سائیکل چھین لیتے ہو' دن دہاڑے بینک لوٹ لیتے ہو' واہ او بہادرو' ڈاکوو! اللہ تمہیں صحیح بہادری عطا فرمائے۔ (آمین) یہ ڈاکہ ہے' یہ ظلم ہے اگر اس میں موت آ گئی تو جہنمی ہے۔ اللہ ہمیں صحیح جہاد کا جذبہ عطا فرمائے۔ (آمین)

## جہاد باللسان

ایک جہاد باللسان ہے۔ کلمہ حق کہنا یہ بھی جہاد ہے۔ ہم نے یہ بھی فریضہ سرانجام دیا ہے' الحمد للہ۔

عطاء اللہ شاہ بخاری" نو سال نو مہینے جیل میں رہے اور انگریز دانے دیتا اور کہتا عطاء اللہ اس کو پیسو۔ شاہ جی فرماتے: انگریز' دیکھ! چکی بھی پیسوں گا اور نانے کا قرآن بھی پڑھوں گا۔ (سبحان اللہ)

## شاہ جی قرآن پڑھتے تو چکی چلنا شروع ہو جاتی

تین سال کے بعد جیل سے نکلے ابھی واپس پہنچے ہی تھے' کھانا کھایا تو پھر ہتھکڑی لگ گئی۔

بیوی سے کہا کہ میں بڑے لمبے وعظ پر جا رہا ہوں' دیکھنا میری جدائی میں رونا نہ۔ بیوی نے کہا' عطاء اللہ اگر انگریز سے معافی مانگ کر آیا تو میں کفن تک نہیں دوں گی' میں یہ نہیں کہوں گی کہ یہ میرا خاوند تھا' اگر تیرا جنازہ جیل سے نکلا تو اپنے دوپٹے سے تیرا کفن بناؤں گی۔ (سبحان اللہ) میں فخر سے کہوں گی کہ میں

ایک مجاہد کی بیوی ہوں۔ بخاری رو کر فرمایا کرتے تھے کہ میری تبلیغ میں میری بیوی کا حصہ ہے' اس نے اتنے صبر سے کام لیا کہ میں اس کے احسان نہیں اتار سکتا۔ (سبحان اللہ)

میں نے بخاری کے ساتھ تین تقریریں کیں۔ انہوں نے میری تقریر سنی اور میری پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے خطابت کی مہر لگا دی ہے۔ (سبحان اللہ)

خیربات دور جا رہی ہے۔ میں آپ کو مجاہد بنا رہا ہوں' آج جہاد کانفرنس ہے اللہ تمہیں جہاد کا شوق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم ابو حنیفہ کے مقلد ہیں جس کا جنازہ بھی جیل سے نکلا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری کو شہر بدر کیا گیا' اس اللہ کے بندے کو ننگے اونٹوں پر بٹھا کر درے مارے گئے۔

## امام احمد بن حنبل کا جہاد باللسان

احمد بن حنبل نے باللسان جہاد کیا۔ مامون نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے۔ احمد بن حنبل نے کہا تم غلط کہتے ہو' میرا شاہی مذہب نہیں' خدا بھی قدیم ہے قرآن بھی قدیم ہے' وہ بھی غیر مخلوق ہے یہ بھی غیر مخلوق ہے' جب سے متکلم ہے تب سے کلام ہے۔

بادشاہ نے گرفتار کروایا۔ ہاتھ میں ہتھکڑی' بچہ آپ کا ساتھ تھا۔ پوچھا' احمد کیا کہتے ہو؟ فرمایا' جو بات منبر پر کہی تھی وہی تختہ دار پر کہوں گا۔ انہوں نے جہاد باللسان کیا ہے۔

یہ علماء تھے' آج کل تو علماء نہیں' الوماء ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں غفاری بنائے سرکاری نہ بنائے۔ (آمین)

احمد بن حنبل کے پاس تمام سرکاری ملا آئے۔ بولے' بادشاہ نہیں مانتا۔

فرمایا' تم بادشاہ کی مانتے ہو میں خدا کی مانتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا بتاؤ۔ فرمایا' جو بات منبر پر کہی تھی وہی بات اب بھی کہتا ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس کو چابک مارو۔ اٹھارہ چابک اور چھ جلاد تھے۔ پہلا چابک لگا تو فرمایا' الحمدللہ۔ فرمایا میں ڈاکے' چوری یا زنا کر کے مار نہیں کھا رہا' میں مار کھا رہا ہوں تو محمد عربی ﷺ کے قرآن پر کھا رہا ہوں۔

دوسرا چابک لگا تو فرمایا جزاک اللہ۔ تیسرا چابک لگا تو فرمایا ایتونی بکتاب اللّٰہ وسنة رسول اللّٰہ۔ مارنے والو! مجھے طاقت سے مت مرعوب کرو' میرے سامنے اللہ کا قرآن پیش کرو یا محمدؐ کا فرمان پیش کرو۔

جب چابک لگتے تھے تو دھاکہ آدھے میل تک جاتا تھا۔ جب چابک اس اللہ کے بندے پر برستے تو کپڑے تو کپڑے چمڑی بھی ادھڑ کر ساتھ آجاتی۔

لکھا ہے کہ اونٹ کو مارتے تو اونٹ کی چیخیں نکل جاتی تھیں۔ جسم سے خون کے فوارے پھوٹ پڑتے مگر احمد کے بدن میں حرکت نہ آتی۔ چابک کھاتے کھاتے بے ہوش ہوگئے۔ پانی لایا گیا۔ فرمایا پانی نہیں پیوں گا۔

احمد بن حنبلؒ شہید ہوگیا۔ جنازے کا اعلان ہوا تو چالیس میل تک سے لوگ پیدل آئے۔ چھ لاکھ آدمی جنازے پر آئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ جب اس مجاہد کا جنازہ اٹھا تو اٹھارہ ہزار یہودیوں نے صرف جنازے کو دیکھ کر محمدؐ کا اسلام قبول کر لیا۔

اب تو مولویوں کو دیکھ کر لوگوں کو اسلام سے نفرت ہو رہی ہے۔ کیونکہ اب یہ مشین گن فٹ کر کے "وہ کافر' وہ کافر' وہ کافر' میں مسلمان" کی گولیاں چلاتے ہیں۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے' جہاد سیکھو۔

## ایک رضاخانی مولوی کا جہاد

کراچی میں ایک مولوی نے جہاد باللسان کیا۔ ذرا سن لیں۔ اس نے تقریر

کی کہ میں تمہیں نبی کے دشمنوں کی نشانیاں بتاؤں؟ لوگوں نے کہا ضرور بتائیں۔ کہنے لگا اس کی داڑھی لمبی ہوگی' جھوٹ نہیں کہہ رہا مجھے کیسٹ ملی ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے چہرے پر سجدے کے نشان ہوں گے' یہ نبی کا دشمن ہوگا مسواک زیادہ کرے گا' قرآن زیادہ پڑھے گا۔۔۔ جو قرآن زیادہ پڑھے وہی نبی کا دشمن ہے؟ (نہیں) یہ منافق ہے؟ (نہیں) خدا کی قسم یہ تقریر اس نے کی ہے۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔ لوگ نعرے لگا رہے تھے۔ دعا کرو اللہ ہمیں سمجھ عطا کرے۔ (امین)

## حضور ﷺ کی داڑھی مبارک

عزیزو! داڑھیاں صرف ہماری ہی بڑی نہیں' بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کان رسول اللہ کثیر اللحیۃ یملا صدرہ۔ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک سینے کو پر کرتی نظر آتی۔

میری اماں کہتی ہیں کہ کان یخالل۔ حضور ﷺ داڑھی میں خلال کرتے تھے۔ بی بی کہتی ہیں کہ محمد ﷺ ہر دوسرے دن داڑھی کو کنگھا کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ کنا نعرف القراۃ من تحرک اللحیۃ۔ جب پاک قرآن پڑھتے تو محمد ﷺ کی داڑھی کے بال کندھوں کے پاس سے ہلتے ہوئے نظر آتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی ناف تک تھی' دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی داڑھی بھی ناف تک تھی۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت لمبی داڑھی کیوں؟ فرمایا کہ حدیث میں آگیا کہ واعفوا داڑھی کو چھوڑ دو۔

ایک مولوی خانپور میں جہاد باللسان کر رہا تھا۔ کہہ رہا تھا داڑھی کی تین قسمیں ہیں' ایک ثوابی' ایک عذابی' ایک پیشابی (استغفراللہ) یہ جہاد ہو رہا ہے۔ عزیزو سنو! یہ کوئی جہاد نہیں یہ نبی کی سنت کی توہین ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا

ان کو ہدایت دے۔ (آمین)

## نفس سے جہاد

میں کچھ جہاد پر عرض کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' لا یومن احد کم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ اتنے تک تم مومن نہیں بن سکتے جب تک اپنی خواہشات کچل نہ دو۔ دعا کرو اللہ ہمیں اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) نفس نے کہا سینما دیکھ' چلے جا' جھوٹی گواہی دے' حرام کھا' رشوت لے' رشوت دے' سود کھا' نبیؐ نے فرمایا' الراشی والمرتشی کلاھما فی النار۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' جو سود کے پیسوں سے کاروبار کرتا ہے' اس کا ادنیٰ گناہ یہ ہے جیسا کہ بیٹا اپنی ماں پر زنا کا حملہ کر رہا ہے۔

اس کے خلاف جہاد کرو' جھوٹے کے خلاف جہاد کرو' نفس کے خلاف جہاد کرو' خواہشات جو کچھ کہیں ان کے خلاف جہاد کرو' خواہشات کو ٹھکراؤ' جوتی مارو اور مصطفیٰؐ کے حکم کو سینے سے لگاؤ یہ جہاد ہے۔

## سنت کے مخالف پر حضور ﷺ کی ناراضگی

آج لوگ صبح اٹھے اور داڑھی کو ختم کر دیا۔ نبیؐ فرماتے' من رغب عن سنتی فلیس منی۔ جو میری سنت کو چھوڑ بیٹھا اس کو کہہ دو کہ میری امت کی فہرست سے نکل جائے۔ جائے کتا جہاں جائے' یہودی بن جائے' نصرانی بن جائے۔

میں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ کا عاشق کون ہے؟ گالیاں نہیں دے رہا صحیح باتیں کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا محبوب آپ کا عاشق کون ہے؟ آج تو ہم عاشق اس کو کہتے ہیں' جو گردن میں کپڑا لٹکا لے۔ عجیب قسم کی پگڑی ہو اور خوب گیت گائے اور کہے کہ میں عاشق رسولؐ ہوں۔ میرے محبوب آپ کا عاشق کون

ہے؟ فرمایا من احب سنتی فقد احبنی۔ (سبحان اللہ)
جو میری سنت سے پیار کرے وہی میرا عاشق ہے۔ یہ داڑھی رکھنا نبی کی سنت ہے، مونچھیں کٹوانا نبی کی سنت ہے۔ "السلام علیکم" کہنا نبی کی سنت ہے۔ آداب، نمستے، Good evening، Good noon، Good afternoon عرض، رام رام، ہرے رام، یاعلی مدد، مولیٰ علی مدد، یہ سنت نہیں ہے۔ نبیؐ نے فرمایا، افشوا السلام، نبیؐ نے فرمایا السلام قبل الکلام، نبیؐ نے فرمایا، سلموا تحابوا۔ سلام کہنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ بڑوں کا ادب کرنا، جو فوت ہوچکے ہیں ان کو نیکی سے یاد کرنا سنت، اذکروا موتاکم بالخیر، فرمایا جو فوت ہوچکے ان کو نیکی سے یاد کرو۔
حضور ﷺ کا ارشاد ہے، مجھے یاد ہے، اگر مان لو گے تو جہنم سے آزاد ہے ورنہ آخرت برباد ہے۔ مجھے آپس میں لڑانا نہیں آتا۔ دعا کرو اللہ ہمیں کفر سے ٹکرانے کی توفیق دے۔ (آمین)
۱۹۶۵ء میں جب حالات عجیب تھے اس وقت یہ آپ کا خادم باڈر پر تھا۔ میں نے کشمیر میں وارد تھل، حنجیرہ، باغ، آخری مورچوں پر جا کر اللہ کی قسم میں نے تقریریں کیں اور وہاں فوج کو تیار کیا۔ میں نے فوجیوں سے کہا، فوجیو! نکلو تو مجاہد بن کر، لڑو تو غازی بن کر، آؤ تو فاتح ہو کر، گرو تو شہید ہو کر۔ (سبحان اللہ)
میں نے ملتان میں فوج میں تقریر کی۔ ۱۲ یونٹ میں، میں نے کہا کہ وہ دیکھو ایک عورت کھڑی ہے اور کہہ رہی ہے کہ بادلو! پاکستان سے گزرنا تو فوجی بھائیوں سے کہنا کہ خاندان محمدؐ کی عزت لوٹی جا رہی ہے۔ فوجیوں کی چیخیں نکل گئیں، اسی وقت کھڑے ہو کر مست ہوگئے اور نعرہ لگا کر چیخنے لگے۔ کہنے لگے، مولانا! ہمارے کرنل سے کہو ہمیں بندوقیں دے ہم ابھی جا کر جہاد کرتے ہیں۔
مجھے کرنل نے کہا، مولانا! ہمارے کہنے میں اتنا اثر نہیں، جتنا محمدؐ کے قرآن و حدیث میں اثر ہے۔ ہم تو آپ کے سپہ سالار رہے ہیں، ہم آپ کو گر سکھاتے

ہیں' میں نے اللہ کی قسم موریچوں پر تقریریں کیں۔ خدا قبول فرمائے۔ (آمین)

بھائیو! آپس کی لڑائی کو چھوڑو۔ یہ تو کھانے پینے کی لڑائی ہے۔ ختم شریف' عرس شریف' یہ سب کھانے پینے کی لڑائی ہے۔ قاری حنیف صاحب نے بتایا کہ مجھے ایک مولوی ملا وہ کسی حلوہ خوروں کی مسجد میں تھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ وہاں کیسے چلے گئے؟ آپ بھی وہ ہو گئے ہو؟ کہنے لگا میں وہ نہیں ہوا یہ پیٹ وہ ہو گیا ہے۔ میں وہ نہیں ہوا' یہ وہ ہو گیا ہے۔ (پیٹ) اس کو بھرتا رہتا ہوں۔ دعا کرو خدا اس (پیٹ) کی خیر کرے۔ یہ تو رنا مراد بھرتا ہی نہیں اور لڑائی کیا ہے۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو خراج تحسین پیش کرو جس نے سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

## مفتی محمود کی عظمت کو سلام

مولانا بنوریؒ کو خراج عقیدت پیش کرو جس نے مجلس عمل بنائی۔ مفتی محمود کی عظمت کو میں سلام کرتا ہوں جس نے قومی اتحاد کا جھنڈا لہرایا۔ خدا کی قسم قوم پر عجیب وقت آیا۔ جب سے تم نے اتحاد کو ختم کیا ہے اس وقت سے مسجد مسجد میں لڑائی ہے۔

کل خدا کی قسم تمہارے اشارے پر ساڑھے نو سو آدمیوں نے گولی کھائی اور نعرہ لگایا "نظام مصطفیٰ" زندہ باد"۔

ہمیں کچھ بھی کہو آج میں ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ واحد ایک مجاہد مفتی محمود تھا' جس نے نو مہینے صوبہ سرحد میں نظام مصطفیٰ کا نقشہ دکھا دیا۔ پاکستان کی چھبیس سالہ تاریخ میں اس مجاہد نے نظام مصطفیٰ کا نقشہ دکھایا۔

## پاکستان کی تاریخ کا عظیم مجاہد

پاکستان کی تاریخ میں واحد یہ ایسا مجاہد ہے جو وزیر بھی ہے' اسلام کا سفیر

بھی ہے' طبیعت میں امیر بھی ہے' زندگی میں فقیر بھی ہے' دیکھو تو محمدؐ کا غلام ہے' دیکھو تو خادم اسلام ہے' مصلے پر دیکھو تو نمازیوں کا امام ہے' سرحد میں دیکھو تو وزیر ہے' قاسم العلوم ملتان میں دیکھو تو شیخ التفسیر ہے' کیسا فقیر ہے۔ (سبحان اللہ) آپ ناراض نہ ہوں میں بالکل پیور (Pure) بات کہہ رہا ہوں۔ ہم نے آپ کو سیاست سکھائی۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فیض الحسن مہاروی کو کہا کہ آؤ' مولانا ابوالحسنات قادری کے پاس مولانا محمد علی جالندھری کو بھیجا۔ انہوں نے جا کر کہا کہ لاہور کے امیر تم بن جاؤ۔ آؤ آپس کی باتوں پر نہ لڑو' آؤ محمدؐ کی ختم نبوت کا جھنڈا مل کر بلند کریں۔ ہم نے آپ کو گر سکھائے' اب ہم پر ناراض ہوتے ہو۔ بلی کو سب کچھ سکھایا پھر اس کو مارتے ہو اللہ تمہیں ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

میں آپ کا بھائی ہوں' میں لڑانے نہیں آیا' اس وقت اتحاد کی ضرورت ہے۔ حضور ﷺ کے دور میں ہر مرد' ہر عورت' ہر بچہ مجاہد تھا۔ نو سال کا بچہ مجاہد ہوتا تھا۔ ہمارے ملک میں نو سال کے بچے اچھی جیب تراشی کر لیتے ہیں۔ بڑے قابل ہیں' دکان پر کھڑا ہوا' دکاندار نے ادھر دیکھا وہاں سے سیب اٹھا لیا۔ گھر جا کر کہتا ہے' اماں سیب لایا ہوں۔ کہتی ہے' اچھا جاؤ کچھ اور بھی لوٹو۔

اماں آج استاد کو نیند آ گئی تو اس کی چادر اور جوتی بھی اٹھا لایا ہوں۔ وہ کہتی ہے بیٹے گڈ (Good)

You are very good. Thankyou very much.

یہ بچہ بڑا ہو کر ڈاکو بنے گا' ابے کو ڈیڈی اور امی کو ممی' وہ بھی نکمی۔

حضور ﷺ بہادر تھے۔ خدا کی قسم صحابہؓ کہتے ہیں کہ پورا مدینہ دشمن تھا مگر مصطفیٰؐ کو ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ چھپ گئے ہوں۔ پتھر برس رہے ہوتے اور محمدؐ قرآن پڑھ رہے ہوتے۔ (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہم سب کو نبوت کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

دوستو! جہاد پر بات کر رہا ہوں۔ اللہ مجھے آپ کو سیرت سے آشنا فرمائے۔ (آمین)

آپ تھکے بیٹھے ہیں؟ (نہیں)

نوٹ: مجمع میں کسی نے کہہ دیا کہ صبح چھٹی ہے۔ اس لیے آپ تقریر لمبی فرمائیں۔ مولانا نے فرمایا اب بھی چھٹی ہے۔ داڑھی منڈاؤ' عورتیں اٹھاؤ' ساری رات سینما دیکھو' تمہیں چھٹی ہے۔ سگریٹ پیو تاکہ منہ اتنا بدبودار ہو جائے نہ تم کلمہ پڑھ سکو' نہ درود پڑھ سکو۔ چھٹی ہے۔ (استغفر اللہ)

سگریٹ پینا فضول خرچی ہے۔ منہ پلید ہو جاتا ہے۔ مکروہ ہو جاتا ہے۔ مولانا جامی کہتا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

کہتے ہیں کہ ہزار مرتبہ تم اپنے منہ کو عطر اور کستوری سے دھوؤ۔ پھر بھی محمدؐ کا نام لیتے ہوئے ڈرتا ہوں کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ اللہ تمہارے منہ کو بھی پاک کرے۔ (آمین)

## نبی کا سارا گھرانہ پاک

لوگ کہتے ہیں پنج تن پاک۔ میں کہتا ہوں نبی کا سارا گھرانہ پاک۔ نبی کی بیویاں پاک' محمدؐ کا بستر پاک' پیغمبر کا وجود اور کپڑے پاک' محمدؐ کا ماحول اور مجلس پاک ہے۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ میرے پاس وقت نہیں ورنہ اس پر آپ کو تقریر سناتا۔ (سبحان اللہ)

لوگ سگریٹ اتنا پیتے ہیں کہ اخبارات نے لکھا ہے کہ پاکستانی اتنا سگریٹ پیتے ہیں کہ اگر کراچی سے پشاور تک سگریٹ کی لائن بناؤ تو لائن بن سکتی ہے۔ اخبار نے لکھا تھا کہ سات کروڑ روپے کے پاکستانی ایک سال میں سگریٹ پی جاتے

ہیں۔

(نوٹ: یہ غالباً ۱۹۸۱ء کی بات ہے۔)

اللہ مجھے اور آپ کو توبہ کی توفیق دے۔ (آمین)

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے بچے بھی مجاہد تھے

حضور کے دور میں بچے بھی مجاہد تھے۔ وہ دیکھو بدر میں دو لڑکے دوڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ آقا نے فرمایا تم کون ہو؟ عرض کی حضرت ہمارا نام معوذ اور معاذ ہے۔ نام یاد کر لو۔ تمہیں تو غلط نام یاد ہوتے ہیں۔ لیلیٰ مجنوں' ہیر رانجھا' سسی پنوں' سیف الملوک' مرزا صاحباں۔

اگلے دن ایک مولوی تقریر کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میرا محمد رانجھا تھا۔ (نعوذ باللہ) میں نے اس کی تردید کی۔ میں نے کہا رانجھا عورت کا عاشق تھا' محمدؐ خدا کا عاشق ہے۔ رانجھا پلید تھا' محمدؐ پاک تھے۔ رانجھا بانسریاں بجاتا تھا' محمدؐ بانسری کو سن کر کان میں انگلیاں دیتے تھے۔ رانجھا امتی تھا' محمدؐ نبی تھا۔ رانجھے کی موت عورت پر آئی۔ محمد عربیؐ کا روضہ عرش سے بھی زیادہ پاک ہے۔ (سبحان اللہ)

ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (ہو رہا ہے)

سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے)

جہاد کا واقعہ آپ کو سنا رہا ہوں۔ یہ واقعہ سنا کر آپ کو تڑپا کر بات ختم کر دوں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

دو بچے آ گئے۔ ایک کا نام معاذ تھا' دوسرے کا نام معوذ۔ کہنے لگے حضرت ہم جہاد پر جائیں گے۔ نحن المجاہدون' نحن المجاہدون یا رسول اللہ

## علمی نکتہ

آج ایک علمی نکتہ بتاؤں۔ میرے سید بیٹھے ہیں۔ ہم یارسول اللہ بھی کہتے

ہیں۔ اس وقت کہتے ہیں جب حضورؐ سامنے ہوں۔ صدقت یارسول اللہ۔ میں یا محمد بھی کہتا ہوں۔ اس وقت کہتا ہوں جب جبرئیل نے کہا۔ اخبرنی یا محمد عن الاسلام

میں الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ کہتا ہوں۔ یہاں نہیں کہتا۔ محمدؐ کے روضے کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہتا ہوں۔ یہ درود وہاں پڑھنے کا ہے۔ سمجھ آئی بھائی؟ (آئی)

من صلی عند قبری سمعتہ جاگ رہے ہو؟ (جی) الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ یہ روضے پر جا کر پڑھنے والا درود ہے۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد (الخ) یہ نماز کا درود ہے۔ سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے) بڑا فرق ہے۔ نہ سمجھیں تو بیڑا غرق ہے۔ جو ہنستے ہیں' وہ پھنستے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ہوش عطا کرے۔ (آمین) جو عالم تقریر کے لیے کھڑا ہو' اس کے کردار کو دیکھو۔ دیکھو کیا کہہ رہا ہے۔ کہاں سے کہہ رہا ہے؟ بات کتاب و سنت کی ہو تو سنو' ورنہ نہ سنو۔

## عورتیں بھی مجاہد تھیں

آج تقریر نہیں کر سکا۔ آج میں تھک چکا ہوں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ میں جہاد پر تقریر کر رہا ہوں۔ میرے دلبر' سرور' شافع محشر کے دور میں عورتیں بھی مجاہد تھیں۔

قلعہ خیبر میں عورتوں نے تیر نکال کر کئی کافروں کو فی النار کیا۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں ہم اتنی بہادر تھیں کنا لشمر ازارنا و کنا نداوی المرضی و نسقی العطشی ہم محمدؐ کی بیویاں' بیماروں کا علاج کرتی

تھیں اور زخمی سپاہیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ میدان جنگ میں ہر صحابی مجاہد تھا۔ حیدر بھی بہادر تھے۔ میرے نزدیک ہر صحابی بہادر تھا۔

## خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بہادر مجاہد تھے

توجہ کرو میں آپ کو بہادر بنا رہا ہوں۔ حضرت خالد ابن ولیدؓ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے "سیف اللہ" کا لقب دیا' فرمایا کرتے تھے کہ دس دس تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ جاتی تھیں۔ میرے بازو اور قوت میں فرق نہیں آتا تھا۔ خالدؓ کہتے تھے کہ عرب کے گھوڑے تھک جاتے تھے۔ محمدؐ کے پہلوان میں تھکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

ساٹھ آدمیوں نے ساٹھ لاکھ کو شکست دی۔ جب رومیوں سے لڑائی ہوئی تو ساٹھ صحابہ نے ساٹھ لاکھ کو شکست دی۔ ان کے تقریباً بیس لاکھ ختم کیے۔ ان کے صرف چھ آدمی شہید ہوئے۔ یہ بہادری ہے۔ ہمیں تو بلی کرے میاؤں' ہم کہتے ہیں میں کیوں آؤں۔

اللہ مجھے اور آپ کو بہادر بنائے (آمین) اللہ روس کو روسیاہ کرے (آمین) اس وقت ملک کے ڈیفنس کی ضرورت ہے۔ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا روس افغانستان میں آیا' وہاں بیس لاکھ آدمی بے گھر پڑے ہیں۔ بیس لاکھ شہید ہوگئے۔ روسیوں نے مسجدوں کو پاخانہ کی جگہ بنایا' سید زادیوں کے برقع اتارے ہیں۔ یہ دہریہ ہے۔ خدا ہمارے ملک کی حفاظت کرے۔

یہ اندرا گاندھی بن کر آتی ہے آندھی۔ دعا کرو خدا اس آندھی کو ختم کرے (آمین) قصور تو باڈر پر ہے۔ آپ کی اس مسجد میں پہلے بھی بمبارمنٹ ہوئی ہے۔ یہ تو بالکل باڈر ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ یہاں کے ہر فرد کو خدا مجاہد بنائے (آمین)

حضور ﷺ کے دور میں عورتیں لوریاں دیتی تھیں' یااللہ میرے بچے کو زندگی دے تو مجاہدوں والی' موت دے تو شہادت والی۔

وہ مائیں پیدا کرتی تھیں نمازی
دھنی تلوار کے میداں کے غازی
وہ مائیں جب کہ لیتی تھیں بلائیں
تو یوں بیٹے کو کرتی تھیں دعائیں
عبادت میں کٹے بیٹا جوانی
شہادت میں ختم ہو زندگانی
وہ مائیں گھر کی دیواروں کی زینت
نہ یہ مائیں کہ بازاروں کی زینت
وہ مائیں مسجد میں بھی نہ جائیں
نہ یہ مائیں کہ پوجیں خانقاہیں
وہ مائیں کہ جن کا دل آہن جگر شیر
نہ یہ مائیں کہ بکتیں ہیں ننگے سر
بھلا بیٹے وہ کب مسجد کو جائیں
کہ ہوں نامعقول جن کی ایسی مائیں
اماں ہے نورجہاں ترنم
بیٹا ہے انارکلی میں گم
اماں ہے فاطمہ بیٹا ہے حسین
اماں ہے ہاجرا' بیٹا ہے اسمٰعیل

(سبحان اللہ) ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی)

بس جہاد پر تقریر تھی۔ مولانا مقبول الرحمٰن نے مجھے اچھا موضوع دیا ہے۔ وقت نہیں ورنہ میں آپ کو حضرت حمزہؓ حضرت حنظلہؓ کی شہادت [illegible]

میرے ان نوجوانوں کو اماں اسماء جیسے جگر عطا کرے۔

## بی بی اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا بھی بہادر تھیں

حضور ﷺ کے دور میں عورتیں بڑی مجاہد ہوتی تھیں۔ بی بی اسماءؓ‘ بی بی عائشہؓ کی بڑی بہن‘ ابوبکرؓ کی بیٹی‘ عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ محترمہ اسی سال کی عمر ہے‘ بیٹا عبداللہ بن زبیرؓ پھانسی کے تختے پر‘ دیکھ کر ماتم نہیں کرتی‘ سینہ کوبی نہیں کرتی‘ کاغذ کے تعزیے نہیں بناتی‘ ہائے ہائے نہیں کرتی۔ مرثیے نہیں پڑھتی‘ بیٹے کو دیکھ کر دور سے کہتی ہے آہا! جو گود میں دودھ پلاتے وقت لوری دی تھی (شہادت کی) وہ قبول ہو گئی ہے۔

اسی سال کی بڑھیا تھی۔ دیکھتی ہے کہ خون بہہ رہا ہے۔ داڑھی بھی خون آلود ہے۔ فرماتی ہیں‘ جو حلالی بیٹے ہوتے ہیں وہ اماں کے سامنے سرخرو ہوتے ہیں۔

کہتی ہے الحمدللہ بیٹے تو طاقت کے سامنے جھکا نہیں۔ مجھے ناز ہے کہ میرا دودھ پی کر تو نے حلال کیا ہے۔ دیکھ کر فرمایا‘ لوگو! یہ پھانسی کے تختے پر نہیں کھڑا‘ یہ شاہسوار اپنی سواری پر جنت کے انتظار میں کھڑا ہے‘ پھر واپس مڑ کر کہا‘ لوگو! مجھے مبارک باد دو میں شہید بیٹے کی اماں ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ ہے ماں‘ بہادر ماں ہے۔

آج کل ماتم ہوتا ہے‘ شہید تو زندہ ہے یہ اس کو روتے ہیں۔ ہم بھی حسینیؓ ہیں‘ حضرت حسینؓ قرآن کے حافظ تھے‘ عالم تھے‘ حاجی تھے‘ حضرت حسینؓ صابر تھے‘ نمازی تھے‘ بہادر تھے‘ جری تھے‘ شہید تھے‘ (سبحان اللہ) اللہ مجھے اور آپ کو ہدایت دے۔ (آمین)

## میری سنت سے محبت کرنے والا میرے ساتھ جنت میں جائے گا

سب سے پہلے اپنے نفس سے جہاد کرو۔ صبح صبح نفس کہتا ہے‘ چلو نائی کے

پاس' گول مول شلغم' چلو یکدم' اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو' اس حدیث کو سامنے رکھو۔ من احب سنتی۔

ایک حدیث اور سناؤں اور اس پر توبہ کرو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں:
من احیا سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید
جو میری سنت کو زندہ کرے' جب میری سنت دنیا میں ختم ہو چکی ہو' اس وقت کوئی میری سنت کو زندہ کرے' اس کو بتا دو کہ سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔ (سبحان اللہ) سو شہیدوں کی شہادت ایک طرف' محمدؐ کی سنت کو زندہ کرنا' ایک طرف۔

تمام انبیاء کرامؑ کے چہروں پر داڑھی تھی؟ (تھی) تمام صحابہ کرامؓ کے چہروں پر داڑھی تھی؟ (تھی) تمام اولیاءؒ کی داڑھی تھی؟ (تھی) تین سو تیرہ رسولوں کی داڑھیاں تھیں؟ (تھیں) تو بھائیو! دیکھو ایک ٹولا ادھر ہے' ایک ادھر ہے آپ کدھر جانا چاہتے ہیں۔ اللہ تمہیں رسول اللہ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

## داڑھی جیسی بھی ہو اس کی حفاظت کرے اور محبت رکھے

ایک صحابی کی داڑھی کے صرف دو بال تھے۔ اس کو تیل لگاتے' کنگھی کرتے' کہتے بالو! کٹ نہ جانا کل محمدؐ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ تیل لگا کر کہتے' داڑھی! کل محمدؐ کو دکھاؤں گا کہ نبی تیرے بعد تیری سنت کو زندہ کیا ہے۔ یہ جہاد ہے۔

ایک تو ہم ہندوؤں سے لڑیں گے' رام رام ہرے رام سے انشاء اللہ لڑیں گے۔ صرف یہ نہیں کہ فوج لڑے گی' دعا کرو کہ اللہ پاکستان کے ہر بچے کو بھی مجاہد بنائے۔ (آمین)

## اپنے نفس سے جہاد کرنا بھی افضل ہے

اس دور میں رشوت نہ لینا جہاد ہے' رشوت نہ دینا جہاد ہے' سود نہ کھانا

جہاد ہے' جھوٹ نہ بولنا جہاد ہے' عورتوں کو باپردہ باہر بھیجنا جہاد ہے' نماز قضانہ کرنا جہاد ہے' افضل الجہاد من یجاہد لنفسہ۔ اپنی خواہشات کے ساتھ بھی جہاد کرنا ہے۔ کرو گے؟ (کریں گے) وعدہ کرتے ہو؟ (کرتے ہیں)
شیطان سے کہو' کتے پرے نکل۔ ہمیں شیطان سے تعلق نہیں' ہمیں رحمان اور نبی آخرالزمان سے تعلق ہے۔ (انشاء اللہ) یہ بھی جہاد ہے' اب تمہیں بسترے یاد کر رہے ہیں' پینے کے لیے دودھ رکھا ہوا ہے' مگر آپ سب سے تعلق توڑ کر' سب کو چھوڑ کر' منہ موڑ کر' دیوانے' پروانے' مستانے' تابعدار' جانثار' وفادار' قطار اندر قطار' پیغمبر کے حب دار' سرکار کی سیرت سن رہے ہو' یہ بھی جہاد ہے۔

## یہ بھی جہاد ہے

تم بیوی کے ساتھ سردی کے موسم میں سو رہے ہوتے ہو۔ مؤذن اذان دیتا ہے' الصلوۃ خیر من النوم یہ سن کر بیوی کو چھوڑ کر اٹھ جانا یہ بھی جہاد ہے۔

## اٹھو قصور کی قوم

صبح کو سردی میں ٹھنڈا پانی ہے' مگر کشاں کشاں' دواں دواں' وہاں وہاں' یہاں یہاں سے چل کر مسجد میں آ جانا یہ بھی جہاد ہے۔
اب تو ایئرکنڈیشن میں سوئے ہوتے ہیں' سورج نکل آتا ہے' ابھی تک سو رہے ہوتے ہیں۔ آج حدیث سنا دوں' نبی ؑ نے فرمایا کہ جو سویا رہتا ہے اور سورج نکل آتا ہے' بال فی اذنہ شیطان اس کتے کے کان میں شیطان پیشاب کر گیا ہے۔ سارا دن اس کا نحوست میں گزرے گا۔ جاگ رہے ہو؟ (جی)
مجاہد بننا آسان نہیں اللہ ہمیں مجاہد بنائے۔ (آمین)
شاملی کے میدان میں ہمارے علماء نے جہاد کیا ہے۔ حافظ ضامن وہاں شہید

ہوئے ہیں' انگریزوں سے ٹکر لی تھی۔ بالاکوٹ کے میدان میں ہمارے علماء نے جہاد کیا ہے۔ مولانا اسمٰعیل شہید" کی قبر مبارک وہاں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسمٰعیل شہید کافر تھا۔ کافر بھی شہید ہوتا ہے؟ (نہیں) اللہ نے اسمٰعیل کو شہید کے نام سے یاد کروایا ہے تاکہ کوئی نالائق کافر نہ کہے۔ کافر وہ ہوتا ہے جو مردار موت مرے' جو شہید ہو وہ کافر نہیں ہوتا۔

کشمیر کو جا کر میرا اسلام کہو کہ تیرے پہاڑوں میں ایک سید سو رہا ہے' سید احمد بریلوی سو رہا ہے۔ سبحان اللہ۔

اصل تو وہی لوگ مجاہد تھے' اگر وہ میدان جہاد میں نہ نکلتے آج یہ پاکستان نہ بنتا۔ اس ملک کی آزادی میں اسمٰعیل شہید کے خون کا حصہ ہے۔ ہے یا نہیں؟ (ہے) اللہ مجھے اور آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

## دین پوریؒ کے موتی

خدا کی قسم کل میں سمہ سٹہ سے دور تھا' بہت مجبور تھا' مگر عاشق برائے قصور تھا' آخر عبدالشکور تھا' وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا' بہت دور تھا' مگر آپ کی محبت میں مسرور تھا' قرآن و حدیث سے بھرپور تھا' کیونکہ مجھے کچھ شعور تھا۔ (سبحان اللہ)

بچے نے کہا مولانا آپ نے جلسے پر آنا ہے۔ میں نے کہا' انشاء اللہ۔ میں نے کہا لوگ ناظر ہوں گے میں حاضر ہوں گا۔ مسئلہ حل ہو گیا' جب کوئی ناظر ہو تو حاضر ہوتا ہے۔ ناظر ہی نہ ہو تو حاضر کہاں ہوگا۔ سمجھے ہو؟ (جی) نہ سمجھو تو قصور آپ کا ہے۔

ابھی خدا کی قسم تقریر شروع نہیں کر سکا۔ جہاد پر تقریر ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں بی بی اسماءؓ جیسی اماں عطا کرے۔ (آمین)

## بی بی خنساءؓ بھی بہادر تھیں

بی بی خنساءؓ کے جب چاروں بیٹے شہید ہو گئے' تو صبر کے دامن کو نہیں چھوڑا۔ جب بیٹے میدان جنگ میں لڑتے تھے تو ایک دوسرے کو کہتے تھے۔ بھائیو! خوب دلیری اور بہادری سے لڑو۔ ایسا نہ ہو کہ اماں کو کوئی طعنہ دے۔ اماں کو سرخرو کرو۔ اماں نے جو دعا کی ہے' اسی دعا کے مطابق اماں کو بتا دو کہ اماں تیری دعا قبول ہو چکی ہے۔

چاروں بیٹے شہید ہو گئے تو اماں وہاں گئی۔ لوگ تماشا دیکھنے گئے کہ ماتم کرے گی۔ بی بی خنساءؓ نے جا کر چاروں کے اوپر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو پیٹھ پر کوئی نشان (تیر تلوار کا) نہیں تھا۔ منہ سے خون نکل رہا تھا' سینے پر تیروں کے نشانات تھے۔ سب کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ لوگو! مجھے مبارک دو میں شہیدوں کی اماں ہوں۔ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔

## غزوۂ بدر میں دو بچے بہادر مجاہد

غزوۂ بدر میں دو بچے آ رہے ہیں۔ یہ تین سو تیرہ تھے' کفر کو سامان پے ناز تھا' محمدؐ کو رحمان پر ناز تھا۔

غزوۂ بدر میں آقا خود سپہ سالار بنے۔ جب ہم نے ۱۹۷۱ء میں جنگ لڑی تو ہمارا یحییٰ بالکل واہ واہ' طبیعت خراب ہے' پاس جاؤ تو بوتل شراب ہے' شکست ہوئی۔ بدر میں سپہ سالار محمدؐ تھے۔ تین سو تیرہ نے گیارہ سو کو شکست دی' اس لیے کہ سپہ سالار محمدؐ تھے۔

ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تکبر نہیں کر رہے تھے۔ غزوہ بدر میں حضور پاک ﷺ کبھی سجدے میں جاتے کبھی ہاتھ اٹھاتے تو بغلیں چمک جاتیں اور چادر گر پڑتی۔ فرمایا' اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ من المسلمین فلن تعبدابدا۔ مولیٰ یہ تین سو تیرہ ہیں' پیٹ میں روٹی نہیں' پاؤں میں جوتی نہیں' ہاتھوں میں تلوار نہیں' چھ زرہیں اور آٹھ

گھوڑے ہیں' چھ تلواریں ہیں' مولیٰ! کفر کو سامان پہ ناز ہے' محمدؐ کو رحمان پہ ناز ہے۔ مولیٰ! اگر یہ یہیں ختم ہوگئے' یہی تو میرا سرمایہ ہے' پھر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کندھے کو پکڑا اور رو پڑا۔ میں نے کہا' بس! بس! یامحمد لن یخزیک اللہ ابدا۔ محمدؐ زیادہ نہ رو' میرا جگر پھٹتا ہے' آپ کو روتا دیکھ کر مجھ سے برداشت نہیں ہوتا' حضرت نہ روئیں! فرمایا ابوبکرؓ چپ کر مجھے رونے دے' بچہ روئے تو اماں کو ترس آتا ہے' محمدؐ روئے تو خدا کو رحم آتا ہے' نبیؐ نے ہاتھ اٹھائے چادر گر پڑی۔ پھر اللہ کی مدد آئی' آواز آئی کہ محمدؐ تم کمزور تھے لیکن تیری دعا نے میرے عرش کو ہلا دیا' مانگنا تیرا کام ہے' فتح دینا میرا کام ہے۔ ایمان تازہ ہوا؟ (جی)

"یاعلی مدد" یا "نصرکم اللہ" مدد علی کرتے ہیں یا اللہ کرتا ہے؟ (اللہ کرتا ہے) میں بڑے پیار سے پوچھتا ہوں مجھے جواب دو۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ ہے یا اذا جاء نصرالولی؟ (اذا جاء نصراللّٰہ)۔ اذا جاء نصر علی ولی اللّٰہ ہے؟ (نہیں) اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہ ہے یا نصر من الداتا گنج بخش ہے؟ (نہیں) نصر من فرید الدین ہے؟ (نہیں) نصر من البلھے شاہ ہے؟ (نہیں) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ہے؟ (ہے)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ کوئی مدد نہ کرے تو کون کرے گا؟ (اللہ) قرآن سنو! وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ محمدؐ میرے سوا کوئی مدد نہیں کرتا۔ حضرت علیؓ نے خیبر میں کیا فرمایا' یاعلی مدد؟ بتاؤ مجھے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا "اللہ اکبر"۔ حضرت علیؓ کی آنکھ میں درد تھا شفا کس نے دی۔ حضور ﷺ نے لعاب لگایا اور دعا کی' اللھم اشف عینی علی جنگ کا نعرہ "اللہ اکبر" ہے' جاگ رہے ہو؟ (جی) نصر من اللّٰہ۔ اذا جاء نصر

اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ وَمَا نَصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہ۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ محمدؐ آپ بتا دو کہ میرا حق ہے کہ مومنوں کی مدد میں خود کروں گا۔ سمجھ آ رہی ہے۔ صحیح دین پہنچاؤں؟ (جی)

دعائے قنوت میں ہم سب پڑھتے ہیں' اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ مولیٰ ہم سب تجھ سے مدد مانگتے ہیں' حضرت علیؓ دعائے قنوت پڑھتے تھے؟ حضرت پیران پیرؒ پڑھتے تھے؟ معین الدین چشتیؒ پڑھتے تھے؟ بلھے شاہؒ پڑھتے تھے؟ خود محمد عربی ﷺ پڑھتے تھے؟ تو سب کا مددگار کون ہے؟ (اللہ) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں' مانگتے رہیں گے۔ اولیاء سے مدد مانگنے والا قرآن کا دشمن ہے۔ اولیاء بھی کس سے مدد مانگتے ہیں؟ (اللہ سے)

## حضرت سلطان باہوؒ کا عقیدہ

حضرت سلطان باہوؒ قوم کے اعوان تھے۔ فرماتے ہیں ؎

یقین دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ھو
ولا موجود فی الکونین' ولا مقصود الا ھو
چو تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غم داری
مجو از غیر حق یاری کہ لافتاح الا ھو

خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو' سب کا مددگار کون ہے؟ (اللہ)

## خواجہ غلام فریدؒ کا عقیدہ

خواجہ غلام فریدؒ میرے قریب سو رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

چوریوں جاریوں استغفار بخشیم شالا رب غفار

ترجمہ: چوری چاری سے میں استغفار پڑھتا ہوں' خدائے غفار مجھے

بخش دے۔

گندڑی عادت گندڑے فعلوں توبہ! توبہ!! لکھ لکھ وار

ترجمہ: برے افعال (گناہ) اور بری عادتوں سے الٰہی میری لاکھ توبہ ہے۔

کر کر سخت گنہ پر تاپیم توں ہیں خاوند بخشن ہار

ترجمہ: میں مرتکب عصیاں ہو کر اب پشیمان ہوں' الٰہی تیری ذات غفور الرحیم ہے مغفرت فرما۔

پیر پیغمبر تیڈے بانہیں توں مالک توں کل مختار

ترجمہ: الٰہی! پیر اور پیغمبر تیرے ہی بندے ہیں' تو ہی سب کا مالک اور تمام امور کا مختار ہے۔

تیڈا شان ہے فضل کرم دا میں وچ ذوہ تے عیب ہزار

ترجمہ: الٰہی! تو فضل و کرم کرنے والا ہے اور میں گنہگار اور ہزار عیب کا سرمایہ دار ہوں۔

میں مسکین فرید ہاں تیڈا تو بن کون اتارم پار

ترجمہ: الٰہی! میں فرید تیرا ہی ہوں' تیرے سوا مجھے کون اس ورطہ غم سے پار اتارے گا' نجات دے گا' یہ تو ہی مجھے بخش دے اور میری مشکلات عاقبت آسان کر دے۔ (ترجمہ از مرتب)

تیرے سوا میری کشتی کو پار کوئی نہیں لگا سکتا۔ میں بڑے پیار سے پوچھتا ہوں' کشتی میں بیٹھ کر پڑھنے والی دعا کیا ہے؟ یا بہاؤ الحق ہے؟ (نہیں) یہ بہاؤ الحق نے سکھایا ہے؟ (نہیں) حضورؐ نے فرمایا ہے؟ (نہیں) حدیث میں آیا ہے؟ (نہیں) کشتی کی دعا کیا ہے۔ بگرداب بلا افتاد استاد کشتی' مدد کن یا معین الدین چشتی۔ یہ حدیث ہے؟ (نہیں) آج بھی کشتی کی دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا۔ مولیٰ میں کشتی میں بیٹھ گیا ہوں' چلانا بھی تیرا کام ہے' کنارے لگانا

بھی تیرا کام ہے۔

## معاذؓ و معوذؓ بہادر بچے

دو بچے بدر میں آ رہے ہیں' معاذ اور معوذ۔ ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے کہ اگر محمد کی امت کے جاہل ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو جس طرح عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم ہے' میں اسی طرح لڑکوں کو بھی پردہ دیتا' کیونکہ آج حالات خراب ہیں' بات میری سمجھ گئے ہو؟

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی لڑکے کو شہوت کی نگاہ سے دیکھنا یہ بھی زنا ہے۔ جس طرح کسی عورت کے ساتھ اکیلے تم کمرے میں نہیں سو سکتے' اسی طرح نابالغ لڑکے کے ساتھ بھی تم نہیں سو سکتے۔ اب یہ دین تمہیں کون بتائے۔

## معاذ و معوذ کی والدہ بھی بہادر

دو بچے آ رہے ہیں' کیا نام ہے؟ معاذ اور معوذ۔ حضرت یہ ہماری اماں ہے' اس کا نام عفرا ہے۔ حضور ﷺ ٹھہر گئے۔ بی بی تم کون ہو؟ عفرا میرا نام ہے' انصار قبیلے سے میرا تعلق ہے۔ کیسے آئی ہو؟ حضرت سنا ہے کہ آپ جہاد پر جا رہے ہیں' پتہ نہیں کیا ہوگا' یہ میرے دو بچے ہیں' یہی دو ہیں' مجھے یہ ڈر ہے کہ کل ان کو بستر پر موت آ جائے گی' ........ ' آج تمنا کر کے آئی ہوں کہ میرے بچوں کو موت آئے تو تیرے قدموں میں آئے۔

فرمایا یہ تو ابھی بچے ہیں۔ ایک گیارہ سال کا' ایک نو سال کا۔ آپ نے فرمایا کہ نو برس کا معاذ تو چھوٹا ہے۔ معاذ اپنے پاؤں کے پنجوں پر کھڑا ہو کر کہتا ہے' حضرت میں کوئی چھوٹا ہوں؟ حضرت میرا قد تو بڑا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں کشتی کرو' میں انصاف کرتا ہوں۔ چھوٹا بڑے کے کان میں کہتا ہے کہ تم گر جانا' حضور ﷺ نے تجھے تو قبول کر لیا ہے' ایسا نہ ہو کہ محمدؐ مجھے واپس کر دیں۔ یہ مٹھائی تقسیم نہیں ہو رہی' یہ لڈو نہیں مل رہے' گیارہویں کا دودھ پینے

نہیں جا رہے' عرس شریف کے چاول کھانے نہیں جا رہے' یہ میدان جنگ ہے۔ چھوٹا بڑے کو کہتا ہے' بھائی آج مجھ پر احسان کر' زندگی بھر احسان یاد رکھوں گا' تو نیچے گر جانا' شکست قبول کر لینا تاکہ محمد ﷺ مجھے بھی قبول کر لیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ کشتی سے پہلے کان میں کیا کہہ رہے ہو؟ ہنس کر کہتا ہے کہ حضرت کچھ ہے' دیکھیں گے کہ ابھی ہے۔ کشتی شروع ہوئی بڑا نیچے آگیا۔ چھوٹا اوپر آگیا' چھوٹا ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے' آہا! محمدؐ نے مجھے قبول کر لیا ہے۔ خوش ہوگیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی' اتنے خوش ہوئے کہ اپنی تلوار چھوٹے کو دے دی اور فرمایا' یہ لو محمدؐ کا ہتھیار تم لے لو۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کی کمان آج بھی محلہ جواد انصاری' باب جبرئیلؑ کے اندر' حضورؐ کی کمان' فاطمہؓ کے گھر کا تالا' ابو ایوب انصاریؓ کے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن آج بھی موجود ہے۔ اس کمان کے اوپر حضور ﷺ کے ہاتھ کی انگلیوں کے نشان اب بھی موجود ہیں۔ جب جاؤ تو ضرور دیکھنا۔ باب جبرئیل سے نکل کر پوچھنا محلہ جواد انصاری کہاں ہے؟ اندر جاؤ گے تو شیشے میں مدنی کی کمان رکھی ہوئی ہے۔ اللہ آپ کو جانے کی توفیق بخشے۔

## معاذؓ حضور ﷺ کا پہلوان ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک چھوٹا بچہ ہے اور ایک بڑی تلوار اس کے پاس ہے۔ تلوار کو اٹھا نہیں سکتا' کبھی ادھر کرتا ہے' کبھی ادھر کرتا ہے' کبھی کندھے پر رکھتا ہے۔ حضور ﷺ کی تلوار تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' ایھا الولد؟ ارجع الی البیت این تروح؟ اے چھوکرے' واپس چلا جا' تو کدھر جا رہا ہے؟ کوئی مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے؟ غالباً حضرت ابوبکرؓ تھے' حضرت عمرؓ کو دیکھ کر کہا' یا عمر لا تمنع عمرؓ اس کو مت جھڑکو' نہ

روکنا' یہ محمدؐ کا پہلوان ہے۔ قد انتخبہ' امرہ محمد وفی عنقہ سیف رسول اللہ۔ عمر تم نے تلوار نہیں پہچانی' یہ محمدؐ کے ہاتھ کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے جا کر پیشانی چومی' فرمایا' بیٹا تم آگے چلو' تیرے پاؤں کی دھول اٹھے گی عمرؓ پر پڑے گی' عمرؓ کی نجات ہو جائے گی۔ ہائے عمرؓ۔

آج تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ کرے موت نہ آئے ڈاکٹر بلاؤ' پانچ ہزار روپے لے لے مجھے بچالے۔

عمرؓ کہتے ہیں اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد حبیبک۔ جب عمر کو ابولولو مجوسی ایرانی کا خنجر لگا تو یوں نہیں کہا' ہائے بلکہ فرمایا' فزت ورب الکعبہ۔ رب کعبہ کی قسم مدنی کی خوشخبری پوری ہو گئی ہے۔ عمرؓ کی دعا قبول ہو گئی ہے۔

جب یہ بچے معوذؓ اور معاذؓ میدان بدر میں پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰنؓ میدان میں کھڑے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ادھر بھی بچہ ادھر بھی بچہ' ادھر بھی کچا ادھر بھی کچا مگر محبت میں سچا' میں نے کہا بہت اچھا۔ یہ چھوٹے بچے پوچھتے ہیں کہ چچا جان! وہ ابوجہل کون ہے؟ جو عدو اسلام ہے' محمد عربی ﷺ کا دشمن ہے' جو ہمارے نبیؐ پر اوجھڑیاں ڈالتا ہے' مذمم' ساحر کہتا ہے' جو آج مقابلہ کرنے آیا ہے' چچا ہمیں وہ دشمن رسول دکھاؤ۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بیٹا تم کیا کرو گے؟ کہنے لگے' ۔

قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

کہنے لگے' نیت کر کے عہد کر کے آئے ہیں کہ یا تو محمدؐ کا دشمن زندہ نہیں رہے گا یا نبیؐ کے عاشق نہیں رہیں گے۔ یہ سچے عاشق ہیں۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے کہا' سامنے جس نے دو زرہیں پہن رکھی ہیں' اے بلا کا طوطا' اے بھاری بھرکم پیپا' یہ جو پھر رہا ہے' دو زرہیں' سر پر خود' دو

تلواریں اس کے پاس ہیں' یہ ابوجہل ہے۔

کہتے ہیں کہ میں نے ابھی اشارہ ہی کیا تھا' ابھی میرا ہاتھ نیچے نہیں ہوا کہ میں نے دیکھا کہ ابوجہل گھوڑے سے نیچے گر پڑا ہے۔ ایک نے اس کے پاؤں پر وار کیا' ایک نے چھلانگ مار کر اس کی گردن پر وار کیا' پھر نعرہ لگایا "اللہ اکبر" عدو الاسلام آج ختم ہوگیا ہے۔

ابوجہل نے دیکھا تو چیخ پڑا۔ کہنے لگا موت بھی آئی تو بچوں سے آئی۔ انہوں نے کہا' ہم بچے نہیں ہم محمدؐ کے پہلوان ہیں۔ نعرہ لگا کر بچوں نے کہا کہ ہماری اماں کو کہو کہ تو نے دودھ پلاتے وقت جو لوری دی تھی آج قبول ہوگئی ہے۔ (سبحان اللہ)

ابوجہل کو قتل کرنے والے گیارہ اور نو سال کے بچے تھے۔ ہمارے نو سال کے بچے جیب تراش بن جاتے ہیں' جانور چراتے ہیں' ورکشاپوں میں مشینوں کا کام کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔

## غزوۂ نجد

جہاد پر موتی دے رہا ہوں۔ حضور ﷺ غزوۂ نجد میں ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں۔ ایک یہودی آیا' تلوار اٹھا کر سر پر کھڑا ہوگیا۔ من یحفظک من یمنعک من یعصمک یامحمد

( ﷺ ) اے محمدؐ' بتا تو جو کہتا ہے کہ خدا بچاتا ہے' اب بتا تجھے کون بچائے گا؟ حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟ حضرت علیؓ بچائیں گے؟ (نہیں) حضرت ابراہیمؑ ؟ (نہیں) (حضرت آدمؑ ؟ (نہیں) جبرئیلؑ ؟ (نہیں) جبرئیل کو بلاتے تو آجاتا' خدا کی قسم قبلہ رو کھڑا ہوں' ہوبہو کھڑا ہوں' روبرو کھڑا ہوں۔

اس نے کہا' کون بچائے گا؟ حضور ﷺ نے ننگی تلوار کے نیچے فرمایا' اللہ کہہ دو (اللہ) کہہ دو (اللہ) پھر کہہ دو (اللہ) حضور ﷺ فرماتے ہیں اس وقت

تک اللہ کا عذاب نہیں آئے گا جب تک اللہ اللہ کرتے رہو گے۔

## تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ

مولانا الیاسؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ اللہ کرتے رہو تاکہ عذاب ٹلتا رہے' عذاب چلتا رہے۔

مولانا الیاس فرمایا کرتے تھے' یااللہ جو مدنیؒ کو دین کا درد دیا تھا اس کا کروڑواں حصہ الیاس کو بھی عطا کردے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے جب مولانا الیاس کے کارناموں کو دیکھا تو فرمایا' الیاس یاس کو آس سے بدل کر' پاس ہوگیا۔ مولانا الیاس نے ناامید کو امید سے بدل دیا۔

## تبلیغی کام کے لیے مولانا الیاسؒ کا استخارہ

مولانا الیاسؒ نے یہ کام جو شروع کیا' یہ کام شروع کرنے سے قبل استخارہ بتولؓ کے حجرے میں کیا۔ یہ بات مجھے رائے ونڈ سے معلوم ہوئی ہے۔

تین دن تک حجرۂ بتولؓ میں رہے' وہیں سو کر رو رو کر دعائیں کیں۔ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آقا ﷺ نے فرمایا الیاس جا کر میواتیوں میں اور غریبوں کی کنڈی کھٹکھٹا کر کام کر۔ انشاء اللہ پوری امت اس کام میں لگ جائے گی۔ الیاس تیری یہ سنت' تیرا یہ طریقہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جاری ہے یا نہیں؟ (ہے)

## رائے ونڈ میں اجتماعی دعا

میں بھی اجتماع میں شرکت کرتا ہوں۔ خدا کی قسم رائے ونڈ میں مزا آتا ہے۔ ساری زندگی وہ مزا نہیں آتا جو رائے ونڈ کی دعاؤں میں مزا آتا ہے۔ سارے آنسو وہیں ہوتے ہیں' معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا دامن پکڑ کر پوری مخلوق

خدا کو راضی کر رہی ہے' ہر آدمی آنسو بہا رہا ہوتا ہے۔

## نفع و نقصان کا مالک اللہ

غزوہ نجد میں حضور پاک ﷺ سو رہے ہیں۔ کافر نے پوچھا کون بچائے گا؟ فرمایا اللہ۔ تمہیں بیماری سے کون بچائے گا؟ (اللہ) قبر کے عذاب سے کون بچائے گا؟ (اللہ) سکرات کی تلخی سے کون بچائے گا؟ (اللہ) قیامت کے دن حساب و کتاب سے کون بچائے گا؟ (اللہ) تمہیں بیماری دے کر پھر بیماری سے کون بچائے گا؟ (اللہ) بیماری کون دیتا ہے؟ (اللہ) شفا کون دیتا ہے؟ (اللہ) کشتی کون پار لگاتا ہے؟ (اللہ) نوح کی کشتی کو پانی سے نکال کر جودی پہاڑ پر کس نے پہنچایا؟ (اللہ نے) یونس کی کشتی کو چکر میں ڈال کر یونس کو مچھلی کے پیٹ میں کس نے ڈالا؟ (اللہ نے) موسیٰ کو پانی میں راستہ کس نے دیا؟ (اللہ نے) فرعون کو کس نے غرق کیا؟ (اللہ نے) آگ جل رہی ہے' نمرود جائے تو نار ہے' خلیل جائے تو گلزار بنے' آگ میں طاقت ہے یا پروردگار میں طاقت ہے؟ (پروردگار میں) سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے) آ رہی ہے یعنی پہنچی نہیں۔ پتہ نہیں کیا آ رہی ہے دعا کرو پہنچ جائے۔ (آمین) آج عام عادت ہے کہ بیٹا پیدا ہو تو پیراں دتہ' مرجائے تو "خدا کی مرضی" یعنی خدا مارنے پر بیٹھا ہے۔ کشتی نکل جائے تو یا بہاؤ الحق۔ ڈوب جائے تو "اللہ کی مرضی"۔

میرے بھائیو! میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' سید کل' فخر رسل' تاج جمل' ہادی سبل نے' کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ) دعا کرو میری زبان ہو' قرآن و حدیث کا بیان ہو' مدنی کی شان ہو' جنت کا سامان ہو' راضی رب رحمان ہو' سننے والا مسلمان ہو۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کی شان اتنی اونچی ہے کہ میری نگاہ ختم ہو جائے گی' جبرئیل

کی پرواز ختم ہو جائے گی' عرش' کرسی قدموں میں آ جائیں گے' محمد ﷺ کی شان اونچی ہو جائے گی۔

## میرا اور میرے علماء کا عقیدہ

میرا اور میرے علماء کا عقیدہ ہے کہ خدا ایک ترازو بنائے' ایک پلڑے میں میرے دلبر کو بٹھائے' ایک پلڑے میں سجاد' عباد' زہاد' اقطاب' اخیار' ابدال' علماء' صلحاء' اتقیاء' اصفیاء' اولیاء' جن و ملک' حور و فلک' چودہ طبق' عرش' کرسی' لوح قلم' جنت کعبہ رکھ دے' ایک طرف محمد ﷺ کو بٹھا دے ترازو کو اٹھا دے' دین پوری کے علماء کا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات کی شان کم ہے' محمد ﷺ کی شان بلند ہے۔ سمجھ آئی؟

میرا نبیؐ وہ نہیں کہ کہتے کہ آگیا' کہا جائے کہاں ہے؟ تو کہتے ہیں چلا گیا۔ کیا بدھو بناتے ہو! میرا نبی رانجھا نہیں میرا نبی وہ ہے کہ جس کو چاند کہتے ہو' وہ میرے نبیؐ کے قدموں میں دو ٹکڑے ہے' جس کو سورج کہتے ہو وہ چوتھے آسمان پہ ہے' جس کو جبرئیل سید الملائکہ کہتے ہو وہ پر مل رہا ہے' جس کو عرش کرسی کہتے ہو وہ محمد ﷺ کے قدموں میں نظر آ رہا ہے۔ (سبحان اللہ) ایمان تازہ ہو رہا ہے۔ اللہ ہمیں آقا کے دامن سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

## ہم دین میں ملاوٹ نہیں کرتے

ہم دین میں گڑبڑ نہیں کرتے ہم درود پڑھتے ہیں' انگوٹھے نہیں چومتے' ہم مدینے جاتے ہیں' حضور کو یہاں نہیں بلاتے' ہم قبروں پر قرآن پڑھ کر ثواب بخشتے ہیں' قوالی اور ٹنانا' ٹن' ٹن اور تڑو' ڑو' ڑو' ڈمک' ڈمک' ڈمک نہیں کرتے' کھو نہیں کرتے۔

ایک شخص بلھے شاہ کے مزار پر ڈھول بجاتا ہے۔ ایک شخص تین بار قل ھو اللہ پڑھ کر کہتا ہے' اے اللہ اس کی روح کو ثواب پہنچا۔ میں قسم دے کر پوچھتا

ہوں کہ بابا بلھے شاہ کو ڈھول کا ثواب پہنچے گا یا قرآن پڑھنے کا ثواب پہنچے گا۔ ہم بلھے شاہ کو یوں مانتے ہیں۔ کیا بلھے شاہ ڈھول بجاتے تھے؟ عورتوں کو نچواتے تھے، بولتے نہیں؟ (نہیں کرتے تھے) ان کا یہ کردار تھا؟ (نہیں) ہمارا وہی کردار ہے جو بزرگوں کا کردار تھا۔

## غزوہ نجد

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ۔ کیا کہا؟ (اللہ) حدیث میں آتا ہے جب بچہ پیدا ہو تو پہلے کان میں کیا کہو؟ (اللہ اکبر) موت آئے تو؟ (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) آخری جملہ زبان پر کیا ہو؟ (اللہ) سمجھو تو صحیح۔ سارے میرے سامنے غیر بالغ بیٹھے ہو۔ اذان شروع کرو (اللہ اکبر) ختم کرو (لا الٰہ الا اللہ) نماز شروع کرو (اللہ اکبر) ختم کرو (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) كان الله ولم يكن شيئا اللہ تھا اور کچھ نہیں تھا۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام۔ اللہ ہوگا اور کچھ نہیں ہوگا۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (ہو رہا ہے) میں آپ کا شکرگزار ہوں۔

ماشاء اللہ بارہ بج گئے، لوگ رج گئے، تو تین آدمی بازار میں کھڑے ہو کر بھیج گئے، کوئی ڈر نہیں، میں تقریر نہیں کر سکا۔ دعا کرو اللہ کفر کو شکست عطا کرے۔ (آمین) اور خدا ہمیں مجاہد بنائے۔ (آمین)

میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ بڑی محبت سے، الفت سے، عقیدت سے، رغبت سے، ذوق سے، شوق سے، آئے ہو۔

نوٹ ایک آدمی جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ مولانا نے فرمایا، دعا کر کے جاؤ، او بے وفا، او قصور، میں اتنا دور اور تم اتنے مغرور، تقریر نہیں ہو سکی۔

آیت یہ پڑھی تھی، يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔ محبوب کافروں اور منافقین سے جہاد کرو۔ وَاغْلُظْ

عَلَيْهِمْ۔ محمدؐ کافروں پر سختی کرو۔
اصحابؓ کافروں پر سخت تھے، آپس میں نرم دل تھے، دعا کرو اللہ ہمیں بھی کفر کے مقابلہ میں سخت بنائے اور آپس میں پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

## خدا ہمیں شہادت کی موت دے

خدا ہمارے بچے، نوجوان، اور بوڑھے کو مجاہد بنائے۔ (آمین) خدا ہمیں بستر پر تڑپ تڑپ کر موت نہ دے، موت شہادت کی دے۔ (آمین)
نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ادھر شہید کی آنکھ بند ہوتی ہے، ادھر خدا کا دیدار ہو جاتا ہے۔
نبی ﷺ نے فرمایا، شہیدوں کو میں نے معراج کی رات آنکھوں سے دیکھا کہ جنت میں پرندوں کی شکل میں میوے کھا رہے تھے۔
حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن شہید اٹھے گا اس کے خون کی خوشبو پورے محشر کو معطر کر دے گی۔ (سبحان اللہ) دنیا حساب میں ہوگی، شہید خدا کا رزق کھا رہے ہوں گے۔
نبی ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے شہیدوں کو خدا کا دیدار ہوگا۔ خدا کہے گا، محشر والو! دیکھ لو میرے عاشق جنت کی طرف جا رہے ہیں۔ دعا کرو خدا ایسی موت عطا کرے۔ (آمین) خدا آپ سب کے قصور معاف فرمائے۔ (آمین) میرے بھی معاف فرمائے۔ (آمین) خدا تعالیٰ ہمیں صحیح مسلمان بنائے۔ (آمین) نہ دیوبندی مذہب ہے، نہ بریلوی، نہ رافضی، نہ خارجیت، نہ اہلحدیث، مذہب صرف اسلام ہے، اللہ ہمیں قرآن و حدیث والا، مکے، مدینے والا، حضور صحابہ و اہل بیت والا اسلام عطا کرے۔ (آمین)

## میں یتیم ہو چکا ہوں

میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا، میں کسی کی تردید، تنقیص، تشنیع، تحقیر کرنے

نہیں آیا، میں تو تبلیغ و تحقیق کرنے آیا ہوں۔ پھر بھی زندگی ملی تو آؤں گا، آپ کو جگاؤں گا، بہت کچھ لاؤں گا، موتی لاؤں گا اگر زندہ رہا۔ میرا بہت سارا قافلہ چلا گیا، میں لاوارث یتیم ہو چکا ہوں۔ ملتان جاتا ہوں تو مفتی محمود" نظر نہیں آتا۔ کراچی جاتا ہوں تو بنوری" نظر نہیں آتا۔ مجھے احتشام الحق تھانوی" نظر نہیں آتے۔ مفتی شفیع" مجھے نظر نہیں آتے۔ ادھر سندھ میں غلام غوث" نظر نہیں آتے۔ میں راولپنڈی گیا تو قرآن خواں غلام اللہ" نظر نہیں آتے۔ میں ان کی قبر پر گیا، خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں، اس کی قبر سے خوشبو آئی اور ان کے شاگردوں نے بتایا کہ مولانا غلام اللہ" نے بیس ہزار افراد کو قرآن کا ترجمہ پڑھایا۔ آج بیس ہزار اس کے شاگرد محمد ﷺ کے قرآن کے نغمے گا رہے ہیں۔

## مولانا غلام اللہ" کی موت

موت آئی تو حالت یہ تھی کہ ادھر قرآن کی تلاوت، سامنے قرآن تھا، درود پڑھ رہا ہے، مسجد میں موت آئی۔ اللہ نے فرمایا، قرآن کا عاشق! تجھے قرآن سنتے ہوئے موت دوں گا۔ قیامت کے دن اٹھے گا تو تیرے کانوں میں قرآن کی آواز آئے گی۔

## مفتی محمود"، مفتی محمد شفیع"، مولانا بنوری" کی موت

مولانا مفتی محمود" جب رخصت ہوئے تو اس وقت احرام باندھے ہوئے مسائل حج پر احادیث پیش کر رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

مولانا مفتی محمد شفیع" جب رخصت ہوئے تو اسلامی آئین بنا رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

مولانا بنوری" رخصت ہوئے تو اسلامی آئین بنا رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ ہمیں بھی ایسی موت عطا کرے۔ (آمین) میں آپ کے لیے دعا گو ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا، تعصب سے نہیں کہا۔ ہم ملک کے بھی خیر خواہ

ہیں' دعا کرو اللہ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) حفاظت تب ہوگی جب ہم یہاں ظلم نہیں کریں گے' عدل کریں گے' خدا و رسول ؐ کی اطاعت کریں گے تو ملک کا محافظ ہماری حفاظت کرے گا۔ جب ہم باغی ہو جائیں گے وہ بھی روٹھ جائے گا۔

دعا کرو خدا اس ملک کی انچ انچ کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) جو آنکھ برائی سے دیکھے گی آنکھ نکال دیں گے' جو ہاتھ اٹھے گا وہ ہاتھ کاٹ دیں گے' اس ملک میں ناپاک قدم نہیں آئیں گے' ہم پاکستان کو پاکستان بنائیں گے۔ (انشاء اللہ)

میں ان لفظوں پر آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔

جامعہ مدنیہ لاہور میں مولانا حامد میاں جو میرے مرشد ہیں' میں نے اب بیعت ان سے کی ہے' پہلی حضرت لاہوریؒ سے کی تھی۔ لاہور' لاہور ہوگا جو خطاب ہوگا قابل غور ہوگا' دیکھنا بہت شور ہوگا' جو انکار کرے گا وہ شریعت کا چور ہوگا۔

## دعا

آج میں نے جہاد پر تقریر کی۔ اللہ ہمیں مسجد میں نمازی بنائے۔ میدان میں غازی بنائے' اپنے دربار میں عابد بنائے' زندگی میں زاہد بنائے' اپنے دربار پر ساجد بنائے' میدان میں مجاہد بنائے۔ (آمین)

لڑیں تو جہاد کریں' آئیں تو فاتح بن کر' ہندو لڑے' کافر لڑے تو جنگ ہے' حیاتی سے تنگ ہے' مرے تو اس کی حرام موت ہے' بس وہ فوت ہے۔

مسلمان نکلے تو نمازی ہے' لڑے تو مجاہد ہے' کامیاب ہو تو فاتح ہے' گرے تو شہید ہے' رحمت رب مجید ہے۔ (سبحان اللہ)

شوگر کی تکلیف ہے مگر نبھا رہا ہوں' میں کھڑے ہو کر تقریر نہیں کر سکتا تھا مگر آپ کے ذوق کو دیکھ کر میں نے سوچا کوئی ڈر نہیں اور مجھے یقین ہے کہ

قرآن و حدیث اور رسول کی غلامی کی برکت سے' رسول کے طفیل میری بیماری شفا سے بدل جائے گی۔ (انشاء اللہ)

مجھے دوستوں نے بتایا کہ آپ کے کیسٹ انگلینڈ میں پہنچے ہوئے تھے۔ میں اپنی تعریف نہیں کر رہا۔ مدینے میں دین پوری کے کیسٹ گونج رہے ہیں' نبیؐ کے شہر میں بھی ہماری آواز پہنچ چکی ہے' یہ اس کا فضل ہے' میں نالائق اس محبوب کے شہر میں بھی مقبول ہوں' یہ اس کی کرم نوازی ہے' فیاضی ہے۔ (سبحان اللہ)

مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس محفل کو قبول فرمائے۔ (آمین)

درود شریف پڑھ لیں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔ یہ دو پر ہیں' ان سے دعا اڑ کر اللہ کے عرش کو جا کر ہلا دیتی ہے۔ اللہ ہماری محفل کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ہمیں عقیدہ صحیح اعمال نیک عطا فرمائے۔ (آمین) جن لوگوں نے اختلاف ڈالا' فساد ڈالا' اللہ ان کو ہدایت دے۔ (آمین) یا ان کو شکست دے جو دین میں رخنہ ڈالتے ہیں۔ (آمین) ہمیں مل کر دین کا خادم بنائے۔ (آمین) آپس میں اللہ ہمیں اتحاد عطا کرے۔ (آمین) اللہ ہم سب کو فساد' عناد سے محفوظ فرمائے۔ (آمین) مولا اپنے دروازے پر آنے کی توفیق دے۔ (آمین) ہم سب کو مجاہدانہ زندگی عطا کرے۔ (آمین) تمام کفر کو شکست فاش عطا کرے۔ (آمین) حق کا بول بالا کرے۔ (آمین) باطل کا منہ کالا کرے۔ (آمین) فضل حق تعالیٰ کر۔ (آمین) ضرور لامحالہ کر (آمین) ان کو مسلمان' عامل بالقرآن' صاحب ایمان بنا' جو بستر ے اٹھا کر کنڈے کھٹکھٹا کر کام کر رہے ہیں' یہ بھی جہاد کر رہے ہیں۔ یا اللہ ان کی

قدم قدم پر نصرت فرما۔ (آمین) میرے مرکز نظام الدین اور رائے ونڈ کو مزید مضبوط بنا۔ (آمین) مزید ان کو اخلاص عطا فرما۔ (آمین) اور دین کی ہوائیں چلا۔ (آمین) میواتی لوگ جو بیس ہزار سے زیادہ اس میدان میں نکلے ہیں' ان میں مزید برکت عطا فرما۔ (آمین) ہمارے قصور کے قصور معاف فرما۔ (آمین) جو دکاندار ہیں ان کو ایماندار بھی بنا۔ (آمین) نبی کا تابعدر جانثار بھی بنا۔ (آمین) خوش رہو تم' خطیب آپ سے گم۔

صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

# کلمہ طیبہ

حضرت کی تقریر کا یہ خلاصہ ہے جو میں نے کہیں زمانہ طالب علمی میں قلم بند کیا تھا' پیش خدمت ہے۔ (مرتب)

ہے۔ سیرت ٹھیک ہو۔ حضرت بلالؓ صورت سیاہ' جنت کا وارث۔ ابولہب حسین مگر گمراہ' جہنم کا ایندھن۔ امیرو! امیری پر' دولت پر' امارت پر غرور نہ کرنا۔ قارون مالدار جہنم کا ایندھن' اصحاب صفہ والے غریب مگر نبی کے تابعدار' جنت میں گھر۔ سارے قرآن کا مطالعہ کرو' نظر دوڑاؤ' بار بار دیکھو' باتکرار دیکھو' لیل و نہار دیکھو۔ عمل کی تاکید اکید شدید ملے گی۔ ہاں بھائی میرا موضوع سیرت رسول ﷺ ہے۔ ویسے حضور شافع یوم النشور' محبوب رب غفور کی سیرت کے کئی پہلو ہیں۔ نبی کی رحمت' برکت' شرافت' لیاقت' ذہانت' امانت' صداقت' رسالت' نبوت' شفاعت' سخاوت' شجاعت' صورت' ریاضت' عبادت' ہجرت و معراج۔ سبحان اللہ کئی حصے ہیں۔ آمدم برسر مطلب محمد رسول اللہ۔ یہ کلمہ کا ایک حصہ ہے' ایک ٹکڑا ہے۔ سن لو' موتی سمجھ کے چن لو۔ ہمارا ایمان ہے' عقیدہ کی جان ہے' کھلے بندوں یہ اعلان ہے' بر سر میدان ہے' شاہد زمین و آسمان ہے کہ اگر کوئی شخص لا الہ الا اللّٰہ کا وظیفہ پڑھے' رٹ لگائے' چلہ کاٹے' تسبیح پڑھے' ضربیں لگائے' نعرے لگائے' پڑھ پڑھ کر گلا بیٹھ جائے' عمر گزر جائے تو مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک محمد رسول اللّٰہ ساتھ نہ کہے۔ کیا خوب کسی شاعر نے اس مقام پر کہا ہے:

خدا کو ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
بجز حب محمد کامل ایمان ہو نہیں سکتا

کلمہ پورا نہیں جب تک لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللّٰہ نہ ملائے۔ اذان پوری نہیں جب تک اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ نہ کہے۔ اسی طرح نماز پوری نہیں جب تک درود شریف نہ پڑھے۔ قبر میں سوال جواب پورے نہیں ہو سکتے جب تک حضور انور ﷺ کا نام نامی' اسم گرامی نہ پوچھا گیا۔

و ضم الا لہ اسم النبی الی اسمہ

اذا قال المؤذن فی الخمس اشہد

و شق لہ من اسمہ کی یجلہ

فذو العرش محمود و ھذا محمد

لوگو! پانی نہیں ملتا جب تک آقا کا حوض کوثر نہ ہو۔ قیامت میں سایہ نہیں ملتا جب تک جھنڈا لواء الحمد نہ ہو۔ جہنم سے گنہگار نہیں نکل سکتا' جب تک مدینہ کے تاجدار کی شفاعت نہ ہو۔

عزیزو!

کام محشر میں نہ دولت آئے گی
کام محشر میں محمد کی شفاعت آئے گی
نفسی نفسی کہتے ہوں گے انبیاء
پر محمد کی زباں پہ امت امت آئے گی

ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ ہو۔ آیت کی ابتدا لفظ محمدؐ سے ہوئی۔ اس کا لغوی معنی تعریف کیا گیا' مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اپنے پرائے' چھوٹے بڑے' عرب عجم' شمال جنوب' توراۃ انجیل' زبور' صحف ابراہیمؑ' پہلے' پچھلے' انبیاء' ہاں ہاں وید اور گرنتھ' غزل الغزلات' مہا بھارت سب میں تعریف موجود ہے۔ حضور ﷺ واجب الاحترام کا نام محمد بھی ہے اور احمد بھی۔

آسمان میں احمد' زمین میں محمد۔ توراۃ میں' انجیل میں' احمد قرآن میں محمدؐ ۔ عالم ارواح میں احمد' بعد از ولادت محمد ہے۔ قبل از نبوت احمد' بعد از اعلان نبوت محمد ہے۔ آج روضہ میں محمدؐ کی حیثیت ہے۔ کل قیامت کے دن احمد بن کر اٹھیں گے۔ جب شفاعت قبول ہوگی' امت بخشوائیں گے تو محمد کی ساری دنیا تعریف کرے گی۔ گویا محمد وہ ہے جس کی جگ بھی تعرف کرے اور رب بھی تعریف کرے۔ یہ شان آمنہ کے لال کی ہے۔ محبوب ذوالجلال کی ہے کہ امت

بخشوائیں گے۔

اب ذرا سنو! نبی کو جو مقام ملا ہے' وہ محمود ہے۔ جو جھنڈا ملا ہے' وہ لواء الحمد ہے۔ آپ کی امت میں سے جو صبر کرے' اس کا نام حمادون ہے۔ عورتوں میں سے جو صعوبت میں صبر کریں' ان کا نام حمادات ہے۔ جو گھر اس کے عوض ملے گا' اس کا نام بیت الحمد ہے۔ جو قرآن ملا ہے' اس کی ابتداء الحمد سے ہے۔ الفاظ تین ہیں۔ محمد رسول اللہ۔ اگر غلامی تلاش کرو تو محمد کی۔ شریعت کس کی؟ محبت کس کی؟ قیامت تک نبوت کس کی؟ ہمیں ہدایت کس سے ملی؟

محمد رسول اللہ سے۔

محمد مصطفیٰ کیا ہے؟

خدا ہے یا خدا کا بیٹا' نعوذ باللہ یا خدا میں سے؟ نہ نہ جواب ملا رسول بھیجا ہوا۔ کس کا رسول؟ اللہ کا۔ اگر تم خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو محمد کے پاس آ جاؤ۔ کیا مانو؟ محمدؐ۔ کیسے؟ رسول' پھر کیا ملے گا؟ اللہ۔۔۔۔۔۔ رسالت عظیم منصب ہے۔ ایک درجہ ہے' شان رتبہ ہے' مقام ہے۔ پھر رسول بھی ایسا کہ جو شریفوں میں اشرف' حسینوں میں احسن' کریموں میں اکرم' کاملوں میں اکمل' جمیلوں میں اجمل' متقیوں میں اتقیٰ' سخیوں میں اسخیٰ' نبیوں میں اعلیٰ' خلقت میں اول' بعثت میں آخر' درجت میں افضل' مسلمانو! دین کے پاسبانو! میں سنا رہا ہوں تم مانو یا نہ مانو۔

یہ وہ رسول ہے جس کے لیے خلیل اللہ نے دعا کی۔ جس کی ابن مریم علیہ السلام نے کھلے بندوں بشارت دی۔ جس کا امتی ہونے کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے التجا کی۔ جس نے تمام انبیاء کی امامت کی' جس نے رب العلیٰ کی زیارت کی۔

ہے شرف آپ کی غلامی سے ذوق رکھ سنت گرامی سے
لاکھ طاعت کرے مگر قبول نہیں جو کوئی تابع رسول نہیں

اللہ کیا' کون ہے؟ آدم علیہ السلام نے عرفات میں رو کر جسے پکارا' وہ اللہ ہے۔

نوح علیہ السلام نے کشتی میں جسے پکارا' وہ اللہ ہے۔
ذکریا علیہ السلام کو جس نے بڑھاپے میں بیٹا دیا' وہ اللہ ہے۔
خلیل اللہ علیہ السلام پر جس نے نار کو گلزار کیا' وہ اللہ ہے۔

ایوب علیہ السلام کیڑوں میں' یعقوب علیہ السلام' یوسف علیہ السلام کی جدائی میں' یوسف علیہ السلام ساتویں کوٹھڑی میں' یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں' موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پر' عیسیٰ علیہ السلام جب دار کی طرف جانے لگے' حضور شافع یوم النشور محمد رسول اللہ ﷺ جب یہودی ننگی تلوار لے کر کھڑا ہوا تو سب انبیاء علیہم السلام نے اس مصیبت میں جس کو بلایا' پکارا' ندا کی' یاد کیا' وہ اللہ ہے۔ اللہ وہ ہے جب کوئی شے نہ تھی' وہ تھا۔ کچھ نہ رہے گا' وہ ہوگا۔ جو ساری کائنات کو دیکھ رہا ہے۔ خود نظر نہیں آتا' دنیا کو رزق دیتا ہے' خود پاک ہے۔ عالم کو نیند دیتا ہے' خود پاک ہے۔ دنیا ساری اس کی محتاج ہے' خود احتیاج سے پاک ہے۔ مخلوق کو نفع' نقصان' بیماری' شفاء' مصیبت و راحت' موت و حیات' شادی و غمی' امیری و فقیری دیتا ہے اور خود پاک ہے۔

دور اتنا ہے کہ تمہارے راکٹ اور طیارے نہیں پہنچ سکتے۔ قریب اتنا ہے کہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس کی کرسی آسمان و زمین سے بھی وسیع ہے۔ اگر تلاش کرو تو تمہارے دل میں مل جاتا ہے۔ ساری کائنات فانی ہے' وہ باقی ہے۔ یہ دنیا لاشئی ہے۔ وہ سب کچھ ہے۔ وہ خالق ہے' وہ رازق ہے۔ جو رازق ہے' وہ مالک ہے۔ جو مالک ہے' وہ ساری کائنات سے فائق ہے' جو فائق ہے' وہ عبادت کے لائق ہے۔ جو اس کو چھوڑ بیٹھا ہے' وہ مردود نالائق ہے۔

اللہ ایک ہے' جو مان لے' وہ موحد نیک ہے۔ یہ ایک والا سبق حضرت

بلال نے پتھروں کے نیچے یاد کیا۔ بی بی سمیہ نے لٹکتے ہوئے درخت پر اعلان کیا۔ حضرت خبیب نے دہکتے ہوئے انگاروں پر سبق سنایا۔ اسی اعلان کے لیے خود حضور اکرم نبی محترم' شفیع معظم نے تکلیف اٹھائی۔ وہ ذات میں' صفات میں' ملک میں' تصرف میں' اختیار میں ایک ہے۔

مخلوق بے شمار ہے لیکن خدا ہے ایک
حاجت طلب بہت ہیں حاجت روا ہے ایک
کیوں مانوں بات توحید و سنت کے خلاف
میرا رسول ایک ہے' میرا خدا ہے ایک

یہی اعلان قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ میں موجود ہے مگر لوگوں کے عقیدوں میں مفقود ہے۔ حالانکہ یہ توحید کا مقصود ہے۔ عزیزان مکرم' حاضرین محترم وقت کافی گزر چکا ہے۔ انہی الفاظ پر تقریر ختم کر رہا ہوں۔ بس تمہید میں وقت گزر گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے' سب کو تابع رسول کرے۔ (آمین)

دعا: یااللہ اپنی عبادت' رسول کی اطاعت' قرآن کی ہدات' صحابہ سے عقیدت' ہمیں اپنے فضل سے جنت نصیب فرما (آمین) اپنا ذکر' نبی کے دین کی فکر دے۔ قبر کے عذاب' قیامت کے حساب سے نجات دے۔ بے اولاد کو اولاد' برباد کو آباد' ناشاد کو شاد کر' امت مصطفیٰ کو جہنم سے آزاد کر' بے نمازی کو نمازی کر' امت کے ہر فرد کو غازی کر۔ عامل بالقرآن کر' پکا مسلمان کر۔ اجمعین آمین۔